كتاب الخراج
و صنعة الكتابة

سلسلۂ نصابات علمیہ جامعۂ عثمانیہ

ترجمہ

کتاب الخراج وصنعۃ الکتابت

تالیف

ابو الفرج قدامہ بن جعفر

از

سید ابو الخیر مودودی

رکن سررشتہ تالیف وترجمہ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

۱۳۴۹ھ م ۱۳۳۹ف م ۱۹۳۰ء

دار الطبع جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن

فہرس مضامین

گیارھواں باب

دیوان البرید، سکک، اور وہ رستے جو نواحی مشرق و مغرب تک جاتے ہیں

البصرہ سے سوق الاہواز کا رستہ، سوق الاہواز سے شیراز کا رستہ، شیراز سے السیرجان کا رستہ، السیرجان سے سجستان کا رستہ، شیراز سے اصبہان کا رستہ، الاہواز سے اصبہان کا رستہ۔ ۱۳ - ۱۶

وہ مسالک جو کورۂ مشرق کو جاتی ہیں :۔

مدینۃ السلام سے حلوان کا رستہ، حلوان سے قرمیسین کا رستہ، قرمیسین سے ہمذان کا رستہ، قرمیسین سے نہاوند کا رستہ، نہاوند سے ہمذان کا رستہ، نہاوند سے الکرج کا رستہ، ہمذان سے الایغارین کا رستہ، الکرج سے اصبہان کا رستہ۔ ۱۶ - ۱۹

وہ مسالک جو ہمذان سے اکناف مشرق تک جاتی ہیں :۔

ہمذان سے الرے کا رستہ، الرے سے نیسابور کا رستہ، نیسابور سے مرو کا رستہ، مرو سے آمل کا رستہ، آمل سے بخارا کا رستہ، بخارا سے سمرقند کا رستہ، سمرقند سے زامین کا رستہ، زامین سے الشاش کا رستہ، مدینۃ الشاش سے حدود الصین تک، سمرقند سے فرغانہ کا رستہ، زامین سے فرغانہ کا رستہ، ساباط سے شروسنہ کا رستہ، خجندہ سے قصر موہنان کا رستہ، الشاش سے فرغانہ کا رستہ، فرغانہ سے سے نوشجان اعلیٰ کا رستہ، طراز سے کیماک کا رستہ، مرو سے طخارستان کا رستہ، بلخ سے طخارستان اعلیٰ کا رستہ۔ ۱۹ - ۳۴

وہ مسالک جو نواحی شمال تک جاتی ہیں :۔

کورۂ اذربیجان کے رستے — برزہ سے سے مدینۂ مرند کا رستہ، المراغہ سے موقان کا رستہ، برزہ سے سلماس کا رستہ، مرند سے دبیل کا رستہ، ورثان سے برذعہ کا رستہ۔ ۳۴ - ۳۶

وہ مسالک جو مدینۃ السلام سے اکناف مغرب تک جاتی ہیں :۔

مدینۃ السلام سے الموصل کا رستہ، الموصل سے نصیبین کا رستہ، نصیبین سے ارزن کا رستہ، آمد سے الرقہ کا رستہ، نصیبین سے الرقہ کا رستہ، بلد سے سنجار کا رستہ، سنجار سے قرقیسیا کا رستہ، الرقہ سے مرعش کا رستہ۔

۳۶-۳۹

وہ مسالک جو مدینۃ السلام سے نواحی مغرب تک جاتی ہیں :۔

مدینۃ السلام سے الرقہ کا رستہ، الرصافہ سے دمشق کا رستہ، سلمیہ سے، دمشق کا رستہ، حمص سے دمشق کا رستہ، دمشق سے جبال الاردن کا رستہ، الرملہ سے مصر کا رستہ، الفسطاط سے افریقیہ کا رستہ، ترنوط سے برقہ کا رستہ، برقہ سے اجدابیہ کا رستہ، اجدابیہ سے طرابلس (المغرب) کا رستہ، طرابلس سے القیروان کا رستہ۔

۳۹-۴۶

سکک ۴۶-۵۲

مدینۃ السلام سے نواحی مشرق کے سکک :۔

مدینۃ السلام سے اصطخر کے سکک، مدینۃ السلام سے الجبل کے سکک، قم و اصبہان کے سکک، نہاوند کے سکک، قزوین کے سکک۔

۴۷-۴۹

مدینۃ السلام سے نواحی مغرب کے سکک :۔

مدینۃ السلام سے الموصل کے سکک، بلد سے قنسرین کے سکک، حمص سے فلسطین کے سکک، نصیبین سے خلاط کے سکک، کفرتوثا سے قالیقلا کے سکک، الحصن سے حصن منصور کے سکک، دیار مضر کے سکک، منبج سے ثغور الشامیہ کے سکک، الفسطاط سے برقہ کے سکک۔

۴۹-۵۲

دوسرے باب میں سے

تیسرے باب میں سے

چوتھے باب میں سے

پانچویں باب میں سے

نہریں ، چشمہ اور بطائح

چھٹا باب

السواد کے کور اور طساسیج :—

دجلہ کا شرقی علاقہ — کورۂ استان شاذ فیروز ؛ (وہ کورجن کو دجلہ وتامرّا سیراب کرتا تھا —) کورۂ استان شاذ قباذ ، کورۂ استان خسرہ شاذ ہرمز ، کورۂ استان ارندین کرد ؛ (وہ کورجن کو دجلہ و الفرات سیراب کرتا تھا —) کورۂ استان خسرہ سابور ، کورۂ استان خسرہ شاذ بہمن ؛ (دجلہ کی غربی جانب کے کور —) کورۂ استان العالی کورۂ استان اردشیر بابکان ، کورۂ استان بہ ذیوماسفان ، کورۂ استان البہقباذ الاعلی ، کورۂ استان البہقباذ الاوسط ، طسیج استان البہقباذ الاسفل ۔ ۶۲-۶۶

مملکتِ اسلام کا ارتفاع :—

ارتفاع السواد — بطائح پیدا ہونے کا سبب ، نہرالسیبین ، ایغار یقطین ، نہرالصلہ — ارتفاع کورالاہواز ، ارتفاع کور فارس ، ارتفاع مُدن کرمان ، ارتفاع مُدن مکران ، ارتفاع کورۂ اصبہان ارتفاع سجستان ، ارتفاع اعمال خراسان ؛ (شمال مشرقی اعمال :) ارتفاع کورۂ حلوان ، ارتفاع کورۂ الرے ، ارتفاع کورۂ قزوین ارتفاع ناحیۂ قومس ، ارتفاع جرجان ، ارتفاع طبرستان (اعمال مغرب :) ارتفاع الموصل ، ارتفاع قردی و بازبدی ، ارتفاع دیار ربیعہ ، ارتفاع کور ارزن و میافارقین ، ارتفاع طرون ارتفاع بلاد ارمینیہ ، ارتفاع دیار مضر ؛ (اعمال طریق الفرات :) ارتفاع جند قنسرین والعواصم ، ارتفاع جند حمص ، ارتفاع جند دمشق ، ارتفاع جند الاردن ، ارتفاع جند فلسطین ، ارتفاع اعمال مصر والاسکندریہ ؛ (مدینۃ السلام کی جنوبی سمت :) ارتفاع نجد ارتفاع مخالیف الیمن ، ارتفاع البحرین ، ارتفاع عمان ۔ ۶۶-۸۳

قائمۂ ارتفاعات ۔ ۸۴-۸۶

مملکۃ ابرویز کی جبایۃ ۸۷

ساتواں باب

ثغور الاسلام اور ان کے گرد رہنے والی اقوام و امم کا ذکر

دیباجہ

اس کتاب کا مصنف ابو الفرج قُدَامہ بن قُدامہ بن جعفر نصارائے عرب میں سے تھا، المکتفی باللہ (سنہ ۲۸۹ - ۲۹۵) کے ہاتھ پر اسلام لایا، اور دارالسلام کے دیوان خراج میں ایک زمانہ تک اوسط درجہ کی خدمتوں پر رہنے کے بعد ابوالحسن علی بن محمدؒ بن الفرات کی وزارۃ میں دیوان الزمام کا رئیس ہوا۔ یاقوت نے لکھا ہے: آخری بات جو ہمیں اس کی نسبت معلوم ہے وہ ابوحیّان کا یہ بیان ہے کہ وہ سنہ ۳۲۰ میں ابوسعید السیرافی اور متیٰ منطقی کے مناظرہ کے موقع پر الفضل بن جعفر بن الفُرات کے ہاں موجود تھا۔[1]

وہ اس عہد کے فُصحاء و بلغاء اور فاضل فلاسفہ میں سے تھا، اس نے ثعلب، المبرد، ابوسعد السُّکّری، ابن قتیبہ اور ان کے طبقہ کا زمانہ پایا ہے۔ ریاضی اور منطق میں اعلیٰ دستگاہ رکھتا تھا، اور نقد شعر میں اپنے زمانہ میں مشہور تھا۔ اس نے ادب میں بہت سی کتابیں تالیف کی تھیں[2] لیکن ہمیں اس کی صرف دو کتابوں پر اطلاع ہے، جن میں سے ایک نقد الشعر ہے، جو اس موضوع پر پہلی اور ایک اچھی کتاب ہے؛ سنہ ۱۳۰۱ میں استانہ کے مطبعۃ الجوائب میں طبع ہو چکی ہے۔ اور دوسری کتاب الخراج

---

[1] یاقوت، معجم الادباء، ج ۶، ص ۲۰۴۔

[2] ابن الندیم، کتاب الفہرست، ص ۱۳۰۔

صنعۃ الکتابت ہے۔ یہ اس کی تالیفات میں غالباً سب میں بڑی، اور نہایت جزیل الفائدہ کتاب تھی۔ اس میں سلطنت کے تمام دواوین کے اعمال و احوال ان کے رسوم و آداب، اور وہ تمام امور جن کی ایک کاتب کو ضرورت ہوتی ہے، اس نے تفصیل سے لکھے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کثیر المنفعت کتاب کا بڑا حصہ ضائع ہو گیا۔ اس کی آٹھ منزلوں[1] اور ہر منزل کے متعدد ابواب میں سے ہم تک جو کچھ پہنچا ہے وہ پانچویں منزل کا آخری باب، اور چھٹی منزل کے سات بابوں میں سے دو کامل اور چار ناقص ابواب ہیں۔

یہ ابواب، کتاب الخراج کے نام سے، مشہور مستشرق ڈی خویہ نے جسے عربی تاریخ و جغرافیہ کی بہت سی کتابوں کی تصحیح و تہذیب کا شرف حاصل ہے، قسطنطینیہ کے مکتبۂ کوبرلو کے دو ناتمام نسخوں[2] سے مرتب کر کے مع ترجمہ فرانسیسی لیدن کے مطبعہ بریل سے شائع کئے ہیں۔ صفحاتِ آئندہ میں انہی ابواب کا ترجمہ ہے۔

ابوالخیر مودودی

دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ

۲۲ اکتوبر ۱۹۲۹

---

[1] یاقوت، معجم الادباء، ج ۶، ص ۲۰۵۔

[2] زیدان، آداب اللغۃ العربیہ، ج ۲، ص ۲۰۲۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کِتابُ الخراجِ وَصَنعۃُ الکِتابت

(پانچویں منزل)

گیارھواں باب

دیوان البرید سکک[1] اور وہ رستے جو نواحی مشرق و مغرب تک جاتے ہیں

دیوانُ البَرِید

ابوالفَرَج نے کہا : برید کے لئے ایک دیوان کی ضرورت ہے جو اسی کے لئے مخصوص ہو۔ تمام نواحی سے جتنے خرائط روانہ ہوں وہ سب صاحب دیوان کے پاس جائیں ، تاکہ وہی ان میں سے ہر شئے منزل مقصود تک پہنچوائے ، تمام نواحی کے اصحاب برید و اصحاب اخبار[2] جو کچھ بھیجیں وہ خلیفہ کے سامنے ان کے

---

[1] ج ، سکہ = ڈاک چوکی ، وہ مکان یا رباط جس میں برید کا دفتر اور اس کے تنخواہ دار ملازم اور برید کے اونٹ گھوڑے اور خچر رہیں ۔ اس کو سِکّۃ البرید اور دارالبرید بھی کہتے ہیں ۔

[2] اصحاب برید = پوسٹ ماسٹر ۔ اصحاب اخبار = پرچہ نویس سلطان کیطرف سے والیوں اور اعمال کے خفیہ نگراں ۔

پیش کرنے کا انتظام کرے، یا ان کے خلاصہ مرتب کرے؛ اور فُرُوَانقیّین[1] و موقّعین[2] و مُرتّبینِ سکک[3] کے معاملات پر نظر رکھے، ان کے ارزاق چکائے، اور تمام بلاد میں اصحاب خرائط[4] مقرر کرے۔ اس دیوان کے رئیس میں جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ وہ، یا فی نفسہ، اور یا خلیفۂ وقت قائم بالامر کے نزدیک ثقہ ہو۔ کیونکہ اس دیوان میں ایسا کوئی کام نہیں جو ایک لایق و کارگزار اور متصفّح آدمی ہی کا محتاج ہو۔ بلکہ اُس کے لئے ثقہ اور متحفّظ ہونا بھی ضروری ہے۔ ضبط اعمال و احوال کے دفتری رسوم و آداب اس دیوان کے بھی وہی ہیں جو ہم دوسرے دفتروں کے رسوم و آداب کے سلسلہ میں بیان کر چکے ہیں۔ لیکن اس دیوان کے رئیس کو ان امور کے علاوہ رستوں اور ڈاک چوکیوں اور تمام نواحی کی طرف جانے والی مسالک کے احوال سے، جن کا ہنوز ذکر نہیں کیا گیا ہے، باخبر ہونا؛ اور ان امور کی نسبت اس کے پاس ایسی معلومات کا ہونا، جن کے لئے اس کے سوا کسی اور کی طرف رجوع کرنیکی احتیاج ہو، ناگزیر ہے۔ اگر خلیفہ کسی طرف جانا چاہے، یا کہیں فوج بھیجنی چاہے جس کا معاملہ وہ اہم سمجھتا ہو (یا اسی طرح کے دیگر معاملات[4]) اور وہ رستوں کے احوال اور دیگر متعلقہ امور کی نسبت اس سے سوال کرے، تو لازم ہے کہ وہ بغیر دقت و تکلف اس کے سوالات کا جواب دے، اور اپنے پاس اس قسم کی تمام معلومات پوری طرح مہیا و مرتب موجود رکھے۔ (۱۸۵)

---

[1] حامل خرائط، پروانچی ہرکارہ۔

[2] ڈاک چوکیوں کے وہ ملازم جو اُسکُدار (یہ ایک پرچہ ہوتا تھا جس میں وارد و نافذ خرائط و مراسلات کی تعداد، اور ان کے، لکوں کے نام درج ہوتے تھے۔ فارسی: از گو دار) پر اس کے اوقات ورود و صدور لکھتے، اور ان پر توقیع (مہر یا طغرا) ثبت کرتے تھے۔

[3] دار البرید کے باقاعدہ ملازم، جن کے رواتب مقرر ہوتے تھے اور جو ان میں شبانہ روز متعین رہتے تھے۔

[4] پروانچی، ہرکارہ، ڈاک کے تھیلے لے جانے والے۔

اور اُن کی منزلیں

۱۸۶ دونوں جانب نخلستان تھے، جب نکلنے والا نکلتا تو جنگل میں داخل ہوجاتا۔ العُذیب سے المُغِیثَہ، جہاں پانی کے حوض ہیں، چودہ میل۔ المُغیثَہ سے القَرعاء یہ ایک منزل ہے اور اس میں کنویں ہیں، ۳۲ میل۔ القَرعاء سے واقِصَہ، جہاں حوض اور کنویں ہیں، ۲۴ میل۔ واقِصَہ سے العَقَبَہ، جہاں کنویں اور فُرودگاہ ہے، ۲۹ میل۔ العَقَبَہ سے القاع ۲۴ میل۔ القاع سے زُبالہ، جو ایک آباد وکثیرالاہل مقام ہے، ۲۴ میل۔ زُبالہ سے الشَّقُوق، جہاں حوض ہیں، ۱۸ میل۔ الشَّقُوق سے قبرالعبادیؒ جہاں حوض ہیں، ۲۹ میل۔ قبرالعبادی سے الثَّعلَبیہ ۲۹ میل۔ الثَّعلَبیہ سے الخُزَیمِیّہ، جہاں پانی کی قلت ہے، ۳۳ میل۔ الخُزَیمِیّہ ایک شہر ہے جس کے گرداگرد فصیل ہے، اور اس میں منبر، حمام، اور حوض ہیں؛ اس کا نام الخُزَیمِیّہ اس لئے رکھا گیا کہ خُزَیمہ نے یہاں لاؤجاری کی تھی؛ اس سے قبل اس کا نام زَرُود تھا؛ اسکی ریت سرخ ہے۔ الخُزَیمِیّہ سے الاَجفَر ۲۴ میل۔ الاَجفَر سے فَید، جو منزل کامل ہے اور جس میں قناۃ وزُروع ومنبر ہے، ۳۶ میل۔ فَید سے تُوز، جہاں حوض، کنویں، اور ابو دُلَف کا بنایا ہوا قلعہ ہے، ۳۳ میل۔ تُوز سے سَمیراء جہاں حوض ہیں، ۱۶ میل۔ سَمیراء سے الحاجِر، جہاں حوض اور کنویں ہیں، ۲۳ میل۔ الحاجِر سے مَعدِن النَّقِرَہ جہاں کنویں اور حوض ہیں، ۲۷ میل النَّقِرَہ سے مُغِیثَۃ الماوان ۲۷ میل۔ مُغِیثَہ سے الرَّبَذہ، جہاں پانی کی افراط ہے اور منبر ہے، ۲۴ میل۔ الرَّبَذہ سے مَعدِن بنی سُلَیم جہاں کنویں اور حوض ہیں، ۱۹ میل۔ مَعدِن بنی سُلَیم سے العُمَق ۲۶ میل۔ العُمَق سے اَفاعِیَہ[۱] جہاں پانی کم ہے، ۳۲ میل۔ اَفاعِیَہ سے المَسلَح، جہاں پانی کافی ہے، ۳۴ میل۔ المَسلَح سے الغَمرہ، جہاں پانی خوب ہے، اور جہاں سے ایک رستہ الیمن کو مڑ جاتا ہے، ۱۸ میل۔ الغَمرہ سے ذات عِرق، جہاں پانی بہت ہے

---

[۱] خردازبہ، ۱۲۶؛ مقدسی، ۱۰۷ و ۲۵۱؛ البطان، اور یہی قبرالعبادی ہے۔ ابن رستہ، ۱۷۵؛ البطانیۃ۔

[۲] خردازبہ ۱۲۶؛ مقدسی، ۱۰۸؛ الاُفَیعِیَہ ابن رستہ، ۱۷۰؛ اُفَیعِیَہ۔

اور جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے، ۲۶ میل ہے۔

اگر ہم النقرہ کی طرف مڑ جائیں، تو النقرہ سے العُسَیلہ جہاں پانی کی قلت ہے، ۴۶ میل العسیلہ (۱۸۷)
سے بطن النخل، جہاں پانی کی افراط ہے اور نخلستان ہیں، ۳۶ میل۔ بطن النخل
سے الطرف ۲۲ میل۔ الطرف سے المدینہ ۳۵ میل۔

المدینہ سے مکہ کا رستہ

رہا المدینہ سے مکہ کا رستہ؛ تو المدینہ سے الشجرہ، جہاں کنوئیں
اور حوض ہیں، ۶ میل ـــ یہ منزل نہیں ہے، لیکن یہاں سے احرام باندھا
جاتا ہے۔ الشجرہ سے مَلَل، جہاں کنوئیں ہیں ۱۲ میل۔ مل سے السیالہ، جہاں
پانی ہے اور جہاں شُوا ابن وضقور (= شکرے) بیچے جاتے ہیں، ۱۹ میل۔
السیالہ سے الرُّوَیثہ جہاں کی زمین نرم ہے اور جس پر پانی گدلا ہو جاتا ہے،
۳۴ میل۔ الرُّوَیثہ سے السُّقیا، جہاں درخت ہیں اور ماءِ جاری ہے،
۳۶ میل۔ السُّقیاء سے الابواء، جہاں کنوئیں اور کھیت ہیں، ۲۹ میل۔ الابواء
سے الجُحفہ، جہاں کنوئیں ہیں، اور سمندر کا گھاٹ ہے، ۲۷ میل۔ الجُحفہ سے
قُدَید، جہاں سیلابی کنوئیں ہیں، ۲۶ میل۔ قُدَید سے عُسفان، جہاں کنوئیں
ہیں، ۲۴ میل۔ عُسفان سے بطن مَرّ، جہاں نخلستان ہے، کھیت ہیں حوض
ہیں، اور جس میں پانی بہتا ہے، ۱۶ میل ـــ بطن مَرّ ایک بڑا قصبہ ہے، کثیر الاہل
و کثیر المنازل ہے؛ یہاں سے چار میل پر میمونہ زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی قبر ہے؛ اور اس سے ۶ میل پر مسجد عائشہ ہے۔ پھر مکہ تک ۶ میل
کا رستہ ہے، یہاں سے اہل مکہ احرام باندھتے ہیں، یہ حدِّ حرم ہے۔
بطن مَرّ سے مکہ تک ۱۶ میل کی مسافت ہے۔

مکہ سے الطائف کے مراحل

مکہ سے الطائف تک تین مرحلے ہیں: مکہ سے بئر ابن المرتفع، اور

---

[1] م ابن رستہ ۱۷۸، مقدسی ۱۰۶: رُوَیثہ۔

بئرابن المُرتفع سے قرنُ المنازل، یہ ایک قریہ ہے، اہل الیمن یہاں احرام باندھتے ہیں، اور یہیں سے سیدھے ہاتھ کو الطائف کی طرف رستہ مڑجاتا ہے۔

مکہ سے نکلکر الطائف کا ارادہ رکھنے والا (العقبہ کے رستے[1]) عرفات آتا ہے، اور اس سے گذر کر بطنِ نُعمان پہنچتا ہے، جہاں نُعمان السحاب نام کا ایک پہاڑ ہے؛ اس کو نعمان السحاب اس لئے کہتے ہیں کہ اس پر ہمیشہ ابر چھایا رہتا ہے۔ پھر وہ ایک گھاٹی پر چڑھتا ہے، اور جب اس گھاٹی پر چڑھ جاتا ہے تو وہ الطائف کے سر پر ہوتا ہے، پھر اس سے اتر کر ایک اور چھوٹی سی گھاٹی پر چڑھنا پڑتا ہے جس کا نام تَنعیمُ الطّائف ہے۔ (۱۸۸)

الغمرہ سے الیمن کا رستہ

اب وہ رستہ لو جو الغمرہ سے الیمن کی طرف مڑتا ہے:- الغمرہ سے الجَدَد ۱۲ میل — یہ موضعِ بَرید و منقسمِ قوافل ہے؛ یہاں صرف ایک ہی کنواں ہے، اور نخل و زُروع ہیں، جن کو اونٹ سے پانی دیا جاتا ہے؛ یہ (حضرت) عثمان بن عفّان کے آزاد کردہ غلام یُسر کا موضع ہے۔ الجَدَد سے الفُتُق۔ الفُتُق سے تُربہ۔ یہ ایک بڑا قریہ ہے، یہیں بہتے چشمے اور کھیتیاں ہیں؛ یہ المہدی کی لونڈی کا خالصہ گاؤں ہے۔ پھر تُربہ سے صَفَر[2] ایک منزل ہے، اس میں صحراء کے صاحب البَرید کے دو گھر ہیں، اور میٹھے پانی کے دو کنویں ہیں۔ پھر صَفَر سے کَرَاء[3] ایک منزل ہے، یہیں نخلستان ہے اور میٹھے پانی کا چشمہ ہے، لیکن یہاں صرف صاحب البرید کا ایک مکان اور قوافل کی فرودگاہ ہے؛ یہ مقام بطن وادی میں ہے،

---

[1] قوسین کی عبارت کا ماخذ خرداذبہ، ۱۳۷ ہے۔

[2] خُرداذبہ، ۱۳۴: صَفَن۔

[3] خُرداذبہ، ۱۳۴؛ اِصطخری، ۲۳۲؛ حوقل، ۲۹۱؛ مُقدسی، ۳۰۰: کرٰی۔

اور کثیر النخل ہے۔ پھر کراء سے زِیْنَۃ صحراء میں ایک منزل ہے، یہاں بڑا نخلستان ہے، اور میٹھے پانی کا ایک بڑا چشمہ ہے، اور اس کے گرد اتنی اتنی دور تک آبادی ہے جہاں تک پکارنے والے کی آواز جا سکے۔ پھر زِیْنَۃ سے تبالَہ ایک کثیر الاہل قریہ ہے، اور (قبیلۂ) قیس کی (شاخ) مُضر کا مسکن ہے؛ یہاں منبر ہے، چشمہ ہیں، اور کنویں ہیں۔ پھر تبالَہ سے بیشَہ ایک بڑا اور کثیر الاہل قَرْیَہ ہے، یہ ایک وادی کے بَطْن میں ہے جس میں چشمہ اور کنویں ہیں؛ یہ بھی (قبیلۂ) قیس کی (شاخ) مُضر کا مسکن ہے پھر بیشہ سے جُدَاء، اعرابِ قیس کی منزل ہے۔ جُدَاء سے بَنَاتِ حَرَم[1] ایک بڑا قریہ ہے، اس میں بہت سی منازل وزُروع ہیں؛ ایک چشمہ ہے اور میٹھے پانی کا کنواں ہے۔ بَنَاتِ حَرَم سے یَبَمْبَم[2] صحراء میں ایک منزل ہے؛ اس میں ایک میٹھا کنواں ہے اور آبادی نہیں ہے، اس کے گرد خثعم کے بدوی رہتے ہیں؛ اس کے اور جُرَش کے درمیان ۱۸ میل کا فصل ہے۔ یہاں سے کُتْبَہ[3] تک، جو ایک بڑا قریہ ہے، صحراء میں منازل و قصور اور کنویں ہیں؛ اس کے اور جُرَش کے درمیان ۸ میل کا فاصلہ ہے۔ پھر کُتْبَہ سے (۱۸۹) النَّجْدَہ، یہ موضعِ بریہ ہے، یہاں پانی کا کنواں ہے اور منزل قوافل ہے؛ یہ بلادِ زُبَید میں ہے اور اس کے گرد اعراب بنی زُبَید آباد ہیں۔ پھر النجدہ سے شَرُوْمِ رَاح[4]، یہ صحراء میں ایک بڑا قریہ ہے، اس میں چشمہ ہیں اور بکثرت تاکستان ہیں، اور یہاں جَنْب نام کی (قبیلۂ) ہمدان کی ایک شاخ آباد ہے۔ پھر شروم راح سے المَهْجَرہ ایک بڑا پہاڑی قریہ ہے؛

---

[1] خرداذبہ، ۱۳۵: بَنَات حَرْب۔ مقدسی، ۱۱۱: بَنَاتِ حَرَم۔

[2] م خُرداذبہ، ۱۳۵۔ مقدسی، ۱۱۱: یَبَنْبَم۔

[3] ابن خرداذبہ، ۱۳۵؛ رستہ، ج ۷، ۱۸۴: کُتْنَہ۔

[4] خرداذبہ، ۱۳۵: شُرُومِ رَاح۔ مَقْدسی، ۱۱۱: شَرَوْرَاح۔ یاقوت، ج ۵، ۲۵۹: شَرُوم۔

اس میں بکثرت چشمے ہیں اور آبادی ہے؛ اس کے اور شَرُوم رَاح کے درمیان ایک درخت ہے، جو درختِ بَدّہ سے ملتا جاتا ہے، لیکن وہ اس سے بڑا ہوتا ہے؛ اس دخت کو طَلحَۃُ المَلِک کہتے ہیں، یہ الیمن و الحجاز کے درمیان حد ہے؛ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں کہ والیمن کے درمیان حد کھینچ دی تھی۔ المَہجَرہ سے عَرِقَہ پہاڑ میں ایک منزل ہے، اس میں اعرابِ بَنی خولان رہتے ہیں، یہاں پانی کبھی گھٹ جاتا ہے اور کبھی بڑھ جاتا ہے؛ یہ الیمن کی عملداری میں پہلا مقام ہے، اور عامل صَعدَہ کے ماتحت ہے۔ پھر عَرِقَہ سے صَعدَہ ایک بڑا قریہ ہے، اس میں مِنبَر و مسجد ہے، بکثرت تاجر ہیں؛ یہاں الیمن کے دَبَّاغ چمڑے اور جوتیوں کا کاروبار کرتے ہیں؛ یہاں کے اکثر تاجر اہل البصرہ میں سے ہیں؛ بصریوں کا ایک رستہ الرُّکَیبَہ[1] کی طرف مڑتا ہے اور وہاں سے صَعدَہ جاتا ہے، صَعدَہ کے ماتحت بہت سی مَخالیف ہیں، اور ان میں بکثرت دیہات ہیں۔ پھر صَعدَہ سے الاَعْمِشِیَّہ تک پہاڑ میں ایک منزل ہے، مگر اس میں آبادی نہیں ہے؛ یہاں ایک درخت کے نیچے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ ہے، اور اس کے گرد ہَمدان کا ایک قبیلہ رہتا ہے۔ پھر الاَعْمِشِیَّہ سے خَیوان ایک بڑا قریہ ہے، اس میں مسجد جامع ہے، مِنبَر ہے، اور کثرت سے آبادی ہے؛ یہاں تاکستان ہیں جن کی بڑے بڑے خوشوں کے سبب توصیف کی جاتی ہے؛ یہ پہاڑی مقام ہے، آسمان کے پانی پر باشندوں کی، جو (قبیلۂ) بَکِیل سے ہیں، گذران ہوتی ہے۔ پھر خَیوان سے اُثَافِث ایک بڑا قریہ ہے، اور اس میں مِنبَر ہے؛ یہاں کے باشندہ (قبیلۂ) جُشَم سے ہیں، جمعہ کے جمعہ یہاں بازار لگتا ہے، یہاں کھیتیاں اور تاکستان ہیں؛ پینے کا پانی ایک حوض سے لیا جاتا ہے۔ پھر اُثَافِث سے رَیدَہ[2] ایک

---

[1] ہمدانی، ۲۱؛ یاقوت، ج ۴، ۲۷۸: وُکَبہ۔

[2] م خسرداذبہ، ۱۳۷۔ مقدسی، ۱۱۱: الرَّیدَہ۔

بڑا قریہ ہے، اس میں منبر ہے، بکثرت آبادی ہے، تاکستان ہیں، کھیتیاں
ہیں، چشمہ ہیں، گھاس اور چارہ ہے؛ یہ ایک وادی کے بطن میں ہے، اور (۱۹۰
اس کی عملداری میں متعدد مخالیف ہیں زبیدہ سے صنعاء قصبۂ[1] الیمن۔

اس رستہ پر میل کے نشانات ہیں، اور یہ عواہل و عمال کی آمد و
رفت کا رستہ ہے، اگر کوئی مکہ جانے والا بئر الحذا کی طرف جائے، تو وہ
ایسی منزل ہے جس میں صرف ایک کنواں ہے۔ بئر الحذا سے ایک کثیر الاہل
قریہ پر پہنچتے ہیں، جہاں سے اہل الیمن احرام باندھتے ہیں؛ یہاں ایک
تیز بہنے والی نہر سے پانی لیا جاتا ہے؛ یہ قریش کا مقام ہے اور قرن
کہلاتا ہے، قرن سے چڑھائی کا رستہ ہے۔

البصرہ سے مکّہ کا رستہ

ہم الکوفہ سے مکہ کا رستہ لکھ چکے، اب البصرہ سے مکہ کا رستہ لکھتے
ہیں: البصرہ سے الحفیر[2]، پھر ماویّہ، پھر ذات العُشَر، پھر الینسوعہ، پھر السمینہ
پھر النّباج ــــ النّباج سے ایک رستہ النقرہ جاتا ہے پھر العوسجہ، پھر القریتین، پھر
رامہ، پھر امّرہ، پھر ضَریّہ، پھر جدیلہ، پھر فَلجہ، پھر الدّفینہ، پھر قُبا، پھر مَرّان
پھر وَجرہ، پھر اوطاس، پھر ذاتِ عِرق، پھر بُستان ابن عامر، پھر مکہ۔

مصر سے مکّہ کا رستہ

رہا مصر سے مکّہ کا رستہ؛ تو اس کی منازل پے بہ پے اس کی نصف
ہیں: الفسطاط، الجُب، البُوَیب، بُندُمہ[2]، منزل ابن مَرّہ، عجرود، الذّنبیہ[3]
الکرسی، الحصن[4]، اس کے بعد ایک منزل ہے، پھر آیلہ، پھر شرف البغل،

---

[1] قصبہ کے معنی ہیں تاجہ کا بڑا شہر اور اس کا صدر مقام۔
[2] خرداذبہ، ۱۴۹: بُندُقہ۔
[3] خرداذبہ، ۱۴۹: الذّنبہ۔
[4] خرداذبہ، ۱۴۹: الحفر۔

مَدین، الاَغراء[1]، اس کے بعد ایک منزل ہے، پھر الکلایہ[2]، شَغب، بَدا[3]،
(۱۹۱) السّرحَتین، البیضاء، وادی القُریٰ، الرُّحیبہ، ذُوالمروَہ، السُّوَیداء، خُشُب[4]،
المَدِینَہ۔ جو شخص ساحل کا رستہ لے، وہ شرف البَعل پہنچنے کے بعد اتصلا جائیگا،
پھر التّنبک، پھر ظُبَبہ[5]، پھر عَونید، پھر الوجہ، پھر مَنحُوس، پھر الجَبرہ،
پھر الاَحساء، پھر ینبُع، پھر مَسئُولان، پھر الجبار، اور الجار سے المدینہ تک
دو دن کی مسافت ہے۔

دِمشق سے مکّہ کی منازِل

دِمشُق سے مکہ کی منازل یہ ہیں:۔ ذات المنازل، پھر سَرغ، پھر
تبُوک، پھر المحُدِثہ، پھر الاقرع، پھر الجُنینہ پھر الحِجر[6]، پھر وادی القری، پھر
المدینہ۔

الیمامہ سے مکّہ کا رستہ

الیمامہ سے مکہ کا رستہ یہ ہے:۔ الیمامہ سے العِرض، وہاں سے
الحدِیقَہ، وہاں سے السّیج، وہاں سے الثّنِیّۃُ العقّاء، وہاں سے سُقیَراء،
وہاں سے السُّد، وہاں سے مُرارَہ[7]، وہاں سے سُوَیقہ[8]، وہاں سے

---

[1] م خُرداذبہ، ۱۴۹ ـ مقدسی، ۱۱۰: الاَغراء ـ یعقوبی، ۳۴۱: اَغراء۔

[2] م ابن رُستہ، ج ۷، ۱۸۳ ـ یعقوبی، ۳۴۱: قالس ـ مقدسی، ۱۱۰: الکلایہ۔

[3] م یعقوبی البلدان، ۳۴۱ ـ اِصطخری، ۲۷؛ حوقل، ۳۲؛ مقدسی، ۵۳: بدا یعقوب۔

[4] خرداذبہ، ۱۴۹؛ یعقوبی، ۳۴۱: ذی خُشُب۔

[5] مقدسی، ۱۱۰؛ ضُبَہ

[6] حِجر صالح ـ اصطخری، ۱۹؛ حوقل، ۲۷ ـ دیار عرب میں اس نام کے متعدد مقامات ہیں۔

[7] خُرداذبہ، ۱۴۰: صَداۃ۔

[8] خُرداذبہ، ۱۴۰، شریفہ ـ حوقل ۲۲، سُوَیقۃُ الصّغائیین

الفَرَیتَین — اس مقام پر البصرہ کا رستہ مل جاتا ہے۔

الیَمامہ سے ایک اور رستہ بھی ہے:— (الیمامہ سے) مارِفَش، پھر باجہ پھر الزُّلف، بیچ میں ایک منزل ہے، اس کے بعد مَضاہ، پھر اُثَل، پھر الجُوَن، پھر ماوِیَہ؛ یہاں وہ رستہ مل جاتا ہے جو البصرہ سے مکّہ جاتا ہے۔

صَنعاء سے مکّہ کی منازل

صَنعاء سے مکہ کی منازل یہ ہیں:— صَنعاء سے الرُّحابَہ[1]، پھر قَریہ رافِدہ، پھر خَیوان، پھر صَعدہ، پھر النَّضِج، پھر القَصَبہ، پھر الثَّجَّہ، پھر (۹۲ کُتشبہ، پھر بَنات حَرم، پھر جُدَّاء، پھر بِیشہ، پھر تَبالَہ، پھر زُبَینَہ، پھر الزَّعراء، پھر صَفَر، پھر الفُتُق، پھر بُستان ابن عامر، پھر مکّہ۔

خَولان سے مکّہ کا رستہ

مخلاف خَولان سے مکّہ کا رستہ یہ ہے:— خَولان سے ذِی سُحَیم، پھر العُرش، پھر بِیشہ، پھر قَنَکان، پھر کَلی، پھر یَبَہ، پھر ابن جاوان، پھر عُلَیب، پھر اللَّیث، اس کے بعد ایک منزل ہے، پھر یَلَملَم، پھر مَلکان، پھر مکّہ۔

عُمان سے مکّہ کا رستہ

عُمان سے مکّہ کے ساحلی رستہ کی منازل یہ ہیں:— فَرق، عَوکَلان ساحل مَناہ[2]، بلاد الشِّحر، مَخالیف کِندہ، مخالیف عبد اللہ بن مَذحِج، مخلاف لَحج[3]، اَبیَن، عَدَن، مَغاص اللؤلؤ، مخلاف بنی مُجِید، المَنجَلہ، مخلاف الرَّکَب، المَندَب، مخلاف رمَع، زَبید، مخلاف عَکّ، الجُردہ، مخلاف الحَکَم، عَشر،

---

[1] خرداذبہ، ۱۳۶: رَحابَہ۔

[2] خرداذبہ، ۱۴۷: مَہاہ۔

[3] م خرداذبہ، ۱۳۹۔ مقدسی، ۷۰، ۸۵: لَبج؛ اور ایک مقام پر (۸۷) لج ہے۔

جو لوگ بڑی شاہ راہ سے جانا چاہیں وہ عَشَر سے العُرَیش کی طرف ہو لیتے ہیں، اور اس شاہ راہ پر متعدد مَخالیف سے گزرتے ہیں؛ اور جو ساحل کی طرف جانا چاہیں وہ عَشَر سے مَرسی ضَنکان کی طرف جاتے ہیں، پھر مرسی حَلی (۱۴۳) پھر السَّرّین، پھر اغیار، پھر الہرجاب، پھر الشُّعَیبَہ، اس کے بعد ایک اور منزل ہے، پھر جُدّہ، اور پھر مکّہ۔

الیمامہ سے البصرہ کی منازل

اور جو الیَمامہ سے البَصرہ جانا چاہیں ان کی منازل یہ ہیں :— الدُّباک، شلیمہ، اس کے بعد ایک منزل ہے، پھر جُبّ التُّراب، اس کے بعد تین منزلیں ہیں، پھر الصّمّان، طَخفَہ[۱]، پھر القرعا، اس کے بعد تین منزلیں اور ہیں، پھر کاظمہ، اس کے بعد ایک اور منزل ہے، اور اس کے بعد البَصرہ۔

الیمامہ سے الیمن کی منازل

الیمامہ سے الیمن کی مَنازِل یہ ہیں :— الخَرج، نَبعَہ، المجازہ، المعدن الشُّقَق، الثّور، الفَلج، الصَّفا، بئر الاَبار، نَجران، الحِمیٰ، برانس، مَربیع المَہجرہ۔

عُمان سے البصرہ کی منازل

عُمان سے البصرہ کی منازل یہ ہیں :— السَّبخَہ — یہ عُمان و البَحرَین کے درمیان ہے، قَطَر، العُقَیر، ساحل ہَجَر، حَمض[۲]، مَسلَمَہ[۳]، القریتین[۴]

---

[۱] خرداذبہ، ۱۵۱؛ مقدسی، ۱۰۹، طَخفَہ۔ ایک طَخفَہ ہے اور ایک طِخفہ؛ اول الذکر البصرہ سے الیما کے رہ میں ہے، اور ثانی الذکر البصرہ سے مکّہ کے رستہ میں۔

[۲] خرداذبہ، ۶۰۔ اس کا تلفظ حُمُض بھی کیا گیا ہے۔ مقدسی، ۵۳: الحمضہ۔

[۳] خرداذبہ، ۶۰؛ ہمدانی، ۱۶۸: شُسَیلِحَہ۔

[۴] خرداذبہ، ۶۰: القری۔ ہمدانی: القرنتان۔

حَسان ، خُلَیجہ ، المعترّس ، عضی ، المقرّ ، الزّابوقہ ، عَرفَجا ، المحدودۃ ، عَبّادان۔

وہ مسالک جو مدینۃ السّلام سے نواحِ مشرق تک جاتی ہیں

ہم نے ہر جہت سے مکّہ تک کا رستہ بیان کردیا ہے ، اور اس کے ساتھ اکنافِ جنوب : مثلاً الیمن اور اس کے متصل الیمامہ و عُمان والبحرین، اور جو مقامات ان جہات سے قریب ہیں ان کے رستے بھی بتا دئے ہیں۔ اب ہم ان مسالک کا ذکر کریں گے جو اس کی دوسری جانب ، نواحِ مشرق یعنے الاہواز و فارس واصبہان و کرمان وسجستان ، اور ان کے قریب کے مقامات کی طرف جاتی ہیں ۔ اس کی ابتداء ہم مدینۃ السلام سے کرتے ہیں:۔

مدینۃ السّلام سے واسط کا رستہ

مدینۃ السّلام سے کلواذی دو فرسخ ۔ مدائن پانچ فرسخ ۔ سیب بنی کوما سات فرسخ ۔ نعمانیہ چار فرسخ ۔ جَبُل پانچ فرسخ ۔ نہر سابس سات فرسخ ۔ فم الصّلح پانچ فرسخ ۔ واسط سات فرسخ ؛ اس طرح واسط سے مدینۃ السّلام ۵۰ فرسخ ہے۔ (۱۹۴)

وَاسِط سے البصرہ

واسط سے الرّصافہ دس فرسخ ۔ القطر بارہ فرسخ ۔ نہر مَعقِل ۶ فرسخ ۔ مدینۃ البصرہ چار فرسخ ؛ اس طرح واسط سے البصرہ ۵۰ فرسخ ہے۔

البصرہ سے سُوق الاہواز کا رستہ

البصرہ سے الاُبُلّہ چار فرسخ الاُبلّہ سے بیَان پانچ فرسخ بیَان سے حِصن مہدی خشکی کے رستے ۶ فرسخ ، اور سمندر کے رستے نہر الحدید پر ۸ فرسخ ۔ حِصن مہدی سے سُوق الاربعاء چار فرسخ ۔ سُوق الاربعاء سے المحوّل ۶ فرسخ المحوّل سے دَوْلاب ۸ فرسخ ۔ دَوْلاب سے سُوق الاہواز ۲ فرسخ ؛ اس طرح البصرہ سے سُوق الاہواز ۳۶ فرسخ ہے۔

سُوق الاَہواز سے شِیراز کا رستہ

سُوق الاَہُواز سے جو سرول (؟ جویرول) ۲ فرسخ - جو سرول سے اَزم چار فرسخ - اَزم سے سالِم ۴ فرسخ - سالِم سے قریۃ الحُبارَی ۳ فرسخ - قریۃ الحُباری سے العَین ۳ فرسخ - العَین سے رامِ ہُرمُز چار فرسخ - رام ہرمُز سے وادی المِلح چار فرسخ - وادی المِلح سے الزُّط دو فرسخ - الزُّط سے خابَران[1] ۴ فرسخ - خابَران سے المُستَراح دو فرسخ - المُستَراح سے دَہلیزان دو فرسخ - دَہلیزان سے کمارستان ۳ فرسخ - کمارستان سے نسامِل[2] ۴ فرسخ - نسامِل سے ارجان ۵ فرسخ - مدینۃ آرّجان سے داسین ۲ فرسخ - داسین سے بُنْدَق[3] ۴ فرسخ - بُنْدَق سے خان حَمّاء ۶ فرسخ - خان حَمّاء سے اُمرّان ۹ فرسخ - اُمرّان سے النّوبَندَجان ۶ فرسخ - النّوبَندَجان سے الکرکان[4] ۵ فرسخ - الکرکان سے الخُرّارہ پانچ فرسخ - الخُرّارہ سے خلّان پانچ فرسخ - خلّان سے جُویم چار فرسخ - جُویم سے شِیراز پانچ فرسخ؛ اس طرح الاَہواز سے شیراز ۱۰۲ (۱۹۵) فرسخ ہے۔

شِیراز سے السِّیرجان کا رستہ

شِیراز سے اِصطَخر ۱۲ فرسخ - اِصطَخر سے زیاد اباذ ۸ فرسخ - زیاد اباذ سے جُوبانان چار فرسخ - جُوبانان سے قریۂ عبدالرحمٰن[5] ۶ فرسخ - قریۂ عبدالرحمٰن سے قریۃ الآس ۷ فرسخ - قریۃ الآس سے صاہک ۶ فرسخ - صاہک سے سَرمَقان ۹ فرسخ - سَرمقان سے بُشْتَخم دس فرسخ - بُشتَخم سے بِیمَنْد دس فرسخ - بِیمَنْد سے السِّیرجان - قصبۂ کرمان چار فرسخ؛ اس طرح شیراز سے السِّیرجان ۷۰ فرسخ ہے۔

---

[1] اصطخری، ۸۹؛ حوقل، ۱۸۱، مقدسی، ۴۵۳: الخابَران۔

[2] اصطخری، ۱۲۶؛ حوقل، ۱۹۷: ن ب تک - مقدسی، ۴۵۲: ب ب ک؛ اور یہی البیضاء فارس ہے: اصطخری، ۱۳۴؛ حوقل، ۱۹۷؛ مقدسی، ۴۲۳۔

[3] خرداذبہ، ۴۳؛ اصطخری، ۱۳۳؛ حوقل، ۲۰۲؛ مقدسی، ۴۵۳؛ ابن رستہ، ۱۸۹: بُندُک۔

[4] خرداذبہ، ۴۳: کرجان - مقدسی، ۴۵۵: جرکان۔

[5] اصطخری، ۱۰۱؛ مقدسی، ۴۴۵: اباذہ؛ اور یہی قریۂ عبدالرحمن ہے۔

السیرجان سے سجستان کا رستہ

السیرجان سے قہستان ۶ فرسخ ۔ قہستان سے رباط کوفخ ۸ فرسخ ۔(۱۹۶)
رباط کوفخ سے ساہونی ۶ فرسخ ۔ ساہونی سے اَمیر[۱] چار فرسخ ۔ امیر سے
خناب ۶ فرسخ، خناب سے الغبیرا[۲] چار فرسخ، الغبیرا سے کورم[۳] ۰ فرسخ،
کورم سے گشک ۸ فرسخ ۔ گشک سے رائین[۴] دس فرسخ ۔ رائین سے
دارجین[۵] ۸ فرسخ ۔ دارجین سے بَم ۱۲ فرسخ ۔ بم سے نرماسیر[۶] اور
صحرا ۹ فرسخ ۔ نرماسیر سے سجستان نوّے فرسخ ؛ اس طرح السیرجان
قصبہ کرمان سے سجستان ۱۸۸ فرسخ ہے، اس میں مفازہ بھی ہے اور
جادّہ (= سڑک) بھی۔

شیراز سے اصبہان کا رستہ

اور جو کوئی شیراز سے اصبہان جانا چاہے تو اس کا رستہ یہ ہے
:- شیراز سے ہزار بور[۷] ۰ فرسخ ۔ ہزار بور سے مائین[۸] ۰ فرسخ ۔ مائین سے عقبہ کیبا[۹]
۳ فرسخ، عقبہ سے خوسکان[۱۰] ۰ فرسخ ۔ خوسکان سے قصر ابن[۱۱] پانچ فرسخ ۔ قصر ابن سے

---

[۱] مقدسی، ۴۷۳: ازمین

[۲] م خرداذبہ، ۴۹ ۔ اصطخری، ۱۶۰؛ حوقل، ۲۱۹؛ مقدسی، ۴۶۰: غُبیرا۔

[۳] اصطخری، ۱۶۱؛ حوقل، ۲۱۹؛ مقدسی، ۲۵: کوغون۔

[۴] م اصطخری، ۱۶۱؛ حوقل، ۲۱۹ ۔ مقدسی، ۴۶۱: راین۔

[۵] م اصطخری، ۱۶۱؛ حوقل، ۲۱۹؛ مقدسی، ۴۶۱ ۔ خرداذبہ، ۴۹؛ ابن رستہ: دیروزین؛ یاقوت، ۲، ۹۷: داروزین۔

[۶] خرداذبہ، ۴۹ ۔ اصطخری، ۱۶۲؛ حوقل، ۲۲۰؛ مقدسی، ۵۲: نرماشیر

[۷] اصطخری، ۱۳۲-۲۰۲؛ حوقل، ۱۸۲؛ مقدسی، ۵۲، ۴۲۴: (مدینۃ) ہزارہ مقدسی، ۵۸، ۴۸: اراز سابور

[۸] اصطخری، ۱۳۲ حوقل، ۲۰۱؛ کنا (مرصد)

[۹] مقدسی، ۴۵۰: حرسکان۔

[۱۰] اصطخری، ۱۳۲؛ حوقل، ۲۰۱؛ مقدسی، ۳۵۸: قصر اعین۔

(۱۹۷) اِصطَخرَان ۷ فرسخ۔ اصطخران سے خُوَارِش ۶ فرسخ۔ خُوَارِش سے سرائے ماس و مَرَوۂ[۱] چار فرسخ۔ ماس و مَرَدہ سے کَرد ۷ فرسخ۔ کرد سے الخان ۹ فرسخ۔ الخان سے اِصبہان ۷ فرسخ؛ اس طرح شیراز سے اِصبہان ۴۰ فرسخ ہے۔

الاہُواز سے اِصبہان کا رستہ

اور جو شخص الاَہُوَاز سے اِصبہان جانا چاہے اس کا رستہ یہ ہے:۔
سُوق الاَہُوَاز سے عَسکرِمُکرَم ۸ فرسخ۔ پھر المیَانج ۷ فرسخ۔ المیانج سے اِیذج تین فرسخ، اِیذَج سے سرامل (؟) چار فرسخ۔ سرامل سے رَستَاکرد[۲] ۷ فرسخ (یہ ایک گھاٹی ہیں قلعہ ہے)۔ پھر شَلیل[۳] تک پانچ فرسخ۔ شَلِیل سے خُوزِستان ۹ فرسخ۔ خوزستان سے اَربہشت اباذ چار فرسخ۔ اور اربہشت اباذ سے گَرِیرکا ۷ فرسخ۔ گَرِیرکان سے بَابکان ۷ فرسخ۔ بَابکان سے الخان[۴] ۷ فرسخ الخَان سے مدینۂ اِصبہان ۷ فرسخ؛ اس طرح اِیذَج کے رستہ الاہواز سے اِصبہان ۷۵ فرسخ ہے۔

وہ مسالک جو گور مشرق کو جاتی ہیں

ہم الاَہُوَاز، فارس، کرمان و سجستان اور ان کے قریب اصبہان و فارس تک کے رستوں کا ذکر کر چکے ہیں، اب اُن رستوں کا ذکر کرتے ہیں جو مشرق کے اضلاع و نواحی تک جاتے ہیں۔ اس کی ابتداء بھی مدینۃ السلام ہی سے ہوگی۔

---

۱ مقدسی، ۴۵۸: سرائے ماس۔

۲ خرداذبہ، ۵۷: رستاجرد۔

۳ خرداذبہ، ۵۷: سلیدست۔

۴ خرداذبہ، ۵۸: خان الابرار۔

مدینۃ السلام سے حُلوان کا رستہ

مدینۃ السلام سے نَہرَوان چار فرسخ ۔ نَہروان سے دَیرُ بازِ مّا[1] چار فرسخ۔ دَیرُ بازِ مّا سے الدَّسکَرہ ۸ فرسخ ۔ الدَّسکَرہ سے جَلُولاء ۷ فرسخ ۔ جَلُولاء سے خَانِقین ۷ فرسخ ۔ خانِقین سے قَصرِ شیرین ۶ فرسخ ۔ قصرِ شیرین سے حُلوان پانچ فرسخ ؛ اس طرح مدینۃ السلام سے حُلوان ۴۱ فرسخ ہے۔ (۱۹۸

حُلوان سے قَرمِیسین کا رستہ

حُلوان سے مَاذَرْوَاستان[2] چار فرسخ ۔ ماذَرْواستان سے مَرج القَلعہ ۶ فرسخ ۔ مَرج القَلعہ سے قَصرِ یَزید[3] چار فرسخ ۔ قصرِ یَزید سے الزُّبَیدِیّہ ۶ فرسخ ۔ الزُّبَیدِیّہ سے خُشکارِیش تین فرسخ ، خُشکاریش سے قصرِ عَمرو چار فرسخ ۔ قصرِ عَمرو سے قَرمِیسین[4] تین فرسخ ۔ اس طرح حُلوان سے قَرمِیسین ۳۰ فرسخ ہے۔

قَرمِیسین سے ہَمذان کا رستہ

قَرمِیسین سے قُنطَرۂ مَریَم پانچ فرسخ ۔ قُنطَرۂ مَریَم سے مَتخَنہ (۹) چار فرسخ ۔ مَتخَنہ سے قَصرُ اللُّصُوص ۶ فرسخ ۔ قصرُ اللُّصُوص سے اَسَد آباذ ۷ فرسخ۔ اَسَد اباذ سے الزَّعفَرانِیّہ ۶ فرسخ ۔ الزَّعفَرانِیّہ سے مدینۃ ہَمذان ۳ فرسخ۔ اس طرح قَرمِیسین سے مدینۃ ہَمذان ۳۱ فرسخ ہے۔

---

[1] مقدسی، ۱۳۵: دَیرُ بارِ مّا ۔ ابن رستہ، ۱۶۳: دیر تیرمہ ۔

[2] م خرداذبہ، ۱۹۔ مقدسی، ۱۳۵: ماذروستان ۔ ابن رستہ، : مادرواستان ۔

[3] م خرداذبہ، ۱۹۔ اصطخری، ۱۹۷؛ حوقل، ۲۰۶؛ مقدسی، ۳۰۶: طَزَر ۔

[4] م خرداذبہ ۱۹؛ خرداذبہ، ۴۱؛ اصطخری، ۱۹۶؛ حوقل ۱۱۰؛ مقدسی، ۲۰، ۵۱: قَرماسِین ۔ مقدسی، ۲۰، ۳۸۴: گرمان شاہان ۔

قرمیسین سے نہاوند کا رستہ

اور جو کوئی قرمیسین سے نہاوند جانا چاہے وہ قرمیسین سے الدکان کا رستہ لے، جو ۷ فرسخ ہے۔ الدکان سے قصر اللصوص ۹ فرسخ۔ قصر اللصوص (۱۹۹) سے کُمراس پانچ فرسخ۔ کُمراس سے نہاوند چار فرسخ؛ اسطرح قرمیسین سے نہاوند ۲۵ فرسخ ہے۔

نہاوند سے ہمذان کا رستہ

اور جو کوئی نہاوند سے ہمذان جانا چاہے، وہ راکاہ آئے، جو ۶ فرسخ ہے۔ راکاہ سے الدِّینَین[1] ۵ فرسخ۔ اور الدِّینَین سے ہمذان ۷ فرسخ؛ اس طرح نہاوند سے ہمذان ۱۸ فرسخ ہے۔

نہاوند سے الکَرَج کا رستہ

اور جو کوئی نہاوند سے الکَرَج جانا چاہے، جو الایغارین کا قصبہ ہے، تو نہاوند سے راکاہ ۶ فرسخ ہے۔ راکاہ سے جُوراب[2] ۸ فرسخ۔ اور جُوراب سے الکَرَج پانچ فرسخ؛ اس طرح نہاوند سے الکرج ۱۹ فرسخ ہے۔

ہمذان سے الایغارین کا رستہ

اور جو شخص ہمذان سے الایغارین اور اس کے قصبہ الکرج کا رستہ معلوم کرنا چاہے، تو ہمذان سے طاسفندین[3] پانچ فرسخ۔ طاسفندین سے جُوراب ۸ فرسخ۔ جُوراب سے الکرج پانچ فرسخ؛ اس طرح ہمذان سے الکرج

---

[1] مقدسی، ۴۰۲: الدیمر۔

[2] مقدسی، ۴۰۲: خوارب۔

[3] یاقوت ج ۶ ص ۴، طاسبندا؛ لب اللباب، ۱۶۶۔ مقدسی، ۴۰۲: طاق سعید۔

۱۷ فرسخ ہے۔

اس کے علاوہ ہَمَذان سے الکَرَج کا ایک رستہ اور بھی ہے:—
ہَمَذان سے جُوَر پانچ فرسخ جُوَر سے خُنْذَاب ۷ فرسخ۔ خُنْذَاب سے السَّعْبَان (؟) ۷ فرسخ۔ السَّعْبَان سے الکَرَج ۹ فرسخ؛ اس رستہ سے ۱۸ فرسخ ہوتے ہیں۔

الکَرَج سے اِصْبَہان کا رستہ

اور جو کوئی الکَرَج سے اصبہان جانا چاہے، تو الکَرَج سے خُرَّمَاباذ[1] ۷ فرسخ۔ خُرَّمَاباذ سے الْقِیْسِیَہ ۷ فرسخ۔ الْقِیْسِیَہ سے جُوباذقان ۶ فرسخ۔ (۲۰۰) جُوباذقان سے قَنُوران[2] ۸ فرسخ، قنوران سے مرج وَزہر ۷ فرسخ۔ مرج وَزہر سے المارِبین[3] چار فرسخ۔ المارِبین سے اَزْمِیْران ۱۲ فرسخ۔ اَزْمِیْران سے اِصْبَہان ۳ فرسخ؛ اس طرح الکَرَج سے اِصبہان ۵۴ فرسخ ہے۔

وہ مسالک جو ہَمَذان سے اکنافِ مشرق کو جاتی ہیں

اب ہم ہَمَذان کی طرف رجوع ہوتے ہیں، اور وہاں سے تمام اکنافِ مشرق تک کے رستے بیان کرتے ہیں:—

ہَمَذان سے الرَّیّ کا رستہ

ہَمَذان سے وَرْذُوا[4] پانچ فرسخ۔ وَرْذُوا سے بُوزَنْجِرْد پانچ فرسخ۔ بُوزَنْجِرْد سے زِرہ چار فرسخ۔ زِرَہ سے طَزَرَہ چار فرسخ۔ طَزَرَہ سے الاَسَادِرَہ چار فرسخ۔ الاَسَادِرَہ

---

[1] مقدسی، ۴۰۲: جرانابلو۔

[2] مقدسی، ۴۰۲: قشوان۔

[3] خُردادْبہ، ۲۰: مارِبین۔

[4] م خرداذبہ، ۲۱؛ مقدسی، ۴۹: درودا۔ ابن رُستہ، ۱۶۷: دَرِذُو۔

سے رُوذَہ و بُوسْتَہ ۳ فرسخ ۔ رُوذَہ و بُوسْتَہ سے داوُد اباذ چار فرسخ۔ داوُد اباذ سے سُوسَنْقِین ۳ فرسخ ۔ سُوسَنْقِین سے دَرْ وَز چار فرسخ ۔ دَرْوَز سے ساوَہ پانچ فرسخ ۔ ساوَہ سے مُشْکُوَیَہ ۸ فرسخ ۔ مُشْکُوَیَہ سے قُسْطَانَہ ۸ فرسخ ۔ قُسْطَانَہ سے الرَّے ۷ فرسخ ؛ اس طرح ہَمَذان سے الرَّے ۶۴ فرسخ ہے ۔

الرَّے سے نیشابُور کا رستہ

الرَّے سے مُفَضَّلاباذ چار فرسخ ۔ مُفَضَّلاباذ سے اَفْرِیذِین[1] ۶ فرسخ ۔ (۲۰۱) اَفْرِیْذِین سے کابیث ۸ فرسخ ۔ کابیث سے الخُوار ۶ فرسخ ۔ الخُوار سے قصر المِلْح ۷ فرسخ ۔ قصر المِلْح سے رأس الکلب ۷ فرسخ ۔ رأس الکلب سے سُرخ چار فرسخ ۔ سُرخ سے سِمْنَان چار فرسخ ۔ سِمْنَان سے آخِرِین ۹ فرسخ ۔ آخِرِین سے قریۂ دَایَہ چار فرسخ ۔ قریۂ دَایَہ سے قُومِس چار فرسخ ۔ قُومِس سے الحَدَّادہ ۷ فرسخ ۔ الحَدَّادہ سے کُوزِستان[2] چار فرسخ ۔ کُوزِستان سے بَذَش تین فرسخ ۔ بَذَش سے مَیْمَذ[3] ۱۲ فرسخ ۔ مَیْمَذ سے ہَفْتَدر[4] ۷ فرسخ ۔ ہفتدر سے اَسَدَ اباذ ۷ فرسخ ۔ اَسَدَ اباذ سے بَہْمَناباذ ۶ فرسخ ۔ بَہْمَناباذ سے النُّوق ۶ فرسخ ۔ النُّوق سے خُسْرَوجِرد ۶ فرسخ ۔ خُسْرَوجِرد سے حُسَیْناباذ چار فرسخ ۔ حُسَیْناباذ سے سَنْگَرْدَر پانچ فرسخ ۔ سَنْگَرْدَر سے بِیْشَکَنْد[5] پانچ فرسخ ۔ بِیْشَکَنْد سے نَیْسَابُور پانچ فرسخ ؛ اس طرح الرَّے سے نَیْسَابُور ۱۴۰ فرسخ ہے ۔

---

[1] م خُرداذبہ، ۲۲ ۔ اصطخری، ۲۱۵ ؛ حوقل، ۲۷۸ : اَفْرُنْدِین ۔

[2] مقدسی، ۴۵۹ : کورستان ۔

[3] م خُرداذبہ، ۲۳ ۔ مقدسی، ۳۷۵ : مَیْنَمَذ

[4] خُرداذبہ، ۲۳ ؛ ہفتکند ۔ اصطخری، ۱۲۶ ؛ حوقل، ۲۵۵ ؛ مقدسی ۳۵۱ ؛ ابن رستہ ۱۷۰ : ہَفْدَر ۔

[5] م ابن رستہ، ۱۷۱ ۔ خرداذبہ، ۲۳ ؛ مقدسی، ۳۵۱ : بِیشکَند ۔

نیسابور سے مَرو کا رستہ

نیسابور سے بَغیس[1] چار فرسخ۔ بَغیس سے الحَمراء ۶ فرسخ۔ الحَمراء سے المُشقّب (جو طوس میں ہے) پانچ فرسخ۔ المُشقّب سے النُّوقان پانچ فرسخ۔ النُّوقان سے مُزدُوران العَقَبہ ۶ فرسخ۔ مُزدُوران العَقَبہ سے اَوکینہ[2] ۸ فرسخ، اوکینہ سے مدینۃ سَرَخس ۶ فرسخ۔ سَرَخس سے قصر النَّجار تین فرسخ۔ قصر النّجار سے اُشتُرمَغاک پانچ فرسخ۔ اُشتُرمَغاک سے تَلستانہ ۶ فرسخ۔ تَلستانہ سے الدَّندانقَان ۶ فرسخ۔ الدَّندانقان سے یَنُوجِرد[3] پانچ فرسخ۔ یَنُوجِرد سے مدینہ مَرو پانچ فرسخ؛ اس طرح نیسابور سے مَرو ۷۰ فرسخ ہے۔

مَرو سے آمُل کا رستہ

مدینہ مَرو[4] سے دو رستے ہیں: ایک رستہ ناحیۃ الکَش و بلاد التُّرک کو جاتا ہے، اور دوسرا (بلخ و) ناحیۂ طخارستان کو؛ مدینۃ مَرو سے کُشمِیہَن[5] (یہ صحرائی رستہ پر الغُزّ سے متصل ایک بڑا قریہ ہے) پانچ فرسخ۔ کُشمِیہَن سے الدِّیوان[6]، یہ موضع سکّہ (= ڈاک خانہ) ہے، ۶ فرسخ۔ الدِّیوان سے الطَّہملج، کہ موضع سکہ ہے، ۲ فرسخ۔ الطَّہملج سے المَنصَف، کہ موضع سکہ ہے، ۴ فرسخ۔ المَنصَف سے الاِحساء، کہ موضع سکہ ہے، ۸ فرسخ۔ الاِحساء سے نہرِ عثمان[7]، کہ موضع سکہ ہے، تین فرسخ۔ نہرِ عثمان سے العَقَبہ کہ

---

[1] مقدسی، ۳۵۲: بَغنیس۔

[2] خُردادذبہ، ۲۴: آبگینہ۔

[3] م خرداذبہ، ۲۴۔ مقدسی، ۳۴۰: جَرنُوجرد۔

[4] خُرداذبہ، ۱۸: مَرو الشّاہجان۔

[5] م اصطخری، ۲۶۳؛ حوقل، ۲۱۶؛ مقدسی، ۳۴۰۔ خُرداذبہ، ۲۵؛ یعقوبی، ۲۸۰: کُشماہن۔

[6] خُرداذبہ، ۲۵: الدِّیواب۔

[7] خُرداذبہ، ۲۵؛ مقدسی، ۱۰۳: مہرِ عثمان۔

موضع حکہ ہے، تین فرسخ - اور العقیر سے مدینۃ آمُل پانچ فرسخ ؛ اس طرح مَرْو سے آمُل ۳۶ فرسخ ہے۔

آمُل سے بُخارا کا رستہ

مدینۃ آمُل سے نہرِ[1] بلخ کا کنارہ ایک فرسخ - پھر وہ مقام جہاں سے عبور کرنے والا عبور کرتا ہے، ایک قریہ ہے، جسے قریۂ علی[2] کہتے ہیں، ایک فرسخ - قریۂ علی سے مفازہ (= بیابان) میں حِصن اُمّ جعفر تک ۶ فرسخ - اور حِصن اُمّ جعفر سے اتنی مسافت کہ تم مفازہ طے کرکے بیکند پہنچو ۶ فرسخ - بیکند سے بخارا کی دیوار کا دروازہ ۲ فرسخ - دروازہ سے فربہ ماستین ڈیڑھ فرسخ - ماستین سے بخارا پانچ فرسخ ؛ اس طرح آمُل سے مدینۃ بخارا $22\frac{1}{2}$ فرسخ ہے۔

بُخارا سے سمرقند کا رستہ

مدینۂ بُخارا سے شَرَغ[3] چار فرسخ - شَرَغ سے الطّواویس تین فرسخ - الطّواویس سے کُوبَک[4] تین فرسخ - یہ وہ قریہ ہے جہاں سے ملک الترک چھاپے مارنے نکلا تھا ؛ جنوب میں اس سے متصل پہاڑ ہیں جن کا سلسلہ

---

[1] لغت عرب میں نہر بہتے ہوئے وسیع پانی کو کہتے ہیں خواہ اس بہاؤ کی صورت نہر کی ہو نالہ کی، یا ندی کی، یا دریا کی - چوں کہ عربوں کا ملک زیادہ تر خشک اور ریگستانی ملک ہے اس لئے ان کے ہاں پانی کے زیادہ وسیع اور کم وسیع بہاؤ اور پھیلاؤ کیلئے الگ الگ الفاظ نہیں ہیں - میں نے ترجمہ میں وہی لفظ قائم رکھا ہے جو اصل میں ہے - جیحون، دجلہ، اور الفرات کے سوا، باقی اور جتنی نہریں اس کتاب میں بیان ہوئی ہیں، انکی نسبت یہ گمان نہیں کرنا چاہئے کہ وہ مثل جیحون والفرات دریا ہونگی۔

[2] خرداذبہ، ۲۵؛ اصطخری، ۲۹۷؛ حوقل، ۳۴۳؛ مقدسی، ۲۷: فَرِبْرُ۔

[3] خرداذبہ، ۲۵ - اصطخری، ۳۱۱؛ حوقل، ۳۶۰: جُرغ۔

[4] مقدسی، ۵۲ - خرداذبہ ۲۶: کوشیْبغَن۔

بلاد الصّین (چین) تک گیا ہے۔ کُوک سے کَرِینیَہ چار فرسخ۔ کَرِینیَہ سے الدَّبُوسِیَہ پانچ فرسخ۔ الدَّبُوسِیَہ رَبنجَن[1] پانچ فرسخ۔ رَبنجَن سے زَرمان ۶ فرسخ۔ زَرمان سے قصرِ علقمہ پانچ فرسخ۔ قصرِ علقمہ سے مدینۂ سمرقند ۲ فرسخ؛ اس طرح بُخارا سے سمرقند ۳۷ فرسخ ہے۔

سمرقند سے زَامِین کا رستہ

سمرقند سے بَارکَث[2] چار فرسخ۔ بَارکَث سے خُشُوفَغَن، جو صحراء قطوان[3] میں ہے، چار فرسخ۔ خُشُوفَغَن سے فُورنمذ[4]، یہ پہاڑی علاقہ ہے، پانچ فرسخ۔ فُورنمذ سے زامین، مَفَازہ میں، چار فرسخ۔

زَامِین سے الشَّاش کا رستہ

زامین سے دو رستے پھٹتے ہیں: ایک (مدینۃ) الشّاش جاتا ہے، اور دوسرا فَرغانہ؛ الشّاش کا ایک رستہ یہ ہے:—

زَامِین سے خَاوَص، مَفَازہ میں، ۶ فرسخ۔ خاوص سے نَہرالشّاش پانچ فرسخ؛ نہر (دریا) عبور کر کے ساحل کی منزل سے بَنَاکَث چار فرسخ۔ بَنَاکَث سے جِینَانجکث[5]، جو نَہرالتُّرک کے کنارے پر ہے، چار فرسخ۔ پھر اس نہر کو عبور کرتے ہیں اور سُتُورکَث[6] پہنچتے ہیں جو اس کے دوسرے کنارہ پر ہے؛ وہاں سے بُنُونکث[7] تین فرسخ۔ بُنُونکث سے مدینۃ الشّاش

[1] م اصطخری، ۳۱۶؛ حوقل، ۳۴۲، ۳۷۰؛ مقدسی، ۴۹، ۳۲۴۔ خُردادبہ، ۲۶؛ اَرزنجن۔

[2] خُردادبہ، ۲۶؛ حوقل، ۳۷۳؛ بارکث۔ اصطخری، ۳۳۶؛ ابارکث۔

[3] اصطخری، ۳۳۶؛ حوقل، ۳۹۹؛ مقدسی، ۴۹؛ قطوان دیزہ۔ مقدسی، ۳۳۴؛ دست قطوان۔

[4] خُردادبہ، ۲۶؛ اصطخری، ۳۲۲؛ حوقل، ۳۷۳؛ مقدسی، ۲۶۶؛ بُورنمذ۔

[5] اصطخری، ۳۲۰؛ حوقل، ۳۸۵؛ مقدسی، ۲۶۴؛ جینانجکث۔

[6] خُردادبہ، ۲۷؛ شُطُورکث۔ اصطخری، ۳۳۶؛ حوقل، ۳۸۹؛ اُسُتورکث۔ مقدسی، ۳۴۲؛ اُستُورکث۔

[7] اصطخری، ۳۲۸؛ حوقل، ۳۸۵؛ مقدسی، ۳۴۲؛ بِنکث۔

دو فرسخ۔ مدینۃ الشاش سے فصیل کے اندر مُعَسکَر (= چھاؤنی) دو فرسخ۔

مَدِینَۃُ الشَّاش سے حدودِ الصِّین تک

مُعَسکَر سے غَزکَرد[1] پانچ فرسخ۔ غَزکَرد سے صحرا میں اَسبِیشَاب[2] تک چار فرسخ۔ اسبیشاب سے شَارَاب چار فرسخ — یہ صحرائی علاقہ میں ہے، اس میں دو بڑی نہریں ہیں ایک نہر کا نام ماوا ہے اور دوسری کا یُورَن۔ شَارَاب سے بَدُوخکَت (چھوٹی کشتیوں میں۔ م) چار فرسخ۔ بَدُوخکَت سے تَمتَاج (چھوٹی کشتیوں میں م) پانچ فرسخ — تمتاج صحرا میں ہے، اس میں ایک بڑی نہر ہے اور بانس بن ہے۔ تَمتَاج سے بَارجَاج[3] (چھوٹی کشتیوں میں۔ م) چار فرسخ، بارجاج ایک بڑا ٹیلہ ہے، اس کے گرد پانی کے ایک ہزار چشمہ ہیں جو ایک نہر میں مل جاتے ہیں؛ یہ نہر مشرق کی طرف بہتی ہے، اس لئے (۲۰۵) اس نہر کو "بَرگُوآب" کہتے ہیں، یعنے الٹا بہنے والا پانی، کیونکہ اس کا بہاؤ نشیب سے فراز کی جانب ہے؛ بارجاج سے ۶ فرسخ پر برگوآب کے کنارے ایک منزل ہے؛ اس نہر کے دونوں کناروں پر پانی پھیلا ہوا ہے، اور گھنی جھاڑیاں اور جھاؤ کے درخت ہیں؛ یہاں سیاہ تیتروں کا شکار ہوتا ہے؛ اس منزل سے یہ نہر عبور کی جاتی ہے اور داہنے ہاتھ کو اترتے ہیں۔ پھر اس مَعبَر (= عبور کرنے کی جگہ) سے شَاوُغَر، جو سان رکھنے کے پتھر کا پہاڑ ہے، ۳ فرسخ۔ پھر شَاوُغَر سے جُوبِکَت، جو ویران جنگل میں ہے، دو فرسخ۔ جُوبِکَت سے مَدِینَۃ طَراز، جو آباد و سرسبز علاقہ میں ہے، دو فرسخ۔ مدینۃ طراز سے نُوشَجَان السُّفلیٰ (= زیریں) ۳ فرسخ۔ نُوشَجَان السُّفلیٰ سے کَصری بَاس دو فرسخ، — یہ مقام ایک پہاڑی سلسلہ کے جانب چپ ہے، اور اس کے جانب راست قُم ہے، یہ گرم مقام ہے؛

---

[1] م خرداذبہ، ۲۷۔ اصطخری، ۳۳۷؛ حوقل، ۳۹۹؛ مقدسی، ۳۴۲: غُزکَرد۔

[2] خرداذبہ، ۲۷: اسبیجاب۔ [3] خرداذبہ، ۲۸: ابارجاج۔ مقدسی، ۳۴۲: بارجاج

یہاں الخرلخیۃ[1] موسم سرما بسر کرتے ہیں؛ قُم اور طَراز دکُولان کے درمیان شمالی ناحیہ ہے؛ قُم کے پیچھے ریت اور بجری کا بیابان ہے اور اسمیں سانپ ہیں۔ کھری باس سے کُول شُوب چار فرسخ ——— یہ مقام بھی ویسا ہی ہے جیسا کھری باس ہے، اس کی دائیں جانب ایک پہاڑ ہے جس میں بکثرت میوے اور پسپست تر، اور پہاڑی ترکاریاں ہوتی ہیں۔ پھر کُولشُوب سے کُولَان چار فرسخ؛ اس طرح مَدِینۃ طَراز سے کُولان ۱۴ فرسخ ——— یہ پورا علاقہ مَفَازَہ ہے، اس کا نام کُولَان ہے، اور اس کی بھی وہی کیفیت ہے جو (سطور بالا میں) بیان کی گئی۔ کُولان سے بَرکی جو ایک خوشحال قریہ ہے، چار فرسخ۔ بَرکی سے اَسْبرَہ، ویسے ہی (۲۰۶) بیابان میں جیسا بیابان کُولان کا ہے، چار فرسخ۔ اَسْبرَہ سے نُوزکَت، جو ایک بڑا قریہ ہے، ۸ فرسخ۔ نُوزکت سے خَرنجُوان، جو ایک بڑا قریہ ہے، چار فرسخ۔ خَرنجُوان سے جُول، جو ایک بڑا قریہ ہے، چار فرسخ۔ جُول سے سارِغ، جو ایک بڑا قریہ ہے، ، فرسخ۔ سارِغ سے قریۂ خاقان التُرکی[2] چار فرسخ۔ قریۂ خاقان التُرکی سے کسرھروا (؟) دو فرسخ۔ کسرمروا سے مَدِینۃ نَوَاکَت دو فرسخ ——— نَوَاکَت مدینہ کبیرہ ہے، یہاں سے ایک رستہ اَلنُوشجان جاتا ہے، اس رستہ پر ایک مقام ہے جسے بَرکَب کہتے ہیں، اور یہ اس سے ایک فرسخ پر ہے۔ مدینۃ نَوَاکَث سے بُنجیکت[3] جو ایک بڑا قریہ ہے اور جس کے پہلو میں ایک اور قریہ ہے، دو فرسخ۔ بُنجیکت سے سُویَاب دو فرسخ ——— سُویَاب دو قریہ ہیں، ایک کا نام کبال ہے اور دوسرے کا ساغور کبال، ساغور کبال سے نُوشجان اعلیٰ، جو الصِّین کی سرحد پر ہے، قافلوں کی رفتار سے پندرہ دن کی، اور ترکی ڈاک کی رفتار سے تین دن کی، مسافت پر ہے۔

---

[1] خُرداذبہ، ۱۶: ملک الخَرلخُ۔

[2] خُرداذبہ، ۲۹: التُرکشی۔

[3] اِصطخری، ۳۱۹؛ حوقل ۳۷۱؛ مقدسی، ۲۲۶: بُنجیکث۔

سمرقند سے فرغانہ کا رستہ

اب ہم پھر سمرقند کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ ہم نے ذکر کیا تھا کہ سمرقند سے تین مراحل پر (زامین سے) دو رستے پھٹتے ہیں: ایک الشاش جاتا ہے اور دوسرا فرغانہ؛ الشاش کی جانب سے حدود الصین کا رستہ (۲۰۷) ہم بیان کر چکے، اب وہ رستہ بیان کرتے ہیں جو (سمرقند سے) فرغانہ جاتا ہے۔

زامین سے فرغانہ کا رستہ

اس رستہ کا پہلا مقام زامین ہے جو سمرقند کے بیابان میں ہے۔ زامین سے ساباط، جو ایک بڑا قریہ ہے، دو فرسخ۔ ساباط سے دو رستے ہیں جن میں سے ایک فرغانہ جاتا ہے۔ ساباط سے گرکث[1] جو ایک بڑا قریہ ہے، ۳ فرسخ۔ گرکث سے غلوک انداز[2] جو بہت سے قریوں کے درمیان ایک بڑا قریہ ہے، ۳ فرسخ۔ غلوک انداز سے خجندہ، جو نہر الشاش کے کنارے پر ہے، ۴ فرسخ۔ پھر اس مدینہ سے دو رستے پھٹتے ہیں، ایک فرغانہ جاتا ہے اور دوسرا معدن فضہ (چاندی کی کان) کی جانب سے الشاش۔ فرغانہ کے رستے میں خجندہ سے پانچ فرسخ پر صحراء میں ایک بڑا قریہ آتا ہے، جس کا نام صامغر ہے۔ صامغر سے خاجستان چار فرسخ — اس مقام پر قلعہ اور سرحدی چوکی ہے، اور یہاں نمک کی ایک بڑی کان ہے جہاں سے الشاش و خجندہ وغیرہ تک نمک جاتا ہے، اس کی ایک جانب ایک پہاڑ ہے جو معدن نقرہ کے پہاڑ سے جا ملتا ہے۔ خاجستان سے قریۂ ترمقان[3] ۶ فرسخ۔ ترمقان سے باب، جو مداین فرغانہ

---

[1] اصطخری، ۳۲۵؛ حوقل، ۳۷۹: گرکث۔

[2] خرداذبہ، ۲۹: غلوک۔

[3] خرداذبہ، ۳۰۔ مقدسی، ۳۴۱: ترمقان۔

میں سے ایک مدینۂ عظیمہ ہے، ۳ فرسخ۔ باب[1] سے فرغانہ، اور اس کو اخسیکت بھی کہتے ہیں، چار فرسخ؛ اس طرح سمرقند سے فرغانہ ۲۵ فرسخ ہے۔

سَاباط سے شُرُوسَنہ کا رستہ

اب پھر ہم اس مقام کی طرف رجوع کرتے ہیں جہاں ساباط سے دو رستے پھٹتے ہیں؛ ساباط سے شُرُوسَنہ[2]، فرسخ — اس میں سے دو فرسخ ہموار زمین میں ہیں، پھر پہاڑی رستہ ہے جس کی دونوں جانب پہاڑوں پر بستیاں ہیں، اور رستہ پانی کے بہاؤ پر ہے جو دونوں جانب سے بہتا ہے اور وہ شہر سے آنے والا پانی ہے۔ (۲۰۸)

خُجَنْدَہ سے قصرِ مُوہَنان کا رستہ

پھر خُجَنْدَہ سے جو دو رستے پھٹتے ہیں ان کی طرف رجوع کرو اور الشّاش والی مَعْدن نُقْرہ کا رستہ لو؛ خُجَنْدَہ سے نہر میں چلکر خَرْبَہ پہنچتے ہیں، اس کے پاس ایک چشمہ ہے جس کو موضع المرصد کہا جاتا ہے، خَرْبَہ سے وادئ مَعْدن نُقْرہ کے سرے پر قصرِ مُوہَنان ہے جو دو فرسخ پر ہے۔

الشّاش سے فَرغانہ کا رستہ

اب ہم الشّاش سے فرغانہ کا رستہ بیان کرتے ہیں؛ مدینۃ الشّاش سے مَعْدن الفِضّۃ ۷ فرسخ۔ مَعْدن الفِضّۃ سے خاجِستان ۸ فرسخ۔ خاجِستان سے تُرْمُقان، جو نہرالشّاش پر دیہات کے قریب ہے، ۶ فرسخ۔ تُرمُقان سے (مدینہ) باب ۳ فرسخ — باب، نہرالشّاش پر مدائن فرغانہ میں ایک نہایت خوشحال

---

[1] خُرداذبہ، ۳۰ : مدینۂ باب۔

[2] خرداذبہ، ۲۹ ؛ یعقوبی، ۲۹۳ : اُسْروشَنَہ۔ اِصطخری، ۲۸۸ ؛ حوقل، ۳۲۹ ؛ مقدسی، ۲۶۵، اُشروسنہ

مدینۂ عظیمہ ہے؛ لوگ تُرمُقان پر ترکوں کے خوف سے منزل نہیں کرتے کیونکہ وہ ان رستوں میں دن رات رہزنی کرتے ہیں، اور دوسری منزل پر مقام کرتے ہیں۔ (مدینہ) باب سے اَخسِیکت، جو فرغانہ کا دارالحکومت ہے، چار فرسخ ہے۔

فرغانہ سے نُوشجان اعلیٰ کا رستہ

فَرغانہ سے نُوشجانِ اعلیٰ کا رستہ یہ ہے:۔ فرغانہ کے دارالحکومت سے قُبا، یہ ایک مدینہ ہے، دس فرسخ۔ قُبا سے اُوشِ، یہ ایک بڑا قریہ ہے، ۰ فرسخ۔ اُوشِ سے یُوزکَند[1] جو خُوزتَکین[2] الدِہقان کا مدینہ ہے، ۰ فرسخ۔ پھر یُوزکَند سے العَقَبَہ کے درمیان ایک دن کی مسافت ہے۔ العَقَبَہ کی طرف جانے کا رستہ ایسی گُنجان دیہاتی آبادی کے درمیان سے گذرتا ہے جو خُوزتَکین الدہقان سے متصل ہے، یہ گھاٹی (= عقبہ) بہت بلند اور دشوار گذار ہے، جب اس پر برف گرتی ہے تو چلنا مشکل ہوجاتا ہے۔ پھر العقبہ سے اَطباشِ کے درمیان ایک دن کی مسافت ہے۔ یہ رستہ پہاڑوں میں واقع ہے جن میں نشیب و فراز ہیں؛ اَطباشِ ایک بلند پہاڑی پر ہے، اور یہ التُّبَّتْ و فرغانہ و نُوشجان کے درمیان ہے پھر اَطباشِ سے نُوشجانِ اعلیٰ ۶ مراحل۔ اس میں کچھ رستہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے درمیان ہے، اور کچھ سبزہ زاروں اور چشموں کے درمیان؛ رستہ میں کوئی بستی نہیں ہے، جو لوگ ادھر جاتے ہیں مایحتاج ساتھ لیجاتے ہیں، تجارت بہت کم ہوتی ہے۔ نُوشجانِ اعلیٰ سے خاقان تُغزُغز[3] کا مقام ۶ دن کی مسافت پر ہے۔

---

[1] خرداذبہ، ۳۰؛ اصطخری، ۳۳۳، حوقل، ۳۹۲، ۳۹۶: اُوزکند۔ مقدسی، ۲۸۴: اَوزجند۔

[2] ترکستان کی بادشاہی بہت سے فرماں رواؤں اور امیروں میں بٹی ہوئی تھی، ان میں سے ایک علاقہ کے امیروں کا لقب خُوزتَکین ہوتا تھا؛ یہ باجگزار فرمانروا تھے اور ملوک تُرک الصِّغار کہلاتے تھے۔

[3] خُرداذبہ، ۳۰۔ اصطخری، ۹؛ حوقل، ۱۴؛ یعقوبی، ۲۹۵: التُّغزُغز۔

طراز سے کیماک کا رستہ

اب ہم طراز سے کیماک کے رستہ کی طرف رجوع کرتے ہیں :۔ طراز سے
گوَاکت[1] نامی دو قریوں کی طرف جاتے ہیں، یہ دونوں قریہ آباد و کثیرالاہل ہیں،
یہاں سے ملک کیماک کا مقام تیزرو اسوار کے لئے ۸۰ دن کی مسافت پر ہے،
جانے والے کو صرف اپنا کھانا ساتھ لے جانا چاہیئے، اس لئے کہ وہ جن
وسیع صحراؤں سے گذرے گا ان میں چارہ اور چشمہ بکثرت ہیں، چارہ زیادہ تر
پست تر ہے۔

مرو سے طخارستان کا رستہ

اب ہم مرو کی طرف رجوع کرکے وہاں سے طخارستان اور اس کی نواحی
کے رستوں کا ذکر کرتے ہیں :۔ مدینۂ مرو سے قریۂ فاز، فرسخ۔ فاز سے مہدی اباذ
صحرائی رستہ پر، ٦ فرسخ۔ مہدی اباذ سے یحیٰی اباذ، جو وادی کے وسط میں ایک
منزل ہے اور جہاں سرائیں اور سکہ ہے، فرسخ۔ یحیٰی اباذ سے القرینین،
یہ بیابان میں وادی کے کنارے پہاڑی پر ایک قریہ ہے، اس کے باشندہ
مجوس ہیں، اور ان کی معاش ان کے گدھوں کا کرایہ ہے جن کو لیکر وہ
دنیا بھر میں پھرتے ہیں، ان کو ہرکوں (۹) کہتے ہیں، ۵ فرسخ۔ القرینین سے
اسد اباذ، فرسخ۔ اسد اباذ سے خوزان ۵ فرسخ۔ خوزان سے قصر الاحنف،
یہ قریہ ایک وادی پر ہے، جو الاحنف بن قیس کی طرف منسوب ہے، چار
فرسخ۔ قصر الاحنف سے مدینۂ مرو اعلی پانچ فرسخ —— اس مدینہ سے گذر کر (۲۱۰)
تم ایک مقام پر پہنچو گے، جو یہاں سے ایک فرسخ پر پہاڑ میں ایک درہ کے
دہانہ پر واقع ہے، اس مقام کو قصر عمرو کہتے ہیں۔ مدینۂ مروالرّوذ[2] سے ارسکن

---

[1] خرداذبہ، ۲۸: کوِیکث۔

[2] م حوقل، ۱۰۹۔ خرداذبہ، ۳۲: مرورّوذ۔ اصطخری، ۲۵۴: مرورُوز۔

۵ فرسخ۔ اَرنگکَن سے الاَشراَب ، فرسخ ـــ یہ چھوٹی سی بستی ہے ، اور اس کے بیوت پہاڑ میں اشراب (کھوہ) کی مانند ہیں۔ الاَشراَب سے گنجاباذ جو الطالقان کے اضلاع میں ایک قریہ ہے ، ۶ فرسخ۔ گنجاباذ سے طالقان ۶ فرسخ۔ الطالقان سے گشتجان [۱] ، جو پہاڑوں کے درمیان ایک بڑا قریہ ہے ، پانچ فرسخ۔ گشتجان سے اَرغین ، جو وادیٔ مَرْو میں ایک آباد قریہ ہے ، ایک فرسخ۔ پھر ایک خاکی گھاٹی آتی ہے جو کچھ دشوار گزار نہیں ہے ، اس کے بعد پہاڑ میں کچھ رستہ پتھریلا ہے ، اس گھاٹی میں ایک پہاڑی چشمہ ہے ؛ یہ سارا رستہ چار فرسخ کا ہے اور کچھ دشوارگزار نہیں ہے۔ اَزغین سے قصر خُوط پانچ فرسخ ـــ یہ صحرا میں ایک آباد و کثیرالاہل قریہ ہے اور کورۂ الفاریاب کی پہلی عملداری ہے۔ قصر خوط سے مدینۂ الفاریاب دو فرسخ۔ پھر وہ مفازہ جو مفازۃ القاع کہلاتا ہے ، پانچ فرسخ۔ پھر اس سے القاع چار فرسخ ؛ اس طرح مدینۂ الفاریاب سے القاع ۹ فرسخ ہے ـــ یہ (پورا) رستہ مفازہ میں ہے ، بیشتر حصہ میں نشیب و فراز ہیں ، تاہم سہل المنزل ہے ، (جگہ جگہ) سرائیں اور کنوئیں ہیں ، یہ کورۂ الجُوزجان کے زیر حکومت ہے ، اور صحراء میں ہے۔ القاع سے الشُبُورقان ، صحراء میں ۶ فرسخ ـــ ...... [۲] یہ کثیرالاہل ہے اور الجُوزجان سے متعلق ہے ، اور یہاں منبر ہے۔ الشبُورقان سے الیَدرہ جو کورۂ بلخ میں سے ہے ۶ فرسخ ـــ یہ جگہ پہلے صحراء تھی اور یہاں سکّون خانات کے سوا کچھ نہ تھا ؛ جب خُراسان میں زلزلہ کے سال نواحی مَرو و طخارستان میں زلزلے آئے اور وہ ۲۰۳ھ تھا ، تو ان کے صدمہ سے الیَدرہ کا چشمہ (۲۱۱) شق ہو گیا اور چشمۂ کبیر بن گیا اور اس کا پانی صحراء میں بہ نکلا ؛ یہ صحراء مَرو آمل سے جا ملتا ہے ، اس میں ریت اور بانس بَن کے سوا کچھ نہ تھا لیکن اب یہاں درخت ہیں ، اور یہ ایک قریہ ہے جس میں بکثرت کھیتیاں اور

---

[۱] مقدسی ۱/۳۴۸۔ خُرداذبہ ، ۳۲ : کمساب۔

[۲] عبارت مخدوش ہے۔

درخت ہیں۔ السدرہ سے الدستجردہ[1]، جو کثیرالماء و کثیرالاہل قریہ ہے، پانچ فرسخ۔ الدستجردہ سے العود[2] جو ایک بڑا قریہ ہے، چار فرسخ۔ العود سے مدینۂ بلخ، آباد رستہ میں، تین فرسخ۔ مدینۂ بلخ سے سیاہ جرد، جو ایک بڑا قریہ ہے، پانچ فرسخ۔ سیاہ جرد سے بلخ کی نہر جیحون، صحرائی رستہ سے، سات فرسخ — یہ نہر مدینۃ الترمذ کے عین نیچے، اس کی فصیل سے، جو ایک چٹان پر واقع ہے، ٹکراتی ہوئی جاتی ہے۔ مدینۃ الترمذ سے صرمنجان ۶ فرسخ۔ صرمنجان سے دارزنگی[3]، جو ایک آباد و کثیرالاہل قریہ ہے، ۶ فرسخ۔ دارزنگی سے قریۂ بُرنجی ۷ فرسخ۔ برنجی سے الصغانیان، جو بڑا کثیرالاہل مدینہ ہے، پانچ فرسخ۔ مدینۂ الصغانیان سے الراشت[4] کے رستہ پر بُونذا تک، جو ایک بڑا قریہ ہے، ۳ فرسخ۔ بُونذا سے ہموران[5] جو ایک قریہ ہے، ۷ فرسخ۔ ہموران سے ابان کسوان، جو ایک آباد قریہ ہے، ۸ فرسخ۔ ابان کسوان سے شومان، پانچ فرسخ۔ شومان سے واشجرد[6] تک، آباد رستہ ہیں، چار فرسخ۔ پھر واشجرد سے الراشت، جو دو پہاڑوں کے درمیان ہے، چار دن کی مسافت پر ہے۔ الراشت اس نواحی میں خراسان کا آخری مدینہ ہے اور فرغانہ کی حد سے متصل ہے۔ غارت گری کے لئے آنے والے ترکوں کا یہی رستہ ہے۔

بلخ سے طخارستان اعلیٰ کا رستہ

اب ہم مدینۂ بلخ کی طرف رجوع کر کے طخارستان اعلیٰ کا رستہ

---

[1] خرداذبہ، ۳۲: دستگرد۔

[2] خرداذبہ، ۳۲: الغور۔

[3] خرداذبہ، ۳۳؛ اصطخری، ۳۳۹؛ حوقل ۴۰۱؛ مقدسی، ۲۶۸: دارزنجی۔ یعقوبی، ۲۸۹: دارزنکا۔

[4] خرداذبہ، ۳۴: الراست۔ اصطخری، ۲۸۶؛ حوقل، ۳۳۵: راشت۔

[5] م ادریسی۔ خرداذبہ، ۳۴: ہموران۔

[6] م خرداذبہ، ۳۴؛ اصطخری، ۲۸۸؛ این رستہ؛ حوقل، ۳۳۷۔

بیان کرتے ہیں: مدینۂ بَلخ سے وِلاری پانچ فرسخ۔ وِلاری سے سَوَاجی تین فرسخ۔ سَوَاجی سے مَدِینۂ خُلُم، صحرائی رستہ میں، تین فرسخ۔ مدینۂ خُلُم سے بَہَار، فرسخ۔ یہ صحرا میں ایک منزل ہے، یہاں پانی کے لئے کنوئیں میں سیڑھیوں سے اترتے ہیں۔ بَہَار سے ارکیا لسول[1] (۹)، جو صحرا میں ایک منزل ہے، پانچ فرسخ۔ ارکیا لسول سے قارِض عام[2]، جو پہاڑی چٹانوں کے درمیان واقع ہے اور نَہَر (دریائے) بَلخ سے اٹھارہ فرسخ کے فاصلہ پر ہے، ، فرسخ۔

وہ مَسالک جو نواحیٔ شمال کو جاتی ہیں

جبکہ ہم مکہ اور اس کے قریب الیمن وغیرہ کی طرف جانے کے رستے بیان کر چکے، اور ان کے بعد نواحی مشرق کے رستے بھی بیان کر دئیے، تو اب ہم شمالی صوبوں اور ان سے متصل ممالک کی طرف جانے والے رستے بیان کرتے ہیں۔ ان میں پہلے وہ رستہ لو جو کُورہ اَذَربیجان کو جاتا ہے:۔

کُورۂ اَذَربیجان کے رستے

بِنّ سُمَیرہ سے الدِّینَور پانچ فرسخ۔ الدِّینَور سے الخُوُرجان[3] ۹ فرسخ۔ الخُوُرجان سے تَلِ وان ۶ فرسخ۔ تَلِ وان سے سِیسَر، فرسخ۔ سِیسَر سے دو رستے پھٹتے ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے: (سِیسَر سے) البَیلقان دس فرسخ۔ البَیلقان سے بَرزَہ ۸ فرسخ؛

اور جاڑوں کے زمانہ کا رستہ یہ ہے: سِیسَر سے اَندَراب چار فرسخ،

---

[1] ابن خرداذبہ (۳۴) نے بَہَار و قارض عام کے درمیان ایک منزل بُکیا نُول بیان کی ہے۔ غالباً یہ کیبانول ہی ہے۔

[2] خرداذبہ، ۳۴: فارض عام۔

[3] خرداذبہ، ۱۲۰: النجبارجان۔

اَندَراب سے البَیلَقان پانچ فرسخ۔ البَیلَقان سے بَرزَہ ۶ فرسخ۔ بَرزَہ سے شابُرخاست[1] ۴ فرسخ۔ شابُرخاست سے المَراغہ ۷ فرسخ۔ المَراغہ سے ده الخَرقان[2] (۲۴۳) گیارہ فرسخ۔ الخَرقان سے تَبرِیز ۹ فرسخ۔ تَبرِیز سے مَدِینۂ مَرَند دس فرسخ۔

المَراغہ سے کُونسَرہ[3] دس فرسخ۔ کُونسَرہ سے سَراۃ[4] دس فرسخ۔ سَراۃ سے البَیّر پانچ فرسخ۔ البَیّر سے اَردَبِیل پانچ فرسخ۔ اَردَبِیل سے خان بابک ۴ فرسخ۔ خان بابک سے بَرزَند ۶ فرسخ۔ بَرزَند سے بَہلاب[5] ۱۲ فرسخ،

اور اَردَبِیل سے مُوقان ۴ فرسخ۔

اور اگر بَرزَہ سے بَرِیز کا قصد ہو، تو وہاں سے تَفلِیس[6] دو فرسخ، تَفلِیس سے جابَروان ۶ فرسخ۔ جابَروان سے بَرِیز چار فرسخ۔

بَرِیز سے اُرمِیَہ[7] چار فرسخ۔ اُرمِیَہ سے سَلماس ۶ فرسخ۔

اور مَرَند سے الجار[8] چار فرسخ۔ الجار سے خُوی ۶ فرسخ۔

اور جو شخص اس رستہ سے اَرمِینِیَہ جانا چاہتا ہو، تو مَرَند سے الشَری وادی (ندی) کے کنارے دس فرسخ۔ الشَری سے نَشَوی[9] دس فرسخ۔ نشوی سے دَبِیل ۲۰ فرسخ۔

اور جو وَرثان سے بَرذعہ جانا چاہے، تو وَرثان سے تُومام[10] ۳ فرسخ۔

---

[1] خرداذبہ، ۱۱۹۔ اصطخری، ۱۹۰؛ حوقل، ۲۵۹؛ شابُرخاست۔ مقدسی، ۴۰۱: سابُرخواس۔

[2] خرداذبہ، ۱۲۰؛ اصطخری، ۱۸۱؛ حوقل، ۲۳۹؛ مقدسی، ۳۷۴: داخرّقان۔

[3] خرداذبہ، ۱۲۰؛ اصطخری، ۱۹۴؛ حوقل، ۲۵۲؛ مقدسی، ۳۸۲: کورسرہ۔

[4] خرداذبہ، ۱۲۰، ۱۹۳؛ حوقل، ۲۵۲۔ اصطخری، ۱۹۴؛ مقدسی، ۳۰۵: الشراۃ۔

[5] اصطخری، ۱۹۲؛ حوقل، ۲۵۱؛ مقدسی، ۳۸۱: بَیلقان۔

[6] یہ مدینہ تفلیس نہیں، جو باب الابواب کے اس جانب ہے؛ بلکہ کورۂ اذربیجان میں ایک منزل ہے؛ مقدسی ۳۴۴۔

[7] م خرداذبہ، ۱۱۹۔ مقدسی، ۳۸۳: اُرومیہ۔

[8] خرداذبہ، ۱۲۰، ۱۲۱: الحان،

[9] آجکل اسکو نخجیوان کہتے ہیں۔

[10] خرداذبہ، ۱۲۳: ودمان۔

پھر البیلقان ، فرسخ ۔ پھر برذعہ تین فرسخ ۔

وہ مسالک جو مدینۃ السلام سے اکناف مغرب کو جاتی ہیں

(۲۱۴) اب ہم اُن رستوں کو بیان کرتے ہیں جو مدینۃ السلام سے اکناف مغرب اور اسکی نواحی تک جاتے ہیں، اور اس کی ابتدا اُس علاقہ سے کرتے ہیں جہاں ناحیۂ شمال ختم ہوتا ہے، تاکہ اس کے قبل جو ہم مشرق اور شمال کا ذکر کرچکے ہیں اس کا سلسلہ مغرب سے مل جائے؛ اس میں اول الموصل کا ذکر ہونا چاہیئے:۔

مدینۃ السلام سے الموصل کا رستہ

مدینۃ السلام سے البردان چار فرسخ ۔ البردان سے عکبراء پانچ فرسخ ۔ عکبراء سے باحمشا تین فرسخ ۔ باحمشا سے القادسیہ ۷ فرسخ ۔ القادسیہ سے الکرخ ۵ فرسخ ۔ الکرخ سے جبلتا ۷ فرسخ ۔ جبلتا سے السودقانیہ پانچ فرسخ ۔ السودقانیہ سے بارما پانچ فرسخ ۔ بارما سے مدینۃ السن ۵ فرسخ السن سے الحدیثہ ۱۲ فرسخ — یہ ایک جنگل ہے، اور اس کے وسط میں الزاب الصغیر[1] بہتا ہے ۔ الحدیثہ سے طہمان[2] ۷ فرسخ ۔ طہمان سے الموصل ۷ فرسخ ۔

الموصل سے نصیبین کا رستہ

الموصل سے بلد، یہ ایک مدینہ ہے، ۷ فرسخ ۔ بلد سے باعیناثا ۷ فرسخ ۔ باعیناثا سے برقعید ۶ فرسخ ۔ برقعید سے اذرمہ ۶ فرسخ ۔ اذرمہ تل فراشہ ۳ فراسخ ۔ تل فراشہ سے نصیبین چار فرسخ ۔

---

[1] خرداذبہ، ۹۳: الزاب الاصغر ۔

[2] خرداذبہ، ۹۳: بنی طمیان ۔

نصیبین سے ارزن کا رستہ

(215) نصیبین سے دو رستے پھٹتے ہیں، ان میں سے ایک دائیں جانب نواحیٔ شمال کی طرف جاکر ان رستوں سے مل جاتا ہے جو مشرق سے ان نواحی کی طرف آتے ہیں، جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں، اور دوسرا وہ رستہ ہے جو تمام نواحیٔ مغرب کو جاتا ہے۔ اس کی ابتدا ہم اول الذکر رستے سے کرتے ہیں:۔

نصیبین سے دارا پانچ فرسخ۔ دارا سے کفر توثا ۲ فرسخ۔ کفر توثا سے قصر بنی تازع ۲ فرسخ۔ قصر بنی تازع سے آمد ۲ فرسخ۔ آمد سے میّافارقین دائیں جانب، پانچ فرسخ۔ میّافارقین سے ارزن ۲ فرسخ — یہ ایک مدینہ ہے جس کی حد ارمینیہ سے ملتی ہے۔

آمد سے الرَّقہ کا رستہ

آمد سے جو رستہ شمال کی جانب الرقہ جاتا ہے وہ یہ ہے:۔ آمد سے شمشاط، جو ثغور الروم کے قریب ہے، ۲ فرسخ۔ شمشاط سے تل جوفر[1] ۵ فرسخ۔ تل جوفر سے جبرنان، یہ ایک آباد قریہ ہے اور اس میں بہت سے بازار ہیں، ۶ فرسخ۔ جرنان سے باسقدا[2]، یہاں ایک بازار ہے اور آبادی کم ہے، پانچ فرسخ۔ باسقدا سے جلاب، یہ ایک نہر کے کنارے خوش حال قریہ ہے، ۲ فرسخ۔ جلاب سے الرُّہا، یہ رومی شہر (مدینہ) ہے اور ایک پہاڑ کے دامن میں واقع ہے، چار فرسخ۔ الرُّہا سے حرّان یہ ایک مدینہ ہے، چار فرسخ۔ حرّان سے تل محرا[3] چار فرسخ۔ تل محرا سے

---

[1] خرداذبہ، ۹۶: تل جعفر۔ بلاذری، ۱۷۶؛ ادریسی: تل موزن۔

[2] مقدسی، ۱۴۹: باسقرا۔

[3] م مقدسی، ۵۴۔ خرداذبہ ۹۵: تل بجرلی۔

باجزوان ۷ فرسخ۔ باجزوان سے الرّقہ ۳ فرسخ۔

نصیبین سے الرّقہ کا رستہ

نصیبین سے الرّقہ کا رستہ یہ ہے: نصیبین سے دارا، یہ دامن کوہ میں ایک مدینہ ہے، پانچ فرسخ۔ دارا سے کفر توثا، ۷ فرسخ۔ کفر توثا سے العرادہ، یہ ایک منزل ہے، ۳ فرسخ۔ العرادہ سے راس العین، یہ ایک شہر ہے اور اس میں چشمے ہیں، ۴ فرسخ۔ راس العین سے الجارود پانچ فرسخ۔ الجارود سے حصن مسلمہ، یہ ایک قریہ ہے اور یہاں صہریج ہے، ۶ فرسخ۔ حصن مسلمہ سے باجزوان، ۷ فرسخ۔ باجزوان سے الرّقہ ۳ فرسخ۔

بلد سے سنجار کا رستہ

(۲۱۶) بلد سے شمال کی جانب قرقیسیا و سنجار اور الفرات کا رستہ یہ ہے: بلد سے تل اعفر، یہ ایک بڑا قریہ ہے، پانچ فرسخ۔ تل اعفر سے سنجار، یہ ایک رومی شہر (مدینہ) ہے ۵۰ فرسخ۔

سنجار سے قرقیسیا کا رستہ

سنجار سے عین الجبال پانچ فرسخ۔ عین الجبال سے سکیر العباس بن محمد[1] یہ الخابور کے کنارے ایک شہر ہے، ۹ فرسخ۔ سکیر سے الفدین پانچ فرسخ۔ الفدین سے ماکسین، یہ الخابور کے کنارے ایک شہر ہے ۶ فرسخ۔ ماکسین سے قرقیسیا، یہ الفرات و الخابور کے کنارے ایک مدینہ ہے، ۷ فرسخ۔

الرّقہ سے عرش کا رستہ

الرّقہ سے ثغور (= سرحدوں) تک کا رستہ یہ ہے:۔ الرّقہ سے

---

[1] خرداذبہ، ۴۷: السکیر۔

عَینُ الرُّومیہ ٦ فرسخ۔ عَینُ الرُّومیہ سے تَلّ عَبدا ، فرسخ۔ تَلِّ عَبدا سے سَرُوج ، فرسخ۔ سَرُوج سے المُزَنیۃ ٦ فرسخ۔ المُزَنیۃ سے سُمَیساط ، یہ الفرات کے اُس کنارہ پر جو الشام کی جانب ہے ، ایک مدینہ ہے ، ٦ فرسخ۔ سُمَیساط سے حِصنِ مَنصُور ، یہ ایک سرحدی مقام ہے اور اس پر ایک سنگین فصیل ہے ، ٦ فرسخ۔ حِصنِ مَنصُور سے مَلَطیۃ ، یہ ایک سرحدی مقام ہے اور شدید مصائب کا ہدف ہے ، دس فرسخ۔ مَلَطیۃ سے گُمخ ، یہ شہر (مدینہ) پہلے سرحدی مقام تھا بعد میں دشمن اس پر متولی ہو گیا ، چار فرسخ (ایکی) بائیں جانب چار فرسخ پر حِصنِ زِبَطرہ ہے ، جس پر دشمن متولی ہو گیا ہے۔ زِبَطرہ سے الحَدَث جو ثغرِ[1] عدو پر ایک سرحدی مقام ہے ، چار فرسخ۔ الحَدَث سے مَرعَش ، یہ بھی ایک سرحدی مقام ہے اور اس کی دوسری جانب دشمن کی عمارات کے سوا اور کچھ نہیں ہے ، پانچ فرسخ۔

وہ مسالک جو مَدینۃُ السَّلام سے نَواحیٔ مَغرب کو جاتی ہیں

اب ہم مَدینۃُ السَّلام کی طرف واپس ہوتے ہیں ، تاکہ وہاں سے نواحیٔ مغرب تک جانے والے رستے بیان کریں:۔

مَدینۃُ السَّلام سے الرَّقَّۃ کا رستہ

اگر الفُرات کا رستہ لیا جائے تو مدینۃ السّلام سے السَّیلَحِین چار فرسخ۔ السَّیلَحِین سے الأنبار ٨ فرسخ ، — الأنبار سے ایک رستہ البجس کی جانب سے صحراء کی طرف نکل کر اس سیدھی سڑک سے جا ملتا ہے جو الأنبار سے آتی ہے۔ الأنبار سے الرُّبّ ، فرسخ۔ الرُّبّ سے ہِیت ١٢ فرسخ۔ ہِیت سے نادُوسَہ ، فرسخ۔ نادُوسَہ سے آلُوسَہ ، فرسخ۔ آلوسہ سے الفُحَیمَہ ٦ فرسخ۔ الفُحَیمَہ سے النَّہیَہ ، صحرائی رستہ سے ١٢ فرسخ ؛ اور الفُرات کے (٢١٧)

---

[1] ٹینسوڑا۔

کنارہ کنارہ جو بریُد کا رستہ ہے، ۶ فرسخ۔ النَّهیہ سے الدّازقی ۶ فرسخ۔ الدّازقی سے الفُرضَہ ۶ فرسخ۔

الفُرضَہ سے دو رستے پھٹتے ہیں، ایک صحرائی رستہ ہے اور دوسرا الفُرات کے کنارہ کنارہ جاتا ہے؛ آخر الذکر رستہ یہ ہے:۔ الفُرضَہ سے وادی السِّباع پانچ فرسخ۔ وادی السِّباع سے خلیج ابن جُمیع سے پانچ فرسخ۔ خلیج ابن جُمیع سے الفاش ۶ فرسخ۔ الفاش سے قرقیسیا و نہر سَعید کا دہانہ ۸ فرسخ۔ نہر سعید کے دہانہ سے الجُردَان ۱۴ فرسخ۔ الجُردَان سے المُبارَک گیارہ فرسخ۔ المُبارِک سے الرَّقّہ ۸ فرسخ؛ اس طرح مدینۃ السَّلام سے الرَّقہ۔ الفرات کے رستے ۱۲۶ فرسخ ہے۔

رہا صحرائی رستہ، جو الفُرضَہ سے الگ ہوتا ہے، وہ یہ ہے:۔ الفُرضَہ سے القمرطی (؟ القرمطی) تین فرسخ۔ القمرطی سے العَوَاہِل ۹ فرسخ ایک میل۔ العَواہل سے القَصبَہ ۸ فرسخ۔ القَصبَہ سے العَرِیر ۹ فرسخ۔ العَرِیرُ سے الرُّصَافَہ ۸ فرسخ۔ الرُّصافہ سے الرَّقَّہ ۸ فرسخ؛ اس طرح (۲۱۸) مدینۃ السَّلام سے الرَّقہ تک، الفُرات کو چھوڑ کر صحرائی رستہ سے ۱۲۷ فرسخ ایک میل کی مسافت ہے۔

الرُّصَافہ سے دِمَشق کا رستہ

الرَّقّہ سے الرُّصَافَہ ۸ فرسخ۔ الرُّصَافہ سے دو رستے ہیں: ایک دِمشق تک صحرا میں سے، دوسرا حِمص کی طرف سے آبادی میں سے۔ آباد رستہ یہ ہے: الرُّصافہ سے الزَّرّاعہ ۴۰ میل۔ الزَّرّاعہ سے القسطل ۳۶ میل۔ القَسْطَل سے سَلَمیّہ ۳۰ میل۔ سَلَمیّہ سے حِمْص ۲۴ میل۔ حِمص سے شَمْسِین الشَّعر[1] ۸ میل۔ شَمسِین سے قارا ۲۲ میل۔ قارا سے الثَّنِیّک ۱۲ میل الثَّنبک سے القُطَیفَہ ۲۰ میل۔ القُطَیفہ سے دِمَشق ۲۴ میل۔

---

[1] خُرداذبہ، ۹۸، شَمْسِین۔

الرُّصافہ سے دِمشق کا صحرائی رستہ یہ ہے:۔ الرُّصافہ سے الخَنزیہ، اس کا نام بطلامیا بھی ہے، ۳۵ میل۔ بطلامیا سے العُذَیب ۲۴ میل۔ العُذَیب سے ہُنیا ۲۰ میل۔ ہُنیا سے القَریتَین ۲۰ میل۔ القَریتَین سے جَرُود ۳۶ میل۔ جَرُود سے دِمشق ۳۰ میل۔

سَلمِیَہ سے دِمشق کا رستہ

سَلمِیَہ سے دِمشق کا رستہ، جو الاَوسط کہلاتا ہے، یہ ہے:۔ سَلمِیَہ سے فَرعَایَا[1] ۱۸ میل۔ فَرعَایَا سے ماءِ شَرِیک ۲۰ میل۔ ماءِ شَرِیک سے ضَدَد ۱۸ میل۔ ضَدَد سے النَّبک ۳۵ میل۔

حِمص سے دِمشق کا رستہ

حِمص سے ایک رستہ البِقاع ہوکر دِمشق جاتا ہے، اور وہ یہ ہے:۔ (۲۱۹)
حِمص سے جُوسِیَہ ۱۲ میل۔ جُوسِیَہ سے اِیعَاث ۲۰ میل۔ اِیعَاث سے بَعلَبَک ۳ میل ــــ بَعلَبَک سے دائیں جانب جائیں پچاس میل پر وہ پہاڑ آتا ہے جس کا نام "رمی" ہے؛ اور اگر بَعلَبَک سے الدّراج کے رستے طَبَرِیَّہ کا رُخ کیا جائے تو ــ بَعلَبَک سے عین الجَر ۳۰ میل۔ عین الجَر سے الفَرعُون، یہ ایک وادی کے بیچ میں منزل ہے، ۱۵ میل۔ الفَرعُون سے العُیُون کو عبور کرتے ہوئے ــ جو ایک قریہ ہے ــ کَفر لَیلیٰ ۲۰ میل۔ کَفر لَیلیٰ سے طَبَرِیَّہ ۱۵ میل ــــ اور اسی رستہ میں چاہِ یوسف علیہ السلام ہے۔

دِمشق سے جِبَالُ الاُردُن کا رستہ

اب اگر دِمشق سے جِبَالُ الاُرْدُن کا رستہ لیا جائے، تو یہ رستہ دِمشق سے سیدھا الکُسوَہ جاتا ہے۔ دِمشق سے الکُسوَہ ۱۲ میل۔ الکُسوَہ سے جَاسِم

---

[1] مقدسی، ۴۳۷: فَرعاء۔

۲۴ میل ۔ جاسم سے اُفیق[1] ۲۴ میل ۔ اُفیق سے طَبَرِیَّہ ۶ میل ۔ طبریّہ سے الرَّمْلَہ کی طرف دو رستے جاتے ہیں، ایک رستہ سیدھا اللَّجُّون جاتا ہے، یہ ۳۰ میل کا ہے؛ دوسرا رستہ بَیسان کی طرف سے جاتا ہے اور وہ یہ ہے: (طبریّہ سے) بَیسان ۱۶ میل ۔ پھر اللّجّون ۱۸ میل ۔ اللجّون سے قَلَنْسُوَہ، جو وادیٔ عارا پر ہے اور جس میں درندہ ہیں، ۲۰ میل ۔ پھر قلنسوہ سے الرَّمْلَہ ۲۴ میل ۔

الرَّمْلَہ سے مِصر کا رستہ

الرَّملہ سے مصر کا رستہ یہ ہے :۔ الرَّملہ سے اَزْدُود ۔ قریوں اور آبادیوں کے درمیان سے ۱۲ میل ۔ اَزْدُود سے غَزّہ ۲۰ میل ۔ اس رستہ میں گاؤں اور آبادیاں ہیں ۔ غزّہ سے رَفَح، باغوں میں، دس میل؛ اور سخت ریگزار میں ۶۷ میل ۔ رَفَح سے العَرِیش، ریگستان میں، ۲۴ میل ۔

العَرِیش سے دو رستے ہیں: ایک الجِفار کا رستہ، اور یہ ریگزار ہے؛ دوسرا سمندر کے کنارے کنارے ساحلی رستہ ۔ الجفار کا رستہ یہ ہے :۔ العَرِیش سے الوَرَادہ ۱۸ میل ۔ الوَرَادہ سے البَقّارہ ۲۰ میل ۔ البقّارہ سے الفَرَما ۲۴ میل ۔ (۲۲۰)

اور ساحلی رستہ یہ ہے :۔ العَرِیش سے المُخَلِّصَہ ۲۱ میل ۔ المخلّصہ سے القَصْر، جو نصارئ کی گڑھی ہے اور اس میں آبِ شیریں اور نخلستان ہے ۲۴ میل ۔ القصر سے الفَرَما ۲۴ میل؛

الفَرَما سے قصبۂ مِصر ۔ الفُسطاط تک مختلف رستے ہیں: ایک جاڑوں کے زمانہ کا رستہ، دوسرا گرمیوں کے زمانہ کا رستہ: گرمیوں کے زمانہ کا رستہ یہ ہے :۔ الفَرَما سے جُرْجِیر ۳۰ میل ۔ جُرجیر سے فاقوس الغاضِرَہ ۲۴ میل ۔ الغاضرہ سے مَسْجِد قُضَاعَہ ۱۸ میل ۔ مَسْجِد قُضاعہ سے بِلْبِیْس ۲۱ میل،

---

[1] خُرداذبہ، ۷۸؛ اصطخری، ۶۶؛ حوقل، ۱۲۶؛ مقدسی، ۱۹۱: فیق ۔

بِلْبیس سے بِصر ۲۴ میل۔

اور جاڑوں کے زمانہ کا رستہ یہ ہے :۔ الفَرَما سے المُرْصد۔ المُرْصد سے الغاضِرَہ ۲۴ میل ؛ اس کے بعد دونوں رستے مل جاتے ہیں۔

الفُسْطاط سے اِفْرِیْقیَہ کا رستہ

الفُسْطاط سے بَرْقَہ و اِفْرِیقیَہ، اور تمام بلاد المغرب کو جانیوالے رستے یہ ہیں :۔ الفُسطاط سے ذات السَّلاسِل ۲۴ میل۔ ذات السَّلاسِل سے تَرْنُوط ۳۰ میل (یہاں سے الاُسْکَنْدَرِیَّہ کو رستہ مڑتا ہے) تَرنُوط سے کُوم شَرِیک ۳۲ میل۔ کُوم شَرِیک سے الرَّافِقَہ ۲۴ میل۔ اس رستہ میں نیل ساتھ ساتھ چلتا ہے، اور الرَّافِقَہ سے خلیج الاَسْکَنْدَرِیَّہ شروع ہوتا ہے۔ الرَّافِقَہ سے قَرْطَسا ۳۰ میل قَرْطَسا سے کَرِیُون[1] ۲۴ میل کَرِیُون سے الاَسْکَنْدَرِیَّہ ۲۴ میل الاسکندریہ سے ابُوبِینَہ[2] ۲۰ میل۔ ابوبینَہ سے ذات الحُمَّام ۱۸ میل۔

تَرْنُوط سے بَرْقَہ کا رستہ

اب ہم پھر تَرْنُوط واپس لوٹتے ہیں جہاں ذات السَّلاسِل[3] سے پہنچے تھے۔ تَرْنُوط سے المِنْبَر ۳۰ میل۔ المِنْبَر سے مَارِس ۲۴ میل۔ مَارِس سے اَرْمَسا ۱۲ میل۔ اَرْمَسا سے ذات الحُمَّام ۲۰ میل، ـــ یہاں سے الاسکندریہ و بَرْقَہ کے رستے مل جاتے ہیں اور ملکر چلتے ہیں۔ ذات الحُمَّام سے الحَنِیَّہ تک جنگل میں اور بحرالرُّوم کے کنارہ رستہ چلتا ہے اس لئے وہاں سے پانی ساتھ لیکر چلتے ہیں، ۲۴ میل۔ الحَنِیَّہ سے قَصْرُ العَجُوز، یہ ایک قریہ ہے جسے الطَّاحُونَہ کہتے ہیں، ۳۰ میل۔ الطَّاحُونَہ سے، آباد رستہ میں، کَنائِس الحُون

---

[1] م خُرداذبہ، ۸۴۔ موقل، ۹۱: الکریون۔

[2] خُرداذبہ، ۸۴: بُوینَا۔ مقدسی، ۲۱۴: بومینہ۔

[3] م۔ مقدسی، ۲۱۴۔ خرداذبہ، ۸۴: ذات الساحل۔

۲۴ میل ۔ کنائس الجون[1] سے جُبّ العَوسَج ۳۰ میل ۔ جُبّ العَوسَج سے بِکّۃ الحَمّام ۲۰ میل ۔ بِکّۃ الحَمّام سے قصر الشَمّاس ۲۵ میل ۔ قصر الشمّاس سے خِربۃ القَوم ۱۵ میل ۔ خِربۃ القَوم سے خَرائب ابی حَلیمہ ۳۵ میل ۔ خَرائب ابی حَلیمہ سے العَقَبہ ۲۰ میل ۔ یہاں سے ایک قریہ جو مَعَد[2] کہلاتا ہے ۳۵ میل مَعَد سے رَبُوس ۳۰ میل ۔ رَبُوس سے فُرمَہ، یہ ایک مدینہ ہے جہاں عُمّال قیام کرتے ہیں، ۶ میل ۔ فُرمَہ سے قَصرِ الشّاہِدین یا (اور قصر الشاہدین سے) وادی السَّدُور، جہاں گھنے درخت ہیں ۲۰ میل ۔ وادی السَّدُور سے قریۂ باع ۲۴ میل ۔ باع سے النَّدامَہ ۲۴ میل ۔ النَّدامَہ سے بَرُقَہ ۶ میل ۔

(۲۲۳) اور جنگل کا رستہ یہ ہے :۔ قصر الرُّوم (القصر الابیض) سے مرج الشَّیخ ۲۰ میل ۔ مرج الشَّیخ سے حَیّ عبداللہ ۳۰ میل ۔ حَیّ عبداللہ سے جِیاد الصَّغیر ۳۰ میل ۔ جِیاد الصَّغیر سے جُباب المَیدَعان[3] ۳۵ میل ۔ جُباب المَیدَعان سے وادی مَخیل ۳۵ میل ۔ وادی مَخیل سے جُبّ حَلیمان ۲۵ میل ۔ جُبّ حلیمان سے وادی المغار[4] ۳۵ میل ۔ وادی المغار سے تاکَنست[5]، یہ نصاریٰ کا قریہ ہے، ۳۵ میل ۔ تاکَنست سے النَّدامہ ۲۵ میل ۔ النَّدامَہ سے بَرُقَہ ۔ صحرا میں ایک مدینہ ہے طلوع ہوتے ہوئے آفتاب کی طرح سرخ، ۱۵ میل ؛ اس رستہ میں ۶ میل چلنے کے بعد پہاڑ ملتے ہیں ۔ اسی طرح الاسکندریَّہ سے بَرُقہ ....

بَرُقہ سے اَجدابیہ کا رستہ

بَرُقہ سے کَلیتیَہ ۱۵ میل ۔ کَلیتیَہ سے قصر العَقل[6] ۲۹ میل ۔ قصر العقل سے

---

[1] خردادبہ، ۸۴ : کنائس الحدید ۔ مقدسی، ۲۲۵ : کنائس الحریر ۔

[2] بکری، ج ۲، ص ۷ : قصر ابی معد ۔

[3] خردادبہ، ۸۵ : جُبّ المیدعان ۔ مقدسی، ۲۴۴ : جب المدعار ۔

[4] خردادبہ، ۸۵ ؛ مقدسی، ۲۴۴ : المغار ۔ ادریسی : مغار الرقیم ۔

[5] م مقدسی، ۲۴۴ ۔ خردادبہ، ۸۵ : تاکَنست ۔

[6] م خردادبہ، ۸۵ ۔ مقدسی، ۲۴۵ : قصر الفیل ۔

اُوبَران ۱۲ میل ۔ اُوبَران سے سُلُوق ۳۰ میل، ۔ سُلُوق سے دو رستے پھٹتے ہیں: ایک السِکَّہ سے جاتا ہے اور دوسرا ساحل بحر سے ۔ ساحل بحر کا رستہ یہ ہے: سُلُوق سے بَرنُسمت ۲۴ میل ۔ بَرنُسمت سے بَلَبَد ۲۰ میل ۔ بلبد سے اَجدَابِیَہ ۲۴ میل ۔

اور السِکَّہ کا رستہ یہ ہے: ۔ سُلُوق سے السِکَّہ ۳۰ میل ۔ السِکَّہ سے الزَّیتُونَہ ۲۰ میل ۔ الزَّیتُونَہ سے اِجدَابِیَہ ۲۴ میل ۔ اِجدَابِیَہ میں سِکَّہ اور ساحل کے رستے (۲۲۳) مل جاتے ہیں ۔ اب پھر ہم طَلمِیثَہ کی طرف رجوع کرتے ہیں، جو بَرقَہ سے ۱۵ میل پر ہے: طَلمِیثَہ سے خشکی کے رستے الاَنبار[1] ۲۴ میل ۔ الاَنبار سے وادی الاَعراب ۳۰ میل ۔ یہ رستہ منزل شَقِیق الفَهمی سے سُلُوق کی طرف مڑ جاتا ہے، اور منزل شَقِیق الفَهمی سے سُلُوق ۳۵ میل ہے؛ پھر سُلُوق سے دونوں رستے مل جاتے ہیں، اور اِجدَابِیَہ تک ایک ہی رستہ جاتا ہے ۔

اب ہم وادی مَخِیل کی طرف رجوع کرتے ہیں جس کے متعلق ہم نے ذکر کیا ہے کہ وہاں سے اِفرِیقِیَہ کا رستہ آسان ہے ۔ مَخِیل سے جُبّ جَراوَہ (اور وہاں سے) تَملِیس ۲۰ میل ۔ تَملِیس سے وادی مُسُوس ۳۵ میل ۔ وادی مُسُوس سے ..... حررالموا (؟) سے اِجدَابِیَہ ۲۴ میل ۔

اِجدَابِیَہ سے طَرابُلُس (الغرب) کا رستہ

اِجدَابِیَہ سے دو رستے پھٹتے ہیں: ایک اِفرِیقِیَہ جاتا ہے، دوسرا طَرابُلُس ۔ (۲۲۴) اِجدَابِیَہ سے حَیّ بَجُوَہ ۲۰ میل ۔ حَیّ بَجُوَہ سے سَنجَہ مَنہُوسَا ۲۰ میل ۔

---

[1] مملکت اسلام میں الانبار نام کے چار مقامات تھے: ایک بَلخ کے قریب ناحیۂ جوزجان کا قصبہ تھا، اور مدینۃ الانبار کہلاتا تھا ۔ دوسرا الفرات پر بغداد کے مغرب میں تھا، یہ بھی اسی نام سے معروف تھا؛ (اہل فارس نے اسکا نام فیروز سابور رکھا تھا) تیسرا الانبار مَرو میں تھا، اور یہ ڈاک چوکی تھی ۔ چوتھا الانبار بَرقَہ میں تھا، اور اسی کا یہاں ذکر ہے ۔ یاقوت، ج ۱، ۳۶۷، طبع مصر ۔

سبخۃ منہوساؔ سے قصر العطش ۲۴ میل ۔ قصر العطش سے الیہودیتین ۲۴ میل ۔ یہ سمندر کے کنارہ دو قریہ ہیں ۔ الیہودیتین سے قبر العبادی[1] ۲۴ میل ۔ قبر العبادی سے سُرت ۲۴ میل ۔ سُرت سے القریتین[2] ۱۸ میل ۔ القریتین سے مغمداش[3] ۲۰ میل ۔ مغمداش سے قصور حسان ۲۰ میل ۔ قصور حسان سے المنصف ۲۰ میل ۔ المنصف سے تورغا ۲۴ میل ۔ تورغا سے رغوغا ۲۰ میل ۔ رغوغا سے ورداسا[4] ۱۸ میل ۔ ورداسا سے المحتنی ۲۲ میل ۔ المحتنی سے وادی الرمل ۲۰ میل وادی الرمل سے اطرابلس ۲۴ میل ۔

اطرابلس سے القیروان کا رستہ

اطرابلس سے مدینہ صبرہ ، جو ویران ہے ، ۲۴ میل ۔ صبرہ سے بئر الجمالین[5] ۲۰ میل ۔ بئر الجمالین سے قصر الدرق ۳۰ میل ۔ قصر الدرق سے باذرخت[6] ۲۴ میل ۔ باذرخت سے الفوارہ ۳۰ میل ۔ الفوارہ سے قابس ، یہ ایک شہر (مدینہ) ہے ، ۳۰ میل ۔ مدینہ قابس سے بئر الزیتونہ ۱۸ میل ۔ بئر الزیتونہ سے کتانہ ۴۲ میل ۔ کتانہ سے الکنیس[7] ۳۰ میل ۔ الکنیس سے باب مدینہ القیروان اور یہ افریقیہ کا دار الحکومت ہے ، ۲۴ میل ۔ (۲۲۵)

سکک

جب ہم مشرق و مغرب اور جنوب و شمال کو جانے والی تمام شاہ راہوں

---

[1] م مقدسی ، ۲۲۵ ۔ خرداذبہ ، ۸۶ : سبخۃ منہوشا ۔

[2] خرداذبہ ، ۸۶ ؛ مقدسی ، ۲۵۱ : الیطان ، اور یہی قبر العبادی ہے ۔

[3] خرداذبہ ۸۶ : القریتین (المغرب میں)

[4] مقدسی ، ۲۲۵ : مغمداش اصنام ۔

[5] م خرداذبہ ، ۸۶ ۔ مقدسی ۲۲۵ : ارسطا ۔

[6] م خرداذبہ ، ۸۶ ؛ ابن رستہ ؛ مقدسی ، ۲۴۶ : بئر الحمامین ۔

[7] خرداذبہ ، ۸۶ : ابارہ خت ۔ [8] خرداذبہ ، ۸۷ : الیسر ۔

کا ذکر کر چکے، تو اب اس میں کوئی ہرج نہیں ہے کہ ان سِکّک (= ڈاک چوکیوں) کا ذکر کریں، جن میں خرائط (ڈاک کے تھیلے) لے جانے والے مامور ہیں، اور جن کو برید (ڈاک)، کے لئے رسم[1] بنایا گیا ہے۔ اس کی ابتدا ہم مدینۃ السلام اور اس شاہ راہ سے کرتے ہیں جو وہاں سے شرقاً غرباً جاتی ہے۔

مَدِیْنَۃُ السَّلَامُ سے نواحیٔ مشرق کے سِکَک

مَدِیْنَۃُ السَّلَام سے اِصْطَخْر کے سِکَک

مدینۃُ السّلام سے مَدائِن تک تین سِکَک ہیں۔ اور مدائن کے سکہ سے جَرْجَرایا تک ۸۔ جَرْجَرایا سے جَبُّل تک ۵۔ جَبُّل سے مدینۂ واسط تک ۸۔ واسط کا سکہ (= ڈاک خانہ) کُورۂ دِجلہ کا پہلا سِکّہ ہے۔ المُرُوْمَہ کے سِکّہ سے، جو واسط سے متصل کُورۂ دِجلہ کا پہلا سِکّہ ہے، باذِبِین کے سِکّہ تک تین۔ باذِبین کے سِکّہ سے دَیْرُ مَابَنَہ تک، جو الاَہْواز کی عملداری سے متصل کُورۂ دِجلہ کا آخری سکہ ہے ۱۳۔ دَیْرُ مَابَنَہ سے نَہرِ تِیْرَیْن[2] تک ۴۔ نہرِ تیرین سے سُوقُ الاَہْواز تک ۳۔ سُوقُ الاَہْواز سے البَرْجان تک جو الاَہواز کی عملداری کا آخری سِکّہ ہے، ۱۴۔ البَرْجان سے اَرَّجان تک ایک۔ اَرَّجان کے سِکّہ سے النُّوبَنْدَجان کے سکہ تک ۱۷۔ النُّوبَنْدَجان سے شیراز تک ۱۲۔ شیراز سے اِصْطَخْر کے سِکّہ تک ۵۔ (۲۲۶)

باذِبِین سے البصرہ تک شاہ راہ کے تمام سِکَک میں ہرکارہ مقرر ہیں۔ باذِبِین سے عَبْدَسِیْ[3] تک پانچ۔ عَبْدَسی سے المَذار کے سکہ تک ۸۔ المَذار سے البَصرہ تک تین۔ ان سِکَک میں برید کے جانور بھی مقرر ہیں۔

---

[1] رسم = نشان ہیں۔ یہاں مراد اسٹیشن ہے۔

[2] م رستہ، ج ۷، ۱۸۰۔ خرداذبہ، ۴۲: نہرِ بیتزی۔

[3] اصطخری، ۸۰؛ حوقل، ۱۵۹؛ مقدسی، ۵۳؛ رستہ ۹۴: عبدسی۔

مدینۃ السلام سے الجبل کے سِکّک

الجبل سے متصل مشرق (کی طرف جانے والی شاہ راہ حسب ذیل) سِکّک ہیں :- مدینۃ السّلام سے الدَّسکَرہ تک دس - الدّسکرہ سے جَلُولا تک چار - جلولا الوقیعۃ سے مدینۂ حُلوان تک دس - حُلوان سے نَصیر اباذ تک، جو اس عملداری کا آخری مقام ہے، ۸ - نصیر اباذ سے قرماسِین تک ۶ - قرماسین سے خُنذاذ تک، جو الدِّینَور کی عملداری کا آخری مقام ہے، دس - خُنذاذ سے مدینۂ ہَمَذان تک تین - مدینۂ ہمذان سے مُشکُویَہ تک، جو الرَّے سے متصل ہمذان کی عملداری کا آخری مقام ہے، ۲۱ - حُلوان سے شہر زُور تک ۹ - حُلوان سے مدینۂ السِّیروان تک ۷ - مدینۂ السِّیروان سے بِن سُمَیرہ تک ۴ - بِن سُمَیرہ سے الدِّینور تک ۲ - الدِّینُور سے یَزدجِرد تک، جو زَنجان سے متصل الدِّینور کی عملداری کا آخری مقام ہے، ۱۸ - یَزدجرد سے زَنجان تک ۱۱ - زنجان سے المَراغہ تک ۱۱ - المَراغہ سے المَیانِج[۱] تک ۲ - المَیانِج سے اَردَبِیل تک (۲۲۷) ۱۱ - اَردَبیل سے وَرثان تک، جو اَذرَبیجان کی عملداری کا آخری سِکّہ ہے، ۱۱ - وَرثان کے سِکّہ سے مدینۂ بَرذَعہ تک ۸ - بَرذعہ کے سِکّہ سے المنصُورہ[۲] تک ۴ - بَرذَعہ سے المُتوَکِّلیّہ[۳] تک ۶ - المُتوکِّلیّہ سے تفلیس تک دس - بَرذَعہ سے الباب والابواب[۴] تک ۱۵ - بَرذَعہ سے دَبیل تک ۹ -

---

[۱] المَیانِج نام کے دو مقام ہیں : ایک اَذرَبیجان میں، اور ایک خُوزستان میں؛ یہاں ان میں سے اول الذکر کا بیان ہے۔

[۲] خرداذبہ، ۱۲۲ : منصُورہ ارمینیّہ ۔

[۳] بلاذری، ۲۰۳، ۲۹۸ : شمکور۔

[۴] خُرداذبہ، ۱۲۲ : الباب - اصطخری، ۱۸۴ ؛ حوقل ۱۱۰ ؛ مقدسی، ۳۷۴ : باب الابواب ۔

قُم و اِصبہان کے سِکّک

قُم و اِصبہان تک جو رستہ گیا ہے اس کے سِکّک یہ ہیں :-
الدُّور سے قُم تک تین۔ قُم سے اِصبہان تک، ۴ فرسخ (؟)۔ مدینۂ قُم سے رُود آکے سکہ تک، جو اِصبہان سے متصل اس عملداری کا آخری مقام ہے، ۱۳ سکک ہیں۔

نہاوَند کے سِکّک

نہاوَند کے رستے پر ماذَران سے، جو الدّینور کی عملداری میں ہے، نہاوَند تک ۳ سِکّک ہیں۔

قزوِین کے سِکّک

رُکاو سے قزوِین کے رستے پر رُکاو سے قزوین تک ایک سکہ ہے[1]۔

مدینۃ السّلام سے نواحیٔ مغرب کے سکک

اکناف نواحیٔ مغرب تک جانے والی شاہ راہ کے سکک یہ ہیں[1]۔

مدینۃ السّلام سے الموصِل کے سِکّک

بغداد سے البَرَدان تک دو۔ البَرَدان سے عُکبَراء تک ۴۔ عُکبَراء سے سُرّمَن رائے تک ۷۔ سُرّمَن رائے سے جَبلتا تک ۷۔ جَبلتا سے السِّن تک دس۔ السِّن سے الحدیثۃ تک ۹۔ الحدیثۃ سے الموصِل تک ۷۔ الموصِل سے بَلَد کی عملداری کی ابتدا تک ایک۔ الموصِل کی آخری عملداری سے بَلَد کے سکہ تک ۳۔

---

[1] خرداذبہ، ۴۲ و الرکار۔

بَلَد سے قِنَّسرین کے سڑک

بَلَد سے اَذرَمہ تک ۹۔ اَذرَمہ سے نَصیبین تک ۷۔ نَصیبین سے کَفَر تُوثا تک ۴۔ کَفَر تُوثا سے راس العَین تک دس۔ راس العَین سے الرَّقّہ تک ۱۵۔ الرَّقّہ سے النُّقَیرہ تک، جو دیارِ مُضَر کی عملداری کا آخری مقام ہے، دس۔ النُّقَیرہ سے مَنبِج تک ۵۔ مَنبِج سے حَلَب تک ۹۔ حَلَب سے قِنَّسرین تک ۳۔

حِمص سے فِلَسطین کے سڑک

قِنَّسرین سے حِمص کی عملداری کے آغاز تک ایک۔ سِکّۃ المَرج سے، جو عمل قِنَّسرین سے متصل پہلا سِکّہ ہے، حَتّوران تک ۷۔ حَتّوران سے حَماۃ تک ۲۔ حَماۃ سے حِمص تک ۴۔ حِمص سے المُحَمَّدیّہ تک ۴۔ المُحَمَّدیّہ سے بَعلَبَک تک ۵۔ بَعلَبَک سے دِمَشق تک ۹۔ دِمَشق سے دَیرِ اَبواب تک، جو اس عملداری کا آخری مقام ہے، ۷۔ دَیرِ ابواب سے طَبَریّہ تک ۶۔ طَبَریّہ قصبۂ الاُردُن سے اللَّجُّون تک، جو الاُردُن کی عملداری میں ہے، ۴۔ اللَّجُّون سے الرَّملَہ تک، جو فِلَسطین کا قصبہ ہے ۹۔ الرَّملَہ سے فِلَسطین کی آخری عملداری تک، جہاں المُغَیِّنہ کا سکہ ہے، ۹۔ المُغَیِّنہ کے سکہ سے الجِفار کے رستے کے آخر تک، جہاں الدَّارُوره[1] کا سِکّہ ہے، ۷۔[1]

نَصیبین سے خِلاط کے سڑک

نَصیبین سے اَرزَن و خِلاط[2] تک کی شاہ راہ (کے سڑک)۔ نَصیبین سے

---

[1] خردازبہ، ۱۱۷: البارُوریّہ۔

[2] خردازبہ، ۱۲۲۔ مقدسی، ۳۷۷: اخلاط۔

مدینۂ اوزن تک گیارہ ؛ اور بدلیس سے خلاط تک چار ۔

کفرتوثا سے قالیقلا کے سکک

کفرتوثا سے شمشاط تک کی شاہ راہ (کے سکک) ، کفرتوثا سے آمد تک ۷ ۔ آمد سے تل جوفر تک ۲ ۔ تل جوفر سے شمشاط تک ۲ ۔ شمشاط سے قالیقلا تک ۲ ۔

الحصن سے حصن منصور کے سکک

اس شاہ راہ کے سکک جو الحصن سے ثغور الجزریۃ تک حران الرہا ہوتی ہوئی جاتی ہے :۔ حران تک ۳ ۔ حران سے الرہا تک ۲ ۔ الرہا سے سمیساط تک ۳ ۔ سمیساط سے حصن منصور تک ۲ ۔

دیار مضر کے سکک

اس شاہ راہ کے سکک ، جو دیار مضر سے طریق الفرات تک جاتی ہے :۔ الرقہ سے سکہ دبا تک ، جو دیار مضر کی آخری عملداری ہے ۹ سکک ہیں ۔

منبج سے ثغور الشامیہ کے سکک

اس شاہ راہ کے سکک جو منبج سے ثغور الشامیہ تک جاتی ہے :۔ حلب سے قنسرین تک ۹ ۔ قنسرین سے انطاکیہ تک ۴ ۔ انطاکیہ سے الاسکندرونہ تک ۴ ۔ الاسکندرونہ سے المصیصہ تک ۷ ۔ المصیصہ سے اذنہ تک ۳ ۔ اذنہ سے طرسوس تک ۵ ؛ اور المصیصہ سے عین زربہ تک ۲ ۔

---

[1] خرداذبہ ، ۹۹ : الاسکندریۃ ۔

[2] خرداذبہ ، ۹۹ : اذانم ۔ مقدسی ، ۲۲۱ : ادنہ ۔

اب ہم اُس شاہ راہ کی طرف رجوع ہوتے ہیں، جو طَبَرِیّہ سے صُور تک جاتی ہے، (اس شاہ راہ پر) طَبَرِیّہ سے صُور تک ، سکک ہیں ۔

الفُسطاط سے بَرْقہ کے سِکَک

الفُسطاط سے الاِسکَندرِیّہ تک ۱۳۔ اور الاِسکَندرِیّہ سے جُبّ الرّمل تک، جو بَرْقہ سے ملتا ہے، ۳۰۔

ناحیوں کے جن سکک کا ہم نے ذکر نہیں کیا، ان کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے؛ کیونکہ ہم ان کے درمیان کی مسافت بیان کر چکے ہیں۔ اس منزلہ میں جو کچھ ہمیں ذکر کرنا تھا یہ اس کا آخری حصہ ہے۔

کتاب الخراج وصنعۃ الکتابۃ کی پانچویں منزل ختم ہوئی

(۲۳۰)

منزل ششم

دوسرے باب میں سے

معمورۂ ارض کی تقسیم

.... اور ایک جزء منسوب ہے بلاد فارس کی طرف، جو بلد الجاہلین کہلاتا ہے، اور وہ نہر بلخ اور آذربیجان و ارمینیۃ کے الفرات و القادسیۃ کی جانب والے منتہاء کے مابین ہے۔

...... اور یہ پہلی اقلیم مرابیس[1] کے نام سے موسوم ہے جو الحبشۃ کا قصبہ ہے۔ رہی اقلیم ثانی ...... اس کا نام اقلیم اسوان ہے، جو البجہ و مصر کی سرحدوں پر ایک مدینہ ہے۔ اقلیم ثالث ...... مصر کے نام سے موسوم ہے۔ اقلیم رابع ...... اقلیم انطرسوس[2] کہلاتی ہے۔ اقلیم خامس ...... اقلیم رودس[3] کے نام سے موسوم ہے۔ اور اقلیم سادس ...... اقلیم بنطوس[4] کہلاتی ہے، کیونکہ وہ بحر بنطوس کے وسط میں واقع ہے۔

---

[1] الخوارزمی، ۳۲۰، ۰۰۳: مردوس۔ حوقل ۳۳۲: مرسان۔

[2] الخوارزمی، ۹۱؛ مقدسی، ۵۴: انطرطوس۔

[3] رودس

[4] خرداذبہ، ۱۰۳؛ ابن رستہ، ج ۷، ۸۳: بنطس۔ مقدسی، ۵۵: بنطیس = بحر اسود۔

تیسرے باب میں سے

معمورۂ ارض کے سمندروں کی وضع

...... اس سمندر میں ایک خلیج ہے، جو ارض حَبَشَہ سے نکلتی ہے اور ناحیۂ بَرْبَرْ تک پھیلی ہوئی ہے؛ اس کا نام خلیج البَرْبری ہے، اور اسکا طول اس جہت میں جدھر وہ جاتی ہے، پانسو میل ہے۔ اور اس کی آبنائے، جو اسے بحر اعظم سے ملاتی ہے، سو میل کی ہے۔

ایک دوسری خلیج، جو مدینۂ اَیْلَہ سے گزرتی ہے، ابتدا سے انتہا تک، چودہ سو میل لمبی ہے؛ اور مغرب میں اس کے منتہا کے پاس سے اس مقام تک کہ جہاں وہ بَحْرُ الاَخْضَر سے ملتی ہے، دو سو میل کا طول ہے۔ یہ بحر الاُخضَر بحر المحیط کہلاتا ہے، اور یونانی میں اس کو اُوْقیانوس کہتے ہیں۔ کچھ نہیں معلوم کہ یہ کہاں سے چلتا ہے، سوا اس کے کہ ناحیۂ المغرب میں اقصائے ارض الحَبَشَہ سے، اور ناحیۃ الشمال سے جا ملتا ہے۔ المغرب کی جانب اس میں جزائر ہیں[1] اور ان کا نام جزائر الخالدات ہے۔ دوسرا جزیرہ غَدِیْرَہ ہے، جو الاَنْدُلُس کے مقابل، اس خلیج کے پاس واقع ہے جس کا عرض سات میل ہے، اور جو بحر الاَخضَر سے نکل کر الاَنْدَلس

---

[1] ایک نسخہ : " ..... ارض الحَبَشَہ کے مقابل ۶ جزائر ہیں اور ان کا نام جزائر الخالدات ہے"۔

وطنجہ کے درمیان سے گزرتی ہوئی بحرالروم[1] سے جا ملتی ہے۔ اس (خلیج) کا نام سَبطہ[2] ہے۔ اسی سمندر میں شمال کی جانب بارہ جزیرہ ہیں، جو جزائر براطانیہ[3] کہلاتے ہیں۔ اس کے بعد اس سمندر میں، جس کا نام بحرالمحیط ہے، جو کچھ ہے اس کا حال کوئی بشر نہیں جانتا، کیونکہ اس میں کشتیاں نہیں چلتیں۔

رہا بحرالروم و مصر[4]........ اس میں ایک خلیج ہے جو ناحیۃ الشمال کی طرف بلد الرومیہ کے قریب نکلتی ہے، اس کا طول پانسو میل ہے، اور اس کا نام اِدرِیس[5] ہے۔ اسی میں ایک اور خلیج ہے، جو نَربُونَہ نامی سرزمین سے نکلتی ہے، اور اس کا طول دوسو میل ہے۔ بحرالروم میں ۱۶۲ جزائر ہیں جو سب کے سب آباد تھے، لیکن مسلمانوں نے (ان میں سے) اکثر کو اپنے مغازی سے ویران کر دیا۔ ان میں بڑے جزیرہ پانچ ہیں: جزیرۂ قبرُوسِس[6] تین سو میل....... جزیرۂ اِقرِیطش[7] تین سو میل....... جزیرۂ سِقلیۃ[8] پانسو میل........ جزیرۂ سَرتانیہ[9] تین سو میل.... اور جزیرۂ یابس جو الاندلس کے سامنے ہے۔ ...... اور اس سے ایک خلیج قُسطَنطِینیّۃ کے قریب

---

[1] میدیترانہ۔

[2] خرداذبہ، ۸۸: سَبتۃ۔ ابن رستہ، ص ۸۵: شبطی۔

[3] ابن رستہ ۸۵: جزائر برطینیۃ (برطانیا)

[4] میدیترانہ۔

[5] حوقل، ۱۳۱: الادریس۔ ابن رستہ، ۸۵: اَذْرِیس (اڈریاٹک)

[6] ابن رستہ، ۸۵: قُوبُرسی۔

[7] ابن رستہ، ۸۵: اقرِیطیۃ۔

[8] خرداذبہ ۹۱۔ اصطخری، ۷۰؛ حوقل، ۸۵: صقلیہ۔ مقدسی، ۱۸۳: صقلیہ۔ رستہ، ۸۵: سقیلیہ۔

[9] خرداذبہ، ۱۰۹؛ ابن، ۸۵: سَرْدَانِیۃ (سارڈینیا)

بہتی ہے، حتیٰ کہ بحرالروم میں جاگرتی ہے۔ اس کا طول مقام ابتدا مدینۂ قسطنطنیہ سے اس مقام تک جہاں وہ گرتی ہے، ۲۶۰ میل ہے! اس میں کشتیاں چلتی ہیں، اور اس کا عرض مختلف ہے۔ قسطنطنیہ کے قریب ۳ میل، ایک دوسرے مقام پر ۶ میل، ایک اور مقام پر ایک میل ——— کہیں زیادہ اور کہیں کم۔ لیکن جہاں یہ خلیج بحرالروم سے ملتی ہے وہاں اس کا عرض ایک تیر کی انتہائی زد ہے۔ اس مقام پر ایک چٹان ہے جس پر برج بنا ہوا ہے۔ یہاں رومیوں کی جانب سے ایک افسر رہتا ہے، جو کشتیوں کی تفتیش کرتا ہے ....

چوتھے باب میں سے

پہاڑوں کا ذکر

اقلیم رابع میں ۲۴ پہاڑ ہیں۔ ان میں سے ایک دِمشق کے پاس (۲۳۲) جبل الثلج (= برف کا پہاڑ) ہے، اس کا طول ۴۳ میل ہے۔ اسی ناحیہ میں ایک جبل سنیر ہے، جس کا طول ۴۵ میل ہے۔ اور اسی ناحیہ میں جبل اللکام ہے۔ جس کا طول سو میل ہے۔ ایک پہاڑ حُلوان سے متصل ہے جس کا طول ایک سو پندرہ میل ہے۔ ایک پہاڑ اِصبہان سے گزرتا ہوا جبل نہاوند کی طرف مُڑ جاتا ہے، اس کا طول ۴۳۵ میل ہے۔ اس مُستدیر پہاڑ سے متصل ایک پہاڑ اِصبہان و الاہواز کے درمیان ہے، جس کا طول ۲۲۲ میل ہے۔ اصطخر و جُور کے درمیان سے جو پہاڑ گزرتا ہے اس کا طول ۲۵۰ میل ہے؛ اور وہ پہاڑ جو نہاوند و جبل طبرستان سے متصل ہے اس کا طول ۸۰۰ میل ہے۔

اقلیم خامس میں ۲۹ پہاڑ ہیں اور انہی میں حارِث و حُوَیرِث[1] (نام کے) دو پہاڑ ہیں جن کا طول ۴۳ میل ہے۔ وہ پہاڑ، جو الموصل و شہرزُور کے درمیان ہے، اس کا طول ۲۴۰ میل ہے۔ اور اسی اقلیم میں وہ پہاڑ ہے جو (الموصل و شہرزُور کے درمیان والے) پہاڑ اور حارِث و حُوَیرِث سے متصل ہے، اور (دوسری طرف) جبل قزوین سے جا ملتا ہے اور دُنباوند سے قریب ہے؛ اسکا طول ۱۰۰ میل ہے۔

---

[1] ابن حوقل، ۲۰۳، ۲۲۶: ماتس (= ماست بزرگ: الحارث، ماست کوچک: الحویرث)

پانچویں باب میں سے

نہریں، چشمہ اور بطائح

دِجلہ

اقلیم خامس میں ۲۵ نہریں ہیں جن میں سے ایک دجلہ ہے؛ اس کی ابتدا ۶۰ سے کچھ اوپر طول بلد اور ۳۷ عرض بلد سے ہوتی ہے۔ یہ نہر جنوب کی طرف بہتی ہے اور پھر کسی قدر مغرب کی طرف مڑ جاتی ہے، اس کا منبع ایک چشمہ ہے۔ یہ مدینۂ آمِد کے پاس دو پہاڑوں کے درمیان سے گزر کر بازبدیٰ کے قریب سے ہوتی ہوئی مدینۂ بلد و مدینۂ الموصل اور ان کے درمیان الحدیثہ تک جاتی ہے۔ یہاں اس سے ایک نہر آکر ملتی ہے جو شہر زور سے آتی ہے اور جس کا نام الزابی ہے۔ پھر وہ آگے بڑھ کر ان دو پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی ہے جو بارِما و ساتیدما کے نام سے معروف ہیں۔ مدینۂ سُرّمَن رأے سے گزر کر تھوڑی ہی دور آگے بڑھنے کے بعد اس میں ایک نہر گرتی ہے جو الجَبَل سے آتی ہے اور الزیب کہلاتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور نہر بھی الجَبَل ہی سے آکر گرتی ہے۔ پھر دجلہ مدینۂ بغداد کے درمیان سے گزرتا ہوا مدینۂ واسط کے قریب سے نکلتا ہے، اور البطائح میں جا گرتا ہے، اس کی مقدار ۶۰ میل سے کچھ زائد ہے۔ یہاں سے (۲۴۳)

نکل کر اس کے دو دھارے بن جاتے ہیں؛ ایک دھارا البصرہ کی طرف جاتا ہے، اور دوسرا ناحیۃ المذار کی طرف، پھر یہ سب بحر فارس میں جا گرتے ہیں۔ دجلہ کی مسافت ابتدا سے انتہا تک ۸۰۰ میل سے کچھ زائد ہے۔

الفُرات

اقلیم سادس میں ۲۶ نہریں ہیں جن میں سے ایک الفُرات ہے۔ اس کی ابتدا (بلاد) الرُّوم کے ایک چشمہ سے ہوتی ہے جو جبل بُرو جیس سے نکلتا ہے۔ یہ مغرب کی جانب بلاد الرُّوم سے چل کر مَنقیفینا پہاڑ سے ٹکراتی ہوئی ۵۰۴ میل تک جاتی ہے، پھر جنوب کی طرف مڑکر سَعُرت و مَلَطیَہ و شِمشاط کے درمیان بلادِ اسلام میں داخل ہوتی ہے، اور مدینۂ ہَنزیط سے گزرنے کے بعد پھر مغرب کی طرف مڑتی ہے، اور جسرِ منبج تک اسی رخ پر چلا جاتا ہے؛ اس کے بعد پھر جنوب کے رخ مڑکر بالس و الرَّقَّہ و قَرقیسیَا اور الرَّحبَہ سے گزرتا ہوا عانہ[1] کو لپیٹ کر اپنے بیچ میں لے لیتی ہے۔ پھر اسی طرح چلتی ہوئی ہِیت و الانبار سے گزرتی ہے اور آگے بڑھ کر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے: ایک حصہ تھوڑا سا مغرب کا رخ لیکر الکُوفَہ کی طرف جاتا ہے، اور اسکا نام العلقمی ہے؛ اور دوسرا حصہ، جو سُوَرا کہلاتا ہے، سیدھا چل کر مدینۂ سُوَرا سے گزرتا ہوا النِّیل کے قریب تک جاتا ہے، اور السَّواد کے بہت سے حصوں کو سیراب کرتا ہے۔ الانبار (۲۳۳) کے نیچے اس میں سے ایک نہر الدُّجَیل نامی نکلتی ہے اور

---

[1] م اصطخری، ۷۴؛ حوقل، ۱۷۱؛ مقدسی، ۱۴۳۔ خسرو اذبہ، ۱۷۴، ۱۷۵ عانات۔

وہ نہر عیسیٰ سے مل کر بغداد کے پاس دجلہ میں جا ملتی ہے۔ باقی الفرات کا جو پانی بچتا ہے وہ نہروں میں تقسیم ہوکر السّواد کے اعمال کو سیراب کرنے کے بعد واسط کے نیچے دجلہ میں جا گرتا ہے۔ بلاد اسلام میں داخل ہونے کے مقام سے بغداد تک الفرات کا طول ۶۲۳ میل ہے۔

....

چھٹا باب

مملکت اسلام اور اس کی عملداریاں اور انکے ارتفاع[1]

جب شرق یا غرب یا شمال یا جنوب بولا جاتا ہے تو یہ تمام اسماء
کسی متعین شئے کی طرف مضاف ہوتے ہیں، مثلاً ہم نے مصر کو المغرب
کے اعمال میں شمار کیا ہے، حال آں کہ وہ بلاد الاندلس کے مشرق میں
ہے؛ اسی طرح خراسان ہمارے لئے مشرق ہے، لیکن اہل الصین (چین)
کے لئے مغرب ہے۔ یہی حال اور تمام نواحی کا ہے، اس لئے ناگزیر ہے
کہ ایک صدر مقام ہو جہاں سے اس کی نواحی کی طرف اشارہ کیا جائے؛
بنابریں ہم کہتے ہیں کہ مملکت اسلام کا صدر مقام بلد العراق ہے، اور یہ
اس کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ہے۔ اہل فارس اس کو "دِل ایرانشہر"
سے موسوم کرتے تھے۔ اور عربوں نے جو اس کو العراق سے موسوم
کیا تو یہ نام در اصل اس لفظ کی تعریب ہے جس سے اس کو موسوم
کرتے ہوئے انھوں نے فارسیوں کو پایا — یعنی "ایران۔ ایران نسبت بعجم

---

[1] ارتفاع۔ زمین کا محاصل، مالگزاری، لگان

ایر کی طرف ، اور وہ ایک قوم ـــ جس کو ایرج بن افریدون بن ویونجہان[1] بن اوشہنج بن فیروذان[2] بن سیامک بن نرسی[3] بن جیومرت[4] نے اختیار کیا تھا۔ جیومرت کے معنی جو مجھے ایک موبذ نے بتائے ہیں: "حی ناطق المیت" ہیں۔ اہل فارس کی ابتدا جیومرت سے ہوئی ہے، وہ اس کو آدم علیہ السلام کی جگہ دیتے ہیں۔

السواد

(دجلہ کا شرقی علاقہ)

کورہ استان شاذ فیروز

(۲۳۵) کورہ حلوان اور اسکے طساسیج۔ اس میں پانچ طساسیج ہیں:۔ طسوج شاذ فیروز قباذ۔ طسوج الجبل طسوج اربل۔ طسوج تامرا۔ طسوج خانقین۔

(دجلہ کی شرقی جانب کے کور[5])

(کورہ استان شاذ قباذ[6]

اس میں سات طساسیج ہیں:۔ طسوج بزرجابور۔ طسوج نہر بوق۔ طسوج

---

[1] مسعودی، ج ۲، ۱۱۱: نوبجہان۔ البیرونی، ۱۰۳: ویجہان۔

[2] مسعودی، ۱۱۰: فروال؛ طبری، ج ۲، ۲۰۲: فرواک۔

[3] مسعودی، ۱۱۰: برنیق۔

[4] مسعودی، ۱۰۵: کیومرث امیم بن لاود بن ارم بن سام بن نوح۔ ابن خرداذبہ،

[5] ابن خرداذبہ (ص ۷) نے لکھا ہے "ان کور کو دجلہ و تامرا سیراب کرتا ہے"۔

[6] خرداذبہ، ۶: کورہ استان شاذ ہرمز۔

کلواذی ۔ طسوج جازر[1] ۔ طسوج المدینۃ العتیقۃ ۔ طسوج راذان الاعلیٰ ۔
طسوج راذان السفلیٰ[2] ۔

(کورہ استان خسرہ شاذ ہرمز[3])

اس میں آٹھ طساسیج ہیں :۔ طسوج روستقباذ ۔ طسوج مہروذ ۔ طسوج سلسل
طسوج جلولاء و جلتا[4] ۔ طسوج الذیبین ۔ طسوج البندنیجین[5] ۔ طسوج براز الروذ
طسوج دسکرہ[6] ۔

(کورہ استان ارندین کرد[7])

اس میں پانچ طساسیج ہیں :۔ تین طساسیج النہروانات[8] ۔ اور دو
طسوج بادرایا و باکسایا ۔

(وہ کور جن کو دجلہ و الفرات سیراب کرتا تھا)

(کورہ استان خسرہ سابور[9])

اور وہ کورہ کسکر ہے ، اس میں چار طساسیج ہیں :۔ طسوج الزندورد

---

[1] خرداذبہ، ۶: طسوج کلواذی و نہر بین ۔
[2] خرداذبہ، ۶ : راذان الاسفل ۔
[3] خرداذبہ، ۶ : کورہ استان شاذ قباذ ۔
[4] خرداذبہ، ۶ : جلتا ۔
[5] مقدسی، ۵۴ : بندنیجان ۔ اور ایک جگہ البندنیجین ہے، ص ۲۵۸ ۔
[6] خرداذبہ، ۶: طسوج الدسکرہ والرستاقین ۔
[7] خرداذبہ، ۶ : کورہ استان بازیجان خسرو ۔
[8] خرداذبہ، ۶: طسوج النہروان الاعلیٰ، النہروان الاوسط، النہروان الاسفل و جرجرایا ۔
[9] خرداذبہ، ۷ : کورہ استان شاذ سابور ۔

طسّوج البزیون[1] ۔ طسّوج الاُستان ۔ طسّوج الجَوازِر ۔

(کورہ) اِستان خسرہ شاذ بہمن[2]

اور وہ کورۂ دِجلہ ہے ؛ اس میں چار طسّاسیج ہیں :۔ طسّوج بہمن اَردشیر طسّوج مَیسان ۔ طسّوج دَستمیسان[3] ۔ طسّوج ابزقُباذ ۔ یہ شرقی دجلہ کے طساسیج ہیں ۔

(دِجلہ کی غربی جانب کے کُور)

اور اس کی غربی جانب (کے طسّاسیج) جو الفُرات[4] سے سیراب ہوتے ہیں ۔ ان میں سے :۔

(کورہ) اُستان العالی

اور اس کے چار طسّاسیج ہیں :۔ طسّوج فیرُوز سابور[5] ۔ طسّوج مَسکن ۔ طسّوج قُطرُبُّل ۔ طسّوج الاَنبار[6] ۔ طسّوج بادُوریّا ۔

(کورہ) اُستان اَردشیر بابکان

(۲۳۶) اس میں پانچ طسّاسیج ہیں :۔ طسّوج بہرسیر ۔ طسّوج الرُّومقان

---

[1] خرداذبہ ، ۷ : طسّوج الشرثور ۔

[2] خرداذبہ ، ۷ : کورہ استان شاذ بہمن ۔

[3] خُرداذبہ ، ۷ : "اور وہ الاُبلّہ ہے" ۔

[4] ابن خرداذبہ (ص ۷) نے لکھا ہے : "یہ کُور الفُرات و دُجَیل سے سیراب ہوتے ہیں" ۔

[5] خرداذبہ ، ۷ : اور وہ الانبار ہے ۔

[6] غالباً یہ کتابت کی غلطی ہے ۔ اگر الانبار کو فیرُوز سابور سے الگ سمجھا جائے تو پانچ طساسیج ہو جاتے ہیں ، حال آں کہ مصنف کہتا یہ ہے کہ اس میں چار طسّاسیج ہیں ۔

طسّوج کُوثیٰ ۔ طسّوج دُرقیط [1] طسّوج نہر جوبر ۔

(کُورہ) استان بہ ذیو ماسفان [ع]

اور وہ الزّوابی ہے ، اس میں تین طساسیج ہیں :- الزّاب الاعلیٰ الزّاب الاوسط ۔ الزّاب الاسفل [2] ۔

(کُورہ) استان البہقُباذ الاعلیٰ

اس میں ۶ طساسیج ہیں :- طسّوج بابل ۔ طسّوج خُطَرنیہ ۔ طسّوج الفلُّوجۃ السُّفلیٰ طسّوج الفلوجۃ العُلیا ۔ طسّوج النّہرین ۔ طسّوج عینُ التّمر ۔

(کُورہ) استان البہقُباذ الاوسط [3]

اس میں چار طساسیج ہیں :- طسّوج الجُبّۃ والبُداۃ ۔ طسّوج سُورا و بربیسما طسّوج باروسما ۔ طسّوج نہر الملک [4] ۔

(کُورہ) استان البہقُباذ الاسفل

اس میں پانچ طساسیج ہیں :- طسّوج بادقلی [5] طسّوج السَّیلحین ۔ طسّوج نستر طسّوج روذمستان ۔ طسّوج ہرمُزجرد ۔

السّواد کے طساسیج ختم ہوئے ۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ، یہ کل ۶۰ ہیں ، ان میں سے ۱۲ الگ کر دیئے گئے ہیں ۔ پانچ کورہ حلوان کے

---

[1] خُرداذبہ، ۷ : طسّوج نہر دُرقیط [ع] خرداذبہ، ۸ ۔ قدامہ : استان رودین ماسفیان

[2] اصطخری، ۷۷ ؛ حوقل، ۱۵۵ : الزابان ۔

[3] خرداذبہ، ۸ : بہقُباذ ۔

[4] خُرداذبہ، ۸ : " اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ دونوں (یعنی بارُوسما و نہر الملک) ایک طسوج ہیں ، اور چوتھا طسّوج البیبین ہے "

[5] خُرداذبہ، ۸ : طسّوج فرات بادقلی ۔

جو کورۂ الجبل سے متعلق ہیں؛ چار کورۂ دِجلہ کے، جو اعمال البصرہ سے متعلق ہیں؛ اور ایک البطائح میں داخل ہوگیا اور اس پر پانی غالب ہوگیا، اور وہ خاص جاگیروں میں شمار کر لئے گئے، جو طریق خراسان کے اعمال سے ہیں، اور کورۂ البہقباذ الاسفل سے نکال دیئے گئے ہیں۔ پس اسوقت السواد میں دس کورہ شمار کئے جاتے ہیں جن کے ۶۰ طسوج ہیں۔

مملکتِ اسلام کا اِرتفاع

اِرتفاع السواد

اب ہم السواد کا ارتفاع بیان کرتے ہیں جو آجکل حاصل ہوتا ہے۔ اس کے لئے ہم ۲۰۴ ہجری کا حساب لیتے ہیں؛ یہ پہلا سال ہے جس کے حسابات (۲۳۷) دواوین شاہی میں پائے جاتے ہیں، کیونکہ پہلے کے دواوین اُس فتنہ میں جل گئے جو ۱۹۸ھ میں الامین المعروف بابن زُبَیدہ کے زمانہ میں ہوا تھا۔ ہم العراق کی غربی حد سے شروع کر کے بالتفصیل بیان کرتے ہیں۔

نواحی	گیہوں	جو	نقد
الانبار و نہر المعروف	۱۱,۸۰۰ کُر*	۶,۴۰۰ کُر	۴,۰۰۰,۰۰۰ درہم
طسوج مَسکِن	۳,۰۰۰ کُر	۱,۰۰۰ کُر	۱,۵۰۰,۰۰۰ درہم
طسوج قُطرُبُّل	۲,۰۰۰ کُر	۱,۰۰۰ کُر	۳,۰۰۰,۰۰۰ درہم
طسوج بادُوریا	۳,۵۰۰ کُر	۱,۰۰۰ کُر	۱,۰۰۰,۰۰۰ درہم
نہر سیر	۱,۷۰۰ کُر	۱,۷۰۰ کُر	۱,۵۰۰,۰۰۰ درہم
الرومقان	۳,۳۰۰ کُر	۳,۳۰۰ کُر	۲,۵۰۰,۰۰۰ درہم

---

* کُر ایک پیمانہ ہے، جو اہل العراق کی تول سے ۶۰ قفیز کا، اور اہل مصر کی تول سے چالیس اِردَب کا (اور ایک اِردَب ۲۴ صاع = (۳۰۰) پونڈ کا) ہوتا ہے۔

شروع کرتے ہیں:۔

نواحی	گیہوں	جو	نقد
طسّوج بزرجسابور	۲,۵۰۰ کُر	۲,۲۰۰ کُر	۳,۰۰,۰۰۰ درہم
طسّوج الراذانین	۴,۸۰۰ کُر	۴,۸۰۰ کُر	۱,۲۰,۰۰۰ درہم
طسّوج نہر بوق	۲۰۰ کُر	۱,۰۰۰ کُر	۱,۰۰,۰۰۰ درہم
کلواذی و نہر بین	۱,۶۰۰ کُر	۱,۵۰۰ کُر	۳,۳۰,۰۰۰ درہم
جازر و المدینۃ العتیقۃ	۱,۰۰۰ کُر	۱,۵۰۰ کُر	۲,۴۰,۰۰۰ درہم
رُوستقباذ	۱,۰۰۰ کُر	۱,۴۰۰ کُر	۲,۴۶,۰۰۰ درہم
سِلسِل و مہروذ	۲,۰۰۰ کُر	۱,۵۰۰ کُر	۱,۵۰,۰۰۰ درہم
جلولاء و جللتا	۱,۰۰۰ کُر	۱,۰۰۰ کُر	۱,۰۰,۰۰۰ درہم
الذّیبین	۱,۹۰۰ کُر	۱,۳۰۰ کُر	۴۰,۰۰۰ درہم
الدّسکرہ	۱,۸۰۰ کُر	۱,۴۰۰ کُر	۶۰,۰۰۰ درہم
البندنیجین	۶۰۰ کُر	۵۰۰ کُر	۳۵,۰۰۰ درہم
(۲۲۹) طسّوج براز الرّوز	۳,۰۰۰ کُر	۵,۱۰۰ کُر	۱,۲۰,۰۰۰ درہم
النہروان الاعلیٰ	۱,۷۰۰ کُر	۱,۸۰۰ کُر	۳,۵۰,۰۰۰ درہم
النہروان الاوسط	۱,۰۰۰ کُر	۵۰۰ کُر	۱,۰۰,۰۰۰ درہم
بادرایا و باکسایا	۴,۷۰۰ کُر	۵,۰۰۰ کُر	۳,۳۰,۰۰۰ درہم
کورۂ دِجلہ (۲۶۰ھ کے حساب سے)	۹۰۰ کُر	۴,۰۰۰ کُر	۴,۳۰,۰۰۰ درہم
نہر الصّلۃ (۲۶۰ھ کے حساب سے)	۱,۰۰۰ کُر	۳,۱۲۱ کُر	۵۹,۰۰۰ درہم
النہروان الاسفل	۱,۷۰۰ کُر	۱,۳۰۰ کُر	۵۳,۰۰۰ درہم

اسطح صدقات البصرہ کو چھوڑ کر السّواد کا مجموعی ارتفاع یہ ہے:۔

گیہوں	۱,۷۷,۲۰۰ کُر
جو	۹۹,۷۲۱ کُر
نقد	۸۰,۹۵,۸۰۰ درہم

موجودہ اوسط نرخ کے لحاظ سے گیہوں اور جو کے ایک کُر کی مجموعی قیمت ۶۰ دینار ہوتی ہے، اور ایک دینار ۱۵ درہم کا ہوتا ہے، اس لحاظ سے کل غلّات کی قیمت ۱۰،۳۰۲،۶۱۸،۵۰۰ درہم ہوتی ہے۔ اور مجموعی آمدنی نقد کے حساب سے ۱۰،۸۴۲،۰۵۶،۶۵۰ درہم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ البجو کے صَدَقات سے سالانہ ۹۰،۰۰۰،۰۰۰ درہم حاصل ہوتے ہیں پس مذکورۂ بالا بنیاد پر، مُبیّنہ تشخیص اثمان کے لحاظ سے، السَّواد کا مجموعی ارتفاع ۱۱،۳۴۹،۰۵۶،۶۵۰ (۲۲۰) درہم ہے۔

بَطائح پیدا ہونے کا سبب

ارض السَّواد میں بَطائح[ع] پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ دِجلہ کا پانی مسافتِ مُستقیمہ و مسالک محفوظ الجوانب کے ساتھ اس دِجلہ کیطرف جاتا ہے جو (دِجلۃ) العوراء کے نام سے معروف ہے اور البصرہ کے نیچے بہتا ہے۔ جب قُباذ فیرُوز کی حکومت کا زمانہ تھا تو کَسکَر کے نیچے دِجلہ کے ساحل میں ایک بہت بڑا بَثَق (شگاف) ہو گیا اور اس کی طرف سے غفلت برتی گئی، حتےٰ کہ اس کا پانی پھیل گیا، اور اس میں بہت سی آباد زمینیں، جو اس کے قریب تھیں، ڈوب گئیں۔ جب اس کا بیٹا اَنُوشِرُوان بادشاہ ہوا تو اس نے اس پانی کی (روک تھام کرنے کا) حکم دیا، اور پانی بند باندھ کر روک دیا گیا، جس سے ان زمینوں میں سے بعض از سرِنو آباد ہو گئیں۔ پھر سنہ ۶ھ میں، جس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن حُذافۃ السَّہمی کو کِسریٰ اَبرَوِیز کے پاس بھیجا تھا، الفُرات اور دِجلہ میں اتنا پانی آگیا کہ اتنا پانی کبھی نہ دیکھا گیا تھا، اور اس نے بڑے بڑے بُثوق پیدا کر دیئے۔ اَبرَوِیز نے ان کے بند کرنے کی سعی کی، اور ایک دن میں چالیس بُثوق بند کرا دیئے، اور اس پر

ع بطائح، ج، بطیحہ = وسیع زمین پر پھیلا ہوا پانی، جس میں ریت ملی ہوئی ہو۔

بہت روپیہ خرچ کیا، لیکن وہ پانی روکنے پر کسی طرح قادر نہ ہوسکا۔ پھر مسلمان العراق پر بڑھے، اور اہلِ فارس جنگ میں مشغول ہو گئے؛ بُثُوق مُنفجر ہوتے رہے، ان کی طرف کوئی التفات نہ کی گئی، اور دہاقین ان کو بند کرنے سے عاجز ہو گئے؛ اس طرح پانی بڑھتا گیا اور بطیحہ وسیع ہوتا گیا۔ جب معاویہ بن ابی سفیان والی ہوئے، اور انھوں نے اپنے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن دَرّاج کو العراق کا والی کیا، تو اس نے ارض البطائح میں سے اتنی زمین نکالی جس کی آمدنی پچاس لاکھ درہم تک پہنچتی تھی۔ پھر حَسّان النّبطی، جو بنی ضَبّہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ اور جس کا البصرہ میں حوضِ حَسّان، اور البطائح میں نہرِ حَسّان، اور واسط میں قریۂ حَسّان ہے۔ الولید اور اس کے بعد ہشام بن عبدالملک کی جانب سے (العراق کے) خراج کا والی ہوا، اور اس نے ارضِ بطیحہ میں سے زمین کا بہت سا حصہ پانی سے نکالا۔ البطائح میں سے زمینیں نکالنے کا سلسلہ اب بھی جاری ہے؛ یہ زمینیں جو آمد کی طرف منسوب ہیں۔ (۲۹۲)

کسکر میں ایک نہر تھی جسے 'الجنب' کہا جاتا تھا؛ اور اس کے اس کنارے پر، جو قبلہ رُخ تھا، نَیسان و مُوسِتبیانِ والاَہواز کی طرف جانے والی بَرید کی سڑک تھی۔ جب البطائح مُنبَثِق ہوئے تو برید کی سڑک کی جانب جو حصہ صحرا بن گیا تھا، وہ البَرید[عہ] کے نام سے موسوم ہوا۔ اور دوسری جانب جو حصہ تھا، وہ نَبطی زبان میں 'اَغمارتی' کے نام سے موسوم ہوا، جس کے معنے عربی میں 'آجام کبریٰ' ہیں۔ یعنے بڑا جنگل۔ کہا جاتا ہے کہ البطائح میں سے جو زمینیں نکالی جاتی ہیں ان میں سے اب تک بسا اوقات نہری کنویں، نکلتے ہیں۔

نہرُ السَّیبَین

السَّیبَین کا فارسیوں کے زمانہ میں ذکر تک نہ تھا، اور نہ وہ انکے

عہ بلاذری، ۲۹۳: آجام البرید۔

(۴۲) ایک نہر کھودی جائے، وہ کھودی گئی، اور اس کی وجہ سے اس کے آس پاس کی زمینیں قابل کاشت ہوگئیں، اور ان کی آمدنی اہل الحرمین کے صلات، اور وہاں کے نفقات کے لئے مقرر کردی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ جو مزارعین وہاں آباد کیئے گئے تھے ان سے شرط کرلی گئی تھی کہ پچاس برس تک ان سے دو خمس کا مقاسم ہوگا، اور جب یہ مدت ختم ہوجائے گی تو ان کے لئے یہ شرط باقی نہیں رہیگی۔

ارتفاع کور الاہواز

ہم السّواد اور اس کے اعمال کا حال بیان کرچکے، اب الاہواز کا ذکر کرتے ہیں، کیونکہ وہ جہت مشرق میں السّواد سے متصل ہے۔ الاہواز کے سات کور ہیں: پہلا البصرہ کی حد سے کورۂ سوق الاہواز (دوسرا) المذار سے متصل کورۂ نہر تیری۔ (تیسرا) کورۂ تستر۔ (چوتھا) کورۂ السوس (پانچواں) کورۂ جندی سابور۔ (چھٹا) کورۂ رام ہرمز۔ (ساتواں) کورۂ سوق العتیق[1]۔ ان تمام کور کا ارتفاع تقریباً و اوسطاً ۰۰۰۰۰۰ ۸۰۰ درہم ہے۔

ارتفاع کور فارس

الاہواز کے بعد فارس ہے، اس کے پانچ کور ہیں: پہلا الاہواز کی سرحد پر کورۂ ارّجان۔ (دوسرا) ارد شیر[2] (تیسرا) کورۂ دارا بجرد[3] (چوتھا) کورۂ اصطخر (پانچواں) کورۂ سابور۔

اور سواحل فارس: مہروبان، سینیز، جنابا[4]، توّج، اور سیراف ہیں

---

[1] خرداذبہ، ۴۲؛ تستر ق، اور یہی درست ہے۔

[2] خرداذبہ، ۴۷: اردشیر خرّہ۔

[3] اصطخری، ۱۰۷؛ حوقل، ۱۷۵؛ مقدسی، ۴۲۲: دارابجرد۔

[4] اصطخری، ۳۲؛ حوقل، ۱۸۵؛ مقدسی، ۲۵۰: جنابۃ۔

[illegible]

ارتفاع مدن کرمان

[illegible]

ارتفاع مدن کرمان

[illegible]

ارتفاع کوہ اصفہان

[illegible]

ارتفاع سجستان

[illegible]

ارتفاع اعمال خراسان

[illegible]

میں یہ (علاقہ) ہیں: بُسْت، الرُّخَّج[1] کابل، زَابُلِسْتَان[2]، الطَّبَس[3]، قُہِسْتَان[4] ہراۃ، الطَّالَقَان، حسمہا (؟)، بادَغِیس[5]، بُوشَنج، طُخَارِسْتَان، الطَّارَقَان بَلْخ، خُلْم، مَرْوُ الرُّوذ، الصَّغَانِیَان، واشجرد، بُخَارا، طُوس، الفَارِیَاب اَبَرْشَہر، کار، سمرقند، الشَّاش، فَرْغَانَہ، اُشْرُوسَنَہ[6]، الصُّغْد[7]، خُجَنْدَہ اَسْبِیجَاب، التِّرْمِذ، نَسَا، اَبِیوَرْد[8]، مرو، کِشّ[9]، النُّوشَجَان، البُتَّم، آخرون، نَسَف[10] خُراسان کا ارتفاع اس وقت جبکہ عبداللہ بن طاہر[11] ۲۲۱ھ میں اس کو لیکر الگ ہوا ہے غلاموں، بکریوں، اور کپڑوں کی قیمت سمیت ۴۶۸۰۰۰۰۰ درہم تھا۔

---

[1] م خرداذبہ، ۳۵۔ اصطخری، ۲۴۲؛ حوقل، ۳۰۱: رُخّج۔ رستہ ج، ۱۰۵: الرُّخَّذ۔

[2] م خُرداذبہ، ۳۵۔ مقدسی، ۲۹۹: جَابُلِسْتَان۔

[3] خُرداذبہ، ۵۲؛ اصطخری ۲۷۳؛ حوقل، ۲۸۹؛ رستہ، ۱۰۵؛ یعقوبی، ۲۷۸: الطَّبَسَین۔ مفازۂ خراسان کے ایک کنارہ پہ قوہستان میں اس نام کے دو شہر ہیں۔ ایک کو الطبسین کہتے ہیں اور دوسرے کو الطَّبَس (اصطخری، کتاب الاقالیم) خرداذبہ نے ان میں سے صرف ایک کا، جس کا نام الطَّبَسَین ہے، ذکر کیا ہے، اور یہ قریۂ آتش کہان و سکردان کے درمیان ہے۔ اصطخری المسالک، ۲۳۱) قدامہ کا بیان کردہ مقام یہی الطَّبَسَین ہے۔

[4] اصطخری، ۲۲۹: قوہستان۔

[5] خُرداذبہ، ۳۶: باذَغیس۔ رستہ، ۱۰۵: باذغیش۔

[6] خرداذبہ، ۲۹؛ رستہ ج، ۱۰۵: اُسْرُوشَنَہ۔

[7] خرداذبہ، ۱۵؛ اصطخری، ۲۸۶؛ حوقل، ۳۳۵: السُّغْد۔

[8] م خرداذبہ، ۲۵۔ اصطخری، ۲۵۴؛ حوقل، ۳۰۹؛ مقدسی، ۲۵: باورد۔

[9] م خرداذبہ، ۲۶۔ اصطخری، ۲۹۵؛ حوقل، ۱۰۹؛ مقدسی، ۲۵۰؛ یعقوبی، ۲۹۳؛ رستہ ج، ۱۰۵: کِشّ، اور یہی صحیح ہے۔ اس کو سجستان والے کِشّ کے ساتھ خلط نہیں کرنا چاہیے۔ اصطخری (۲۴۸) اور ابن حوقل (۲۹۷) نے اُس کو کَسّ لکھا ہے اور اس کو کِشّ۔ لیکن مقدسی (۴۹، ۲۹) نے دونوں کو کِشّ لکھا ہے۔

[10] م خرداذبہ، ۲۶؛ اصطخری، ۲۹۵؛ حوقل، ۳۴۰؛ یعقوبی، ۲۹۳؛ اور یہی نَخْشَب ہے۔ مقدسی، ۲۸۲: نَخْشَب۔

شمال مشرقی اعمال

ارتقاع گورہ مخلوان

الایغارین، جو متعدد کُور کی جاگیریں ہیں، ان کے قصبہ: گرنج و مُرج ہیں، اور ان کا اوسط ارتفاع ۳۱ لاکھ درہم ہے۔

قُم د قاسان[1] کا اوسط ارتفاع نقدی کے حساب سے ۳۰ لاکھ درہم ہے۔

آذَرْبیجان کے کُوَر اَرْدَبیل، مَرَنْد، جَابَرْوان، اور ورثان ہیں؛ اس کا قصبہ مدینۂ بَرْذَعہ ہے؛ اور اس کا اوسط ارتفاع ۴۵ لاکھ درہم ہے۔

اِرتِفاع کُورۂ الرّے

کُورۂ الرّے ایک علٰحدہ کورہ ہے، مشرق میں ہَمْذان کی سرحد سے ملتا ہے اور دُنْبَاوَنْد[2] اس سے منضم ہے۔ اس کا ارتفاع ۲۲ لاکھ درہم ہے۔

اِرتِفاع کُورۂ قَزْوین

کورۂ قزوین کا اِرْتِفاع ۲۳۷ھ کی جمعبندی کے لحاظ سے ۱۶ لاکھ ۲۰ ہزار درہم ہے۔

اِرتفاع ناحیۂ قُومِس

ناحیۂ قُومِس، الرّے کے شمال میں ہے۔ اس کے شہر (مدن)، دامغان و بِسْطام ہیں؛ اور اس کا ارتفاع گیارہ لاکھ پچاس ہزار درہم ہے۔

اِرتِفاع جُرجان

جُرجان، قُومس کے شمال مشرق میں ہے، اس کا قصبہ جُرجان ہے اور اس کا ارتفاع ۴۰ لاکھ درہم ہے۔ (۲۴۵)

---

[1] اصطخری، ۱۹۵؛ حوقل، ۲۵۵؛ مقدسی ۳۸۴؛ قاشان۔

[2] اصطخری، ۲۰۲؛ حوقل، ۲۶۵ - ابن رستہ، ۱۶۸؛ خرداذبہ، ۱۱۸؛ مقدسی ۳۸۴: دُماوَند۔

"

ارتفاع قبرستان

اعمال مغرب

ارتفاع الموصل

جبنتون[1]، الحنایہ، الد[2]، الدّینور، اور داسن[3] پر مشتمل ہے، اس کا اوسط ارتفاع ۶۳ لاکھ درہم ہے۔

ارتفاع قردی و بازبدی

اعمال الموصل سے متصل جہتِ شمال میں قردی و بزبدی[4] ہیں؛ اور انہی میں جبل الجودی ہے جس پر نوح (علیہ السلام) کی کشتی ٹھہری تھی۔ ان کے قصبے دو ہیں: ایک کا نام جزیرۂ بنی عمر[5] ہے اور دوسرے کا باسورین — جہاں سے نمک طیار کرکے کشتیوں میں العراق لایا جاتا ہے۔ اس کا ارتفاع اوسط تشخیص کے لحاظ سے ۳۲ لاکھ درہم ہے۔

ارتفاع دیارِ ربیعہ

پھر اس سے متصل دیار ربیعہ ہیں جن کے کورہ ہیں: بلد، بقعہ آباد، نصیبین، دارا، ماردین، کفر توثا، تل بسنجار، رأس العین، الخابور؛ (۲۴۶) اور ان تمام کور کا ارتفاع ۹۶۳۵۰۰۰ درہم ہے۔

ارتفاع کور ارزن و میافارقین

پھر جہت شمال میں دیار ربیعہ سے متصل ارزن و میافارقین کے کور ہیں، اور ان کا ارتفاع اوسط تشخیص کے لحاظ سے ۴۱ لاکھ درہم ہے۔

---

[1] ابن خرداذبہ، ۹۴: جبنتون۔

[2] غالباً سابور، جیسا کہ ابن خرداذبہ (۹۴) نے لکھا ہے۔

[3] حوقل، ۲۱۲: بلد الداسن۔

[4] ابن خرداذبہ، ۹۵: بازبدی۔

[5] اصطخری، ۷۲؛ حوقل، ۱۳۸؛ مقدسی، ۱۳۶: جزیرہ ابن عمر۔

ارتفاع طرفون

ارتفاع بلاد آرمینیہ

ارتفاع دریاے مصر

احوال طریق الفرات

ارتفاع جُندِ قِنّسرین والعواصم

دیارِ مُضر کے بعد جانب غرب ، الشام میں ، جُندِ قنّسرین و العواصم کے اعمال ہیں ، جن کے بڑے بڑے شہر (مدن) حَلَب ، انطاکیہ اور مَنبج ہیں ؛ ان کا ارتفاع سونے کے سکہ سے ۳۶۰،۰۰۰ دینار ہے ۔

ارتفاع جُندِ حمص

پھر اس سے متصل الشّام میں اعمال حِمص ہیں ، جن کا ارتفاع (۲۴۶) ۱۸۰،۰۰۰ دینار ہے ۔

ارتفاع جُندِ دمشق

پھر اس سے متصل الشّام میں اعمال جُندِ دمشق ہیں ، جنکا ارتفاع ۱۱۰،۰۰۰ دینار ہے ۔

ارتفاع جُندالاُردُن

پھر الشّام میں اعمال جند الاُرُدن ہیں ، جن کا ارتفاع ۱۹۰،۰۰۰ دینار ہے ۔

ارتفاع جُندِ فِلَسطین

پھر الشّام میں اعمال جُندِ فلسطین اور مدینۃ الرّملہ و بیت المقدس ہیں ، جن کا ارتفاع سونے کے سکہ سے ۱۹۵،۰۰۰ دینار ہے ۔

ارتفاع اعمال مصر والاِسکندریہ

پھر مصر و الاسکندریہ کے اعمال ہیں ۔ ان میں سے کچھ کو ارض الصّعید سے متعلق ہیں اور وہ یہ ہیں : الفیّوم ، مَنف ، وَسیم ، الشّرقیہ ، دِلاص

[illegible]

[illegible] علیہ السلام کی جستجو

[illegible]

ہیں ! اب ہم ان کی طرف راجع ہوتے ہیں :- اکناف جنوب میں سے العراق، نجد، الحجاز، مکہ، المدینہ، اور اعمال الیمن ہیں - پھر مشرق کی جانب مڑ کر عُمان والیمامہ و البحرین کے اعمال ہیں۔

ارتفاع نجد

نجد کی ابتدا العراق کی جنوبی حد سے ہوتی ہے، اور وہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں، العُذیب ہے۔ (نجد کا علاقہ) یہاں سے سیدھا الغور[1] تک، اور مغرب میں السّماوہ کی ابتدائی حدود تک جاتا ہے۔ یہ الیمامہ کے اوپر واقع ہے۔ اس کے اکثر اعمال میں، ایک قلیل حصہ کے سوا، آبادی نہیں ہے۔ نجد میں طیّ نام کے دو معروف پہاڑ ہیں اور ان کے پانی مشہور ہیں۔ اس سے متصل الغَور ہے، اور وہ حدِّ نجد سے آخر حدود تہامہ تک ہے۔ اس کے اعمال مخالیف و اعراض کی طرف منسوب ہیں، جن میں سے : لِیۡنَۃ، العُمق، نَجران، قرن المنازل عُکاظ، الطائف، بِیشَہ[2]، جُرش، تبالہ، کُتنہ، الشّراۃ و المدینہ کے اعراض و اعمال ہیں۔ اس کی بڑی بڑی بستیاں (عمارات) طَیبہ، یثرب، تیما، دُومۃ الجندل، الفرع، ذی المروہ[3]، وادی القریٰ مُدَین، خیبر، فدک، قُریٰ عربیہ، سایہ، رُہاط، السّیالہ، الرّحبہ غُراب، اور الاکحل ہیں۔ یہ پورا علاقہ الحرمین کہلاتا ہے، اس کا

---

[1] اس اسم کے تین مسمّیٰ ہیں : ایک کورۂ دمشق میں اس نام کا پہاڑ ہے، اور وہ الغُور ہے۔ دوسرا ہراۃ و غزنہ کے درمیان ایک شہر ہے، اور وہ الغُور ہے۔ تیسرا جزیرۃ العرب میں ہے، اور یہ الغَور ہے۔

[2] بِیشَہ دو ہیں، ایک بیشۂ ابن جاوان، اور ایک بیشۂ بُعطان؛ اور یہ دونوں ایک ہی راستہ پر ہیں، جو ثُولان ذی صُحیم سے مکہ جاتا ہے۔ یہاں ان میں سے جس بِیشہ کا ذکر ہے وہ آخر الذکر ہے۔

[3] ابن خرداذبہ، ۱۲۹ : ذو المروہ۔

ارتفاع ایک لاکھ دینار

ارتفاع مخالیف الیمن

[illegible]

ارتفاع البحرین

[illegible]

ارتفاع عمان

[illegible]

قائمۂ ارتفاعات

یہاں ہم ان سب کے ذکر کا پھر اعادہ کرتے ہیں تاکہ غور کرنیوالا ان کو دیکھے۔ مجموعاً سونے کے سکہ کی رقمیں ۴،۹۲۰،۰۰۰ دینار ہوتی ہیں۔ اور اگر سونے کے سکہ کو پندرہ درہم فی دینار کے حساب سے چاندی کے سکہ میں منتقل کیا جائے تو ۷۳،۰۰۰،۰۰۰ درہم ہوتے ہیں۔

سونے اور چاندی کے سکوںمیں اسکی تفصیل

السَّوَاد	۱۳۰،۲۰۰،۰۰۰	درہم
الاَہْوَاز	۲۳،۰۰۰،۰۰۰	درہم
فَارِس	۲۴،۰۰۰،۰۰۰	درہم
کَرْمان	۶،۰۰۰،۰۰۰	درہم
مُکْرَان	۱،۰۰۰،۰۰۰	درہم
اِصْبَہان	۱۰،۵۰۰،۰۰۰	درہم
سِجِسْتَان	۱،۰۰۰،۰۰۰	درہم
خُراسان	۳۷،۰۰۰،۰۰۰	درہم
حُلْوَان	۹،۰۰۰،۰۰۰	درہم ع
ماہ الکُوفہ	۵،۰۰۰،۰۰۰	درہم
ماہ البصُرَہ	۴،۸۰۰،۰۰۰	درہم
ہَمَذَان	۱،۷۰۰،۰۰۰	درہم

(۲۵۰)

ع مصنف نے صفحہ ۴۳ پر حُلوان کا ارتفاع بیان نہیں کیا ہے، اور یہ لکھا ہے کہ "یہ کُورہ اعمال الجبل میں شامل ہے اور اس کے اعمال ماہ الکوفہ، ماہ البصرہ، اذربیجان، ہمذان الایغارین، قم، ماسبذان و مہرجان قذق ہیں؛ اور ان سب کے ارتفاعات الگ الگ بیان کیے ہیں"

[illegible]	۱۲,۰۰۰,۰۰۰
[illegible]	۱۸,۰۰۰,۰۰۰
[illegible]	[illegible],۰۰۰,۰۰۰
[illegible]	[illegible],۰۰۰,۰۰۰
[illegible]	۲۵,۰۰۰,۰۰۰
[illegible]	[illegible],۰۰۰,۰۰۰
[illegible]	۱۸۲,۰۰۰,۰۰۰
[illegible]	۱۱,۵۰۰,۰۰۰
[illegible]	[illegible],۰۰۰,۰۰۰
[illegible]	۴۲,۰۰۰,۶۰۰
[illegible]	۱۹,۰۰۰,۰۰۰
[illegible]	[illegible],۵۰۰,۰۰۰
[illegible]	۹۳,۰۰۰,۰۰۰
[illegible]	۴۲,۰۰۰,۰۰۰
[illegible]	[illegible],۳۵,۰۰۰
[illegible]	۳,۰۰۰,۰۰۰
[illegible]	۱,۰۰۰,۰۰۰

قِنَّسرین و العَواصِم	۳,۶۰,۰۰۰	دینار
جُنْد حِمْص	۲,۱۸,۰۰۰	دینار
جُنْد دَمِشق	۱,۱۰,۰۰۰	دینار
جُنْد الاُرْدُن	۱,۰۹,۰۰۰	دینار
جُنْد فِلَسْطِین	۲,۵۹,۰۰۰	دینار
مصر و الاِسکَنْدریہ	۲۵,۰۰,۰۰۰	دینار
الحَرمین	۱,۰۰,۰۰۰	
الیَمَن	۶,۰۰,۰۰۰	
الیَمامہ و البَحْرین	۵,۱۰,۰۰۰	
عُمان	۳,۰۰,۰۰۰ عہ	

العراق کے ارتفاع میں مدینۃ السلام کے اہل الذّمۃ کا جِزْیہ ۲ لاکھ درہم داخل ہے۔

عہ اِس تقا   اور اُس تفصیل میں، جو صفحات گذشتہ میں بیان ہوئی ہے، بعض جگہ اختلاف ہے اور وہ حسب ذیل ہے۔

ص ۲۳۹	السواد	۱۱,۴۴,۵۷,۶۵۰	درہم
ص ۲۴۲	الاہواز	۲,۳۰,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۴۳	خراسان	۳,۷۰,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۰	ماسَبَذان	۱۱,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۰	الایغارین	۳۱,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۰	قزوین	۱۶,۲۸,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۰	طبرستان	۱۱,۶۳,۰۷۰	درہم
ص ۲۵۰	تکریت	۷۰,۰۰,۰۰۰	درہم
ص ۲۵۱	دیار ربیعہ	۴۶,۳۵	درہم
ص ۲۵۱	آرزَن و میافارقین	۴۱,۰۰	درہم
ص ۲۵۱	حمص	۱,۱۸,۰۰۰	دینار
ص ۲۵۱	فلسطین	۱,۹۵,۰۰۰	دینار

مملکت اَبَرْوِیزْ کی جبایۃ

کہا جاتا ہے کہ کسریٰ اَبَرْوِیزْ (خسرو پرویز) نے اپنی حکومت کے (۲۵۲) اٹھارویں سال اپنی مملکت کی جبایۃ کا شمار کرایا۔ اس کے قبضہ میں اعمال مغرب کے اِس جانب، جس کی سرحد ہیت تھی، — اور یہ وہ علاقہ ہے جس کو ہم مغربی علاقہ سے موسوم کرتے ہیں، اور جس پر رومیوں کا قبضہ تھا — السواد اور وہ تمام نواحی شامل تھے جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔ اَبَرْوِیزْ کی مملکت کی کل جبایۃ سونے کی شکل میں سات لاکھ بائیس ہزار مثقال تھی، جو چاندی کے سکہ میں ۶۰ کرور درہم ہوتے ہیں۔

قدامہ کہتا ہے کہ یہ نواحی میرے نزدیک وہی ہیں جو اس زمانہ میں تھیں۔ نہ ان کی زمینیں معدوم ہوئی ہیں، اور نہ ان کے بسنے والے فنا ہوئے ہیں۔ البتہ ضرورت اس کی ہے کہ ان کا انتظام کرنیوالے میں اول خوف خدا ہو اور اس کے بعد درایت اور عدل وعفت؛ تاکہ معاملات درست ہوں، اور تدبیر ایک نظام کے تحت آجائے۔ پھر اتنا مال آئے گا کہ تعجب کرنے والا تعجب کرے گا۔

ساتواں باب

ثغور الاسلام اور ان کے گرد رہنے والی اقوام و امم کا ذکر

ثغور

اسلام کی مخالف اقوام و امم تمام اطراف سے اس کو گھیرے ہوئے ہیں، اور اس کی عملداری کی آخری حدوں پر آباد ہیں۔ ان میں سے بعض اس کے دارالملکت سے قریب ہیں اور بعض دور۔ ملوک طوائف، جن کا بادشاہ ذوالقرنین تھا، پانسو گیارہ برس مَلِکُ الرُّوم کے باجگزار رہے؛ حتیٰ کہ اُردشیر بن بابک نے طویل سعی و مشقت سے مملکت کو جمع کیا، اور اُس وقت سے اُس ادائے خراج کا سلسلہ بند ہوگیا جو فارس روم کو بمشقت دیتا تھا۔ پس لازم ہے کہ مسلمان اپنے اعداد کی جماعتوں کا خوف رومیوں سے زیادہ نہ کریں۔ اس باب میں آیات بھی وارد ہوئی ہیں جن سے اس بات کی حقیقت ظاہر ہوجاتی ہے جو ہم نے کہی ہے۔ اور اللہ ہی اپنی قدرت سے مصلحت کیلئے توفیق عطا کرنے والا ہے۔

رومیوں کی اس حیثیت کو دیکھتے ہوئے، جو ہم نے بیان کی ہے

دوسری سرحدوں سے قبل ان سرحدوں کا ذکر کرتے ہیں جو ان کے ملک کے مقابل واقع ہیں۔ ان میں سے بعض بّری ہیں جو خشکی کی جانب دشمن کے ملک سے متصل ہیں؛ اور بعض بحری ہیں، جو سمندر کی جانب دشمن کے ملک سے قریب اور اس کے مقابل ہیں؛ اور بعض میں یہ دونوں وصف جمع ہیں، اور ان کے باشندوں سے برو بحر دونوں میں مغازی ہوتے ہیں۔ ثغور البحریہ علی الاطلاق الشام و مصر کے پورے سواحل ہیں۔ اور جن میں برو بحر دونوں مجتمع ہیں وہ ثغور الشامیہ ہیں؛ اور انھی سے ہم اس بیان کی ابتدا کرتے ہیں۔

ثُغُورِ الشّامیۃ

یہ ثغور طرسوس، اذنہ، المصیصہ، عین زربہ، الکنیسۃ، الہارونیۃ بیاس اور نقابلس ہیں؎ اور ان کا ارتفاع تقریباً ایک لاکھ دینار ہے، جو ان کی مصالح اور ہر قسم کی ضروریات پر صرف کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ ضروریات چوکی پہرہ، جاسوسی، خبر رسانی؛ اور دروں، تنگناؤں اور قلعوں کے مامورین، اور ایسے ہی دوسرے امور ہیں۔ اس کے علاوہ ان سرحدوں کی حفاظت پر جو باقاعدہ و بے قاعدہ فوج رہتی ہے، اور مغازئ صوائف و شواتی کے مصارف کی مقدار سالانہ دو لاکھ سے تین لاکھ دینار تک ہوتی ہے۔ ان سرحدوں سے متصل، دشمن کے ممالک میں سے خشکی کی جانب القباذق ہے، جو النّاطلیق؎ کے قریب واقع ہے؛ اور تری کی جانب سلوقیہ ہے۔ ان سرحدوں کے عواصم، اور ان کے آگے کی زمینیں ہماری جانب اسلامی علاقہ میں ہیں۔ ان میں سے ہر مقام عاصم کہلاتا ہے، اس لئے کہ وہ سرحد کی حفاظت کرتا ہے، اور نفیر کے موقع پر ان کو مدد دیتا ہے۔ پھر اہل انطاکیہ

؎ خرداذبہ، ۱۰۷؛ ؎ النّاطلوس۔

والجومہ والقوزس ان کی مدد کو پہنچتے ہیں۔

ثغورِ الجزریۃ

ان ثغور کی دائیں جانب شمال میں وہ سرحدیں ہیں جو ثغورِ الجزریۃ کے نام سے معروف ہیں۔ ان میں ثغور الشامیہ سے متصل پہلا سرحدی مقام مرعش ہے، اور اس سے ملا ہوا الحدث ہے۔ پہلے اس سے متصل زِبطرہ تھا، جو المعتصم کے زمانہ میں برباد ہو گیا۔ المعتصم کے بلادِ عدو پر حملہ کرنے اور فتح عموریۃ کا واقعہ مشہور ہے۔ اس مہم میں جب وہ زِبطرہ پہنچا تو یہاں اور اس کے قریب اس نے متعدد قلعہ بنوائے تاکہ وہ اس کے قائم مقام ہوں۔ یہ قلعہ حصن طبارجی، حصن الحسینیہ[۱]، حصن بنی المومن، اور حصن ابن رخوان کے نام سے معروف ہیں۔ ان قلعوں سے متصل ثغر کیسُوم ہے، اس کے بعد حصن منصور، پھر شمشاط، اور پھر ملطیۃ۔ اور ان تمام سرحدی مقامات میں یہی ایک (۲۵۴) مقام ہے جو دشمن کے ملک میں نکلا ہوا ہے؛ دوسرے سرحدی قلعوں کو کسی نہ کسی درب یا عقبہ نے دشمن کے ملک سے جدا کر رکھا ہے، لیکن ثغر ملطیۃ دشمن کے ملک کے ساتھ ایک ہی بقعہ اور ایک ہی زمین پر واقع ہے۔ ان ثغور کے مقابل بلد الروم ہیں خرشنہ[۲] و عمل الخالدیۃ ہیں۔ اس علاقہ میں ایک قوم رہتی تھی جس کو البنیاقلہ کہتے تھے۔ یہ لوگ رومیوں میں سے تھے، لیکن ان سے اکثر مذہبی مسائل میں اختلاف رکھتے تھے، اس لئے وہ مسلمانوں سے ملے ہوئے تھے، غزوات میں ان کی اعانت کرتے تھے، اور ان سے مسلمانوں کو بہت کچھ مدد حاصل ہوتی تھی۔ بعد میں

---

[۱] مقدسی، ۱۵۴: الحسنیہ۔

[۲] حوقل، ص ۱۲۹: خرشنۃ۔

یہ لوگ اہل ثغور کے بُرے برتاؤ، اور مدیرین کی قلّتِ شفقت کے باعث دفعتہً اس مقام کو چھوڑ کر مختلف ممالک میں چلے گئے، اور ان کی جگہ وہ آرمن آباد ہوگئے جو بلیح الارھنی کی قوم سے ہیں؛ اور انھوں نے مضبوط قلعہ بنالئے، کثیر ساز و سامان جمع کیا، اپنی جنگی طاقت بڑھائی اور لوگوں کے لئے اک مصیبت بن گئے۔ ان ثغور کا ارتفاع ملطیہ سمیت ۷۰ ہزار دینار ہے، اس میں سے ۴۰ ہزار دینار ان کی مصالح پر صرف کئے جاتے ہیں۔ اور ۳۰ ہزار بچتے ہیں جس میں اولیاء وصعالیک[1] کے نفقات کے لئے کم از کم ۱۰۰،۰۰۰ دینار؛ اور زیادہ سے زیادہ ۱۷۰،۰۰۰ دینار کی مزید احتیاج ہوتی ہے، جس سے پورا خرچ دو لاکھ دینار تک پہنچ جاتا ہے۔ جنگوں کے اخراجات اس سے الگ ہیں۔ یہی ثغور ان کا واسطہ ہوتی ہیں، انہی سے نکل کر غنیم کے ملک پر حملہ کئے جاتے ہیں، اور جیسی جنگ ہوتی ہے ویسا ہی خرچ ہوتا ہے۔ ان ثغور کے عواصم دُلوک و رَعبان و مَنبج ہیں۔

ثُغورِ البکریّۃ

ان ثغور سے متصل دائیں جانب شمال میں وہ ثغور ہیں جو البکریہ کہلاتی ہیں۔ یہ سُمیساط، حانی و ملکین ہیں؛ اور اس کے قلعہ جُمح، حُوران اور الکلس وغیرہ ہیں۔ اس کے شمال میں ثُغرقالیقلا ہے، جو اسی سرحد کا ایک حصہ ہے۔ لیکن یہ اس سے کچھ الگ سی ہوگئی ہے اس لئے کہ اس کے اور ان کے درمیان بعید مسافت ہے۔ اس کے مقابل اعمال الرّوم میں سے الأرمنیاق کی (پوری) عملداری، اور الخالدیۃ کی عملداری کا ایک حصہ ہے پھر اسکے قریب افلاغونیہ[2] کی عملداری ہے، جو بلاد الخزر سے متصل ہے

---

[1] مراد باقاعدہ و بے قاعدہ فوج ہے۔

[2] مقدسی، ۱۵۰، الافلاغونیہ۔ ابن خرداذبہ، ص ۱۰۵: اَفلاجُونیہ۔

ان ثغور کا ارتفاع سالانہ ۱۳ لاکھ درہم ہے۔ ان کی مصالح، اور ان کے قلعوں، اور ان کی محافظ فوج کے نفقات و اَرزاق کے لئے اس رقم کے علاوہ مزید ۱۷ لاکھ درہم کی احتیاج ہوتی ہے، اس طرح ان کا کل خرچ ۳۰ لاکھ درہم ہے۔

ثغورُ البحریّہ

ثُغورُالبحریّہ یہ ہیں: سواحل جُندِ حِمص — انطرطوس، بُلُنیاس، اللاذقیّہ، جَبلہ، الھریاذہ۔ سواحل جُندِ دِمَشق — عِرقہ، طرابلس، جُبَیل، بیروت، صیدا، حصن الصرفند، غذقون[2]۔ سواحل جُندالاُردن — صُور و عکا — صور میں مراکب (= جہازوں) کی صناعت ہوتی ہے۔ سواحل جندِ فلسطین — قیساریہ، اُرسُوف، یافا، عسقلان، غزّہ۔ سواحل مصر — رفح، الفرما، العریش۔

اُسطول

ثُغورالشّامیہ کی بحری جنگوں میں الشام و مصر کے جو جنگی جہاز جمع ہوتے ہیں ان کی تعداد ۵۰ سے ۱۰۰ تک ہے۔ غُزاۃ جب سمندر کی طرف روانہ ہونے لگتے ہیں تو مصر و الشام کے لوگ الگ الگ ہو لئے جاتے ہیں، اور ان کے لئے تمام ضروری سامان قبرس میں جمع رہتا ہے۔ مراکب کے مجموعہ کو اُسطول کہتے ہیں، جس طرح خشکی میں لشکروں کے مجموعہ کو مُعَسکَر کہا جاتا ہے۔ شامی و مصری مراکب کے تمام امور کا مدیر صاحب ثغورالشامیہ ہے۔ جب مصر و الشام کے اُسطول جنگ پر جاتے ہیں تو ان کا خرچ ایک لاکھ دینار ہوتا ہے۔

---

[1] اصطخری، ۶۶: ذکر اقلیم الشام۔
[2] یاقوت، ج ۶، ص ۱۳۱، غذقون۔

رومیوں کے متعلق چند مفید باتیں

رومی جیوش کی ترتیب

جب کہ ہم نے ثغور الرّومیہ، اور ان کے اسباب کا ذکر کیا ہے، تو اس میں کچھ ہرج نہیں معلوم ہوتا کہ رومیوں کے متعلق کچھ مفید معلومات بیان کردی جائیں۔ پہلی قابلِ ذکر چیز ان کے جیوش کی ترتیب ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بطریق دس ہزار فوج کا رئیس ہوتا ہے۔ اور ہر بطریق کے ساتھ دو طُوْمَرخ[1] ہوتے ہیں، جن میں سے ہر طُوْمَرخ کے ماتحت پانچ ہزار فوج ہوتی ہے۔ اور ہر طُوْمَرخ کے ساتھ پانچ طُرُن جار ہوتے ہیں، جن میں سے ہر ایک کے تحت ایک ایک ہزار فوج ہوتی ہے۔ پھر ہر طُرُنجار کے ساتھ پانچ قُومس ہوتے ہیں جو دو دو سو سپاہ کے رئیس ہوتے ہیں۔ اور ان کے تحت پانچ قمطرخ[2] ہوتے ہیں، جو چالیس چالیس سپاہ کے رئیس ہوتے ہیں۔ اور ان کے تحت چار دَاقرخ ہوتے ہیں، اور وہ دس دس سپاہ کے رئیس ہوتے ہیں۔ (۵۶۱

ان کی فوج کی تعداد یہ ہے:۔ قُسْطَنْطِیْنِیَّہ میں، جو بادشاہ کا دارالسلطنت ہے، ۲۴ ہزار سوار اور ۸ ہزار پیادہ۔ سواروں کی چار قسمیں ہیں: ایک الاَسْخَلارِیَّہ، جن کی تعداد چار ہزار ہے، یہ خاص دُمُسْتُق[3] کبیر کے تحت رہتے ہیں، جو فوج کا بخشی اور پوری جماعت کا رئیس ہوتا ہے۔ دوسرے الحُتُف، اس میں بھی چار ہزار سوار ہوتے ہیں۔ تیسرے اووُسس (ارثموس) اس میں بھی چار ہزار سوار ہوتے ہیں،

---

[1] خُردادبہ، ۱۱۱؛ جوتل، ۱۳۰: طرماخ؛ الخوارزمی، ۶۴: الطرخان

[2] خُردادبہ، ۱۱۱: قنطرخ۔ [3] الخوارزمی، ۶۴: دُمِسْتِق

ان کا کام نگہبانی ہے ؛ ان کا افسر طُرُون جار ہوتا ہے۔ چوتھے فدا طن (؟)، یہ خاص بادشاہ کے ساتھ نکلتے ہیں جب کبھی وہ سفر کو نکلے ؛ ان کی تعداد بھی چار ہزار ہے۔

پیدل فوج دو قسموں پر منقسم ہے، ایک الملا (؟) دوسری مومرہ (؟ نُومِرہ) اور دونوں قسموں میں چار چار ہزار فوج ہوتی ہے۔

اَعمالِ سلطنت

(۲۵۷) رہے اُن کے اعمال، تو وہ کل چودہ ہیں ؛ جن میں سے تین اعمال اُس خلیج کی دوسری جانب ہیں، جو بلد الرّوم کو قطع کرتی ہوئی الشام کی جانب گرتی ہے، اور اس کا ذکر اس سے قبل ہو چکا ہے؛ اور وہ یہ ہیں :۔

طایلا[1] اسی میں قُسْ طَنْ طِی نِیَہ ہے۔ اس کی حدود یہ ہیں: مشرق میں مقدم الذکر خلیج، جنوب میں بحر الشام، شمال میں بحر الخزر، اور مغرب میں ایک دیوار، جو بحر الشام سے بحر الخَزَر تک گئی ہے؛ اس کا طول چار یوم کی مسافت ہے، اور یہ قس طن طی نیہ سے دو منزل پر ہے۔ اس سے متصل دوسرا عمل تَراقِیہ ہے۔ اس کی حد جہت مشرق میں مقدم الذکر دیوار ہے، اور جنوب میں مَقدُونِیہ کی عملداری، مغرب میں بلادِ بُرجان، اور شمال میں بحر الخزر، اس کا طول گیارہ دن کی مسافت ہے، اور عرض بحر الخزر سے عمل مَقدُونِیہ تک تین دن کی مسافت ہے۔ اس کا والی اُصطُرطِیقُوس کہلاتا ہے، اور اس میں پانچ ہزار فوج رہتی ہے[2]۔ اور خلیج کی اِس جانب گیارہ عمل ہیں :۔

ایک اَفلاَغونِیَہ اس کے لشکر میں دس ہزار سپاہ ہیں۔

---

[1] م ابن الفقیہ، طلایا۔ خُرداذبہ، ۱۰۵ : طافلا۔

[2] مصنف نے مقدونیہ کا ذکر نہیں کیا۔

اس سے متصل غربی جانب الابطیاط[1] ہے۔ لغت عربی میں اس کے معنے ہیں، کان اور آنکھ۔ یہ عملداری بلاد الرُّوم کی ناف ہے، اس کے باشندہ صاحب حرب نہیں ہیں۔ اس لئے کہ ان تک مسلمانوں اور دوسری قوموں کے مغازی کی پہنچ نہیں ہے۔ اس کی غربی جانب خلیج ہے، شمال میں بحر الخزر، مشرق میں عمل الافلاغونیہ، اور جنوب میں عمل الأُبسیق۔ اس کے لشکر میں چودہ ہزار سپاہ ہیں۔

الابطیاط سے متصل الأُبسیق کی عملداری ہے۔ اس کی غربی حد خلیج، شمالی حد الابطیاط، جنوبی حد النَّاطلیق، اور مشرقی حد عمل الطرقسیس[2] ہے، اس کے لشکر میں ٦ ہزار سپاہ ہیں۔

الأُبسیق سے متصل عمل الطرقسیس ہے۔ غربی جانب سے اس کی حد خلیج، شمال میں الأُبسیق، مشرق میں النَّاطلیق، اور جنوب میں بحر الشام ہے۔ اس کے لشکر میں ٦ ہزار سپاہ ہیں۔

اس سے متصل النَّاطلیق کی عملداری ہے، اس کے معنے ہیں: "مشرقی"۔ یہ اعمال الروم میں سب سے بڑی عملداری ہے۔ غرب میں الأُبسیق تک، جنوب میں بحر الشام کے قریب سلوقیہ تک، مشرق میں القُبادُوق تک، اور شمال میں البُقلار تک وسیع ہے۔ اس کے لشکر میں پندرہ ہزار سپاہ ہیں۔ مدینہ عموریہ، جسے المعتصم نے فتح کیا تھا، اسی میں واقع ہے۔

اس سے متصل سلوقیہ کی عملداری ہے جو ناحیۂ بحر الشام میں ہے۔ اس کی حدود میں پہلی حد مغرب میں النَّاطلیق، جنوب میں سمندر، شمال میں الطرقسیس، اور مشرق میں ناحیۂ قلمیۃ اللامس کی طرف دَرب طرسوس ہے۔ اس کے لشکر میں پانچ ہزار سپاہ ہیں۔

---

[1] ابن خرداذبہ: الأفطی ماطی۔

[2] " " ، ١٠٦: ترقسیس۔

اس سے متصل القبادُق کی عملداری ہے۔ اس کی حد جہت جنوب میں جبل طرسُوس و اَذَنَہ و المِصِّیصَہ، جہت مغرب میں اعمال سلوقیہ، شمال میں النَّاطلیق، اور مشرق میں اعمال خرَشنَہ ہیں۔ اس کے لشکر میں چار ہزار سپاہ ہیں۔

اس سے متصل خرشَنَہ کی عملداری ہے۔ اس کی جنوبی حد القبادُق، مشرقی حد دُرُوب مَلَطیہ، شمالی حد عمل الأرمنیاق، اور مغربی حد عمل البُقلّار سے متصل ہے۔ اس کے لشکر میں چار ہزار سپاہ ہیں۔

اس سے متصل البُقلّار کی عملداری ہے۔ اس کی ایک حد النَّاطُلیق والبطیاطا ہے، دوسری القبادُق، تیسری خرشَنَہ، چوتھی الأرمنیاق۔ اس کے لشکر میں ۸ ہزار سپاہ ہیں۔

پھر الأرمنیاق کی عملداری ہے۔ اس کی ایک حد اَفلاغُونیہ سے، دوسری عمل البُقلّار سے، تیسری عمل خرشَنَہ سے، اور چوتھی عمل الخالدیہ و بحرالخزر سے ملتی ہے۔ اس کے لشکر میں چار ہزار سپاہ ہیں۔

پھر الخالدیہ کی عملداری ہے۔ اس کی ایک حد بلاد ارمینیہ سے دوسری بحرالخزر سے، اور تیسری اور چوتھی عمل الأرمنیاق سے ملتی ہے۔ اس کے لشکر میں چار ہزار سپاہ ہیں۔

(۲۵۹) اس طرح ان گیارہ اعمال کی کل فوج، سوار و پیادہ سمیت ۷۰ ہزار ہے۔ یہی اعمال ہمارے (ممالک کے) مقابل ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ جو اعمال ہیں ان کے لشکروں پر اعتماد نہیں ہے، مگر ان کو فوجی خدمت کے لئے طلب کیا جاسکتا ہے۔

صوائف وشواتی

اب ہم ایام جنگ کا ذکر کرتے ہیں، تاکہ لوگوں کو اس کا علم ہو

عہ گرمائی اور سرمائی مہمیں۔

اور یاد رہے۔ اہل الثغور میں سے جو باخبر لوگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ سخت جنگ وہ ہے جو الرَّبیعیہ کہلاتی ہے۔ اس کا زمانہ آیار (مئی) کی دس سے شروع ہوتا ہے، جب کہ لوگ اپنے جانوروں کو خوب کھلا پلا لیتے ہیں، اور ان کے گھوڑوں کی حالت اچھی ہوتی ہے؛ اسی حالت پر وہ ۳۰ دن، یعنے آیار کے بقیہ ایام اور حزیران (جون) کے دس دن گزارتے ہیں، کیوں کہ اس زمانہ میں ان کو بلاد الرُّوم میں چارہ ملتا ہے، اور اس طرح ان کے جانور دوبارہ ربیع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پھر وہ واپس ہوکر ۲۵ دن، یعنے حزیران کے باقی دن؛ اور تموز (جولائی) کے پانچ دن قیام کرتے ہیں، حتیٰ کہ جانور قوی و توانا ہوجاتے، اور لوگ الصائفہ کے لئے جمع ہوجاتے ہیں۔ پھر وہ تموز کی دس کو جنگ کے لئے نکلتے ہیں، اور واپسی کے وقت تک، یعنے ۶۰ دن ٹھہرتے ہیں۔

الشَّواتی کی نسبت میں نے تمام تجربہ کار اہل سرحد کو کہتے سنا ہے کہ اگر وہ ناگزیر ہو تو وہ ایسی ہونی چاہیئے جس میں دور تک جانا نہ ہو؛ زیادہ سے زیادہ بیس دن کی مسافت پر جانا چاہیئے، تاکہ آدمی اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر جو کچھ لے جاسکے وہ اس کے لئے کفتی ہو۔ حرب شباط (فروری) کے آخر میں کرنی چاہیئے، اور حملہ کرنے والے آذار (مارچ) کے ایام گزرنے تک وہاں قیام کریں، اس وقت وہ غنیم اور اس کے گھوڑوں کو ضعیف ترین حالت میں پائیں گے، اور ان کے مواشی بکثرت ہاتھ آئیں گے۔ پھر وہ واپس آجائیں، اور اپنے جانوروں کو ربیع کا چارہ کھلائیں۔

شمال مغربی سرحدیں

اب ہم ان سرحدوں کا ذکر کرتے ہیں جو شمال کیجانب رومی

سرحدوں سے متصل ہیں۔ ان کی ابتدا ہم دائیں جانب سے کر کے مملکت اسلام کے اطراف سرحد پار پھرتے ہوئے روم تک پہنچ جائیں گے۔

اَرْمِینیۃ سے خُوارِزم تک، جو خُراسان کی عملداری میں ہے، الخزر کی سرحد ہے۔ جب اَنُوشِروان بن قُباذ حکمراں ہوا تو اس نے اَرْمِینیَۃ میں مدینۃ الشّابران و مدینۃ مَسْقَط و مدینۃ الباب والابواب (دَرْبَنْد) — اس کا نام ابواب اس لئے تھا کہ یہ پہاڑی رستوں پر بنایا گیا تھا — تعمیر کئے، اور ان میں اپنے لشکر کا ایک گروہ آباد کیا جن کو السّیاسِیجِین کہا جاتا تھا۔ جب اسے الخزر کی دست درازی کا خوف ہوا تو اس نے ان کے بادشاہ کو صلح و موادعت کے لئے لکھا اور یہ خواہش کی کہ دونوں کا معاملہ واحد ہو جائے۔ اسی کے ساتھ اس نے الخَزَری کو اپنے سے مانوس کرنے کے لئے اس کی لڑکی سے اپنا پیام دیا، اور اس کو اپنی مُصَاہَرَت (= دامادی) میں لینے کی رغبت ظاہر کی۔ چنانچہ اس نے ایک لڑکی کو، جو اس کے قصر میں تھی اور اس کی کسی بیوی نے اسے بیٹی بنا لیا تھا، الخزری کے پاس بھیج دیا، اور ظاہر کیا کہ یہ اس کی بیٹی ہے۔ اس کے جواب میں الخَزَری نے بھی اپنی لڑکی پیش کی۔ اس کے بعد اَنُوشِروان اس سے ملنے گیا، اَبَرْشَلیۃ پر دونوں کی ملاقات ہوئی، کئی دن خوب صحبتیں رہیں، دونوں باہم گھل مل گئے، اور دونوں نے ایک دوسرے کو اپنی صداقت و اکرام کا ثبوت دیا۔ پھر ایک دن اَنُوشِروان نے اپنے ثقہ اور خاص آدمیوں کو بھیجا کہ وہ جا کر الخَزَری کے لشکر میں آگ لگا دیں۔ جب صبح ہوئی تو اس نے اَنُوشِروان سے اس کی شکایت کی، اَنُوشِروان نے صاف انکار کر دیا، اور کہا مجھے اس کی مطلق خبر نہیں۔ کچھ دن گزرنے کے بعد اَنُوشِروان نے اپنے آدمیوں کو پھر یہی حکم دیا، اور جب

(۲۹۰)

ع۔ اصطخری، ۱۸۴؛ ابن حَوقَل، ص ۱۶۹۔

کریں۔ اس سے قبل اس سرحد کی حفاظت کے لئے پچاس ہزار سپاہ کی ضرورت ہوتی تھی۔ مدخل پر اس نے ایک دبابہ بھی نصب کیا۔ اس کے بعد "الخزری" سے کہا گیا کہ اس نے تجھ سے مکر کیا ہے، اور تیرے ساتھ اپنی بیٹی کی جگہ کوئی اور لڑکی بیاہ دی ہے؛ اور اب وہ تجھ سے محفوظ ہو گیا ہے؛ لیکن وہ اس کے خلاف کچھ نہ کر سکا۔ اس وقت سے الخزر کی غارت گریاں اطرافِ اَرْمِینِیَہ تک محدود رہ گئیں، حال آں کہ انھوں نے اس سے قبل اَرْمِینِیَہ کو برباد کر دیا تھا۔

اس مقام سے متصل دائیں جانب الدَّیلم، جِیلان، البَبر اور الطَّیلَسان کی سرحدیں ہیں۔ فارسی میں حصن قَزْوِین کا نام کَشْوِین تھا، جس کے معنے ہیں: وہ حد جس کی نگہداشت کی گئی ہو؛ اس کے اور الدَّیلم کے درمیان ایک پہاڑ ہے، یہاں ہمیشہ فارسیوں کے اَسْوَار مقیم رہتے تھے، اور دیلمیوں سے ان کی صلح نہ ہونے کی صورت میں ان کو روکتے، اور ان کے لیٹروں سے اس کی حفاظت کرتے تھے۔ دَسْتَبیٰ[عہ] الرَّے اور ہَمَذان کے درمیان منقسم تھا، اس کے ایک حصہ کو الرَّازی کہتے تھے، اور دوسرے کو الہَمَذانی؛ ابتداء اسلام میں مسلمانوں کے مغازی دَسْتَبیٰ و اَبْہَر پر ہوتے تھے۔ اَبْہَر ایک قلعہ ہے جس کے متعلق لوگوں کا خیال ہے کہ اس کو اَکاسِرَہ میں سے کسی نے چشموں پر بنایا تھا۔ الدَّیالمَہ کے احوال ہمیشہ مذبذب رہے ہیں؛ ان کی کوئی شریعت ہے اور نہ انھیں کسی کی اطاعت پر قرار۔ فتح ہونے کے بعد انھوں نے بارہا نقض و غدر کیا ہے، اور ان میں اب تک امور مُسْتَفظِعَہ: مثل قتلِ اطفال و فجور فی المساجد اور ترکِ صلاۃ و فرائض کا رواج ہے۔

عہ یاقوت، ج ۴، ص ۵۸۰؛ اصطخری، ۲۱۴؛ حوقل، ۲۷۴: دستبیٰ۔

شمال مشرقی سرحد

بڑی سرحدوں میں سے ایک ترکوں کی سرحد ہے۔ یہ اپنے صحرائی علاقے سے، جو بلادِ جُوزجان سے متصل ہے، نکل کر چھاپے مارتے ہیں۔ اہلِ جُرجان نے اس پر اینٹوں کی ایک دیوار بنائی تھی تاکہ (۶۲) ان کی غارت گریوں سے پناہ میں رہیں، لیکن بعد میں ترک ان پر غالب آ گئے۔ ارضِ جُرجان پر ان کا ایک بادشاہ، جس کو (۵۵)، صُول[عہ] کہتے تھے، قابض ہو گیا، اور پھر مسلمانوں نے اسے فتح کر لیا۔

ترکوں کا بڑا گروہ خُراسان کی اُس سرحد پر ہے جو التُّغُزغُز کہلاتی ہے، اور یہ مشرق میں الشّاش و فَرغانہ کی طرف سمرقند سے ۶۰ فرسخ پر ہے۔ یہاں سے الخزلخیہ کی مسالح (چوکیاں) شروع ہو کر کُبّاک تک جاتی ہیں۔ اس سرحد سے مدینۂ تغزغز ۴۵ دن کی مسافت پر ہے، بیس دن کا رستہ جنگلوں میں ہے، جن میں چشمے ہیں اور دانہ چارہ ہے؛ اور ۲۵ دن کا رستہ بڑی بڑی بستیوں میں سے گزرتا ہے، جن کے اکثر باشندے مجوس ہیں اور انہی میں زنادِقہ بھی ہیں۔ مدینۂ تغزغز ایک بحیرہ کے کنارے ہے، اس کے گرد دیہات اور عمارات ہیں، بارہ آہنی دروازے ہیں، تمام ترک اس کی حفاظت کرتے ہیں، اور اُن پر زَندَقَہ غالب ہے۔

التُّغُزغُز اعلیٰ و مدینۃ الشّاش کے درمیان قافلوں کے لئے چالیس مراحل ہیں، لیکن تیز رفتار آدمی تیس دن میں یہ مسافت طے کر سکتا ہے۔ التُّغُزغُز اعلیٰ میں چار بڑے اور پانچ چھوٹے مدائن ہیں۔ التُّغُزغُز کی فوج ایک ہی مدینہ میں رہتی ہے۔

عہ صُول، ملوکِ جُرجان کا لقب ہے جیسے ملوکِ فارس کا لقب کِسریٰ، اور ملوک الروم کا لقب قیصر ہے۔

بحیرہ کے کنارہ واقع ہے، اور وہ بیس ہزار سپاہ پر مشتمل ہے۔ ترکوں میں ان سے زیادہ سخت کوئی (قوم) نہیں ہے۔ یہ سو خرلخیوں کے مقابلہ میں اپنے دس آدمیوں کا حساب لگاتے ہیں۔

وہ بحیرہ جس پر مدینۂ تغزغز واقع ہے، اسے دور دور سے پہاڑ گھیرے ہوئے ہیں۔

بلاد کیماک

رہے بلاد کیماک، تو وہ الفوشجان الاسفل کے قصبۂ طراز سے، جس کے متعلق ہم کہہ چکے ہیں کہ وہ سمرقند کی دوسری جانب ۶۵ فرسخ پر واقع ہے، بائیں ہاتھ کو جہت شمال میں واقع ہے۔ اس کے اور طراز کے درمیان ۸۰ دن کا رستہ ہے، جو وسیع صحراؤں اور جنگلوں میں سے گزرتا ہے؛ اس راہ میں چارہ اور چشمہ ہیں۔ اگرچہ مسلمان ترکوں پر حملہ کرنے والے نہیں ہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "ترکوں کو چھوڑے رہو جب تک وہ تمھیں چھوڑے رہیں" تاہم ہم نے ان کے ملک اور ان کے احوال کا (۲۶۳) ذکر کر دیا ہے۔ کیونکہ ہم ابتدا ہی میں یہ شرط کر چکے تھے کہ بلاد اسلام کے گرد رہنے والی قوموں، اور مسلمانوں کی مخالف قوموں کا، ذکر کریں گے۔

التبت، جنوب کی طرف بلاد تغزغز کی دائیں جانب ہے۔ ذوالقرنین نے جب (ارض) الھند کے راجہ فورؔ پر فتح پائی تو اسکو قتل کیا اور الہند (ہندوستان) میں سات مہینہ قیام کیا۔ پھر التبت و الصین کی طرف فوجیں بھیجیں۔ اس کے فرستادوں میں سے بعض نے آکر

ؔ پورس روایات سے ثابت یہ ہے کہ اسکندر نے پورس کو مغلوب کرنے کے بعد قتل نہیں کیا بلکہ اسکی شجاعت و بسالت کی وجہ سے اسکی بادشاہت برقرار رکھی۔ پانیکار، تاریخ ہند قدیم، حصہ اول، باب ششم۔

اطلاع دی کہ تمام ملوک مشرق نے دارا و فور شاہان فارس والہند پر اسکی فتوح اور اس کے عدل و حسن سیرت کی خبریں سن کر قبولِ طاعت واداے خراج پر اجماع کر لیا ہے۔ چنانچہ وہ ارض الہند میں اپنے معتمد علیہ آدمیوں میں سے ایک کو تین ہزار سپاہ کے ساتھ چھوڑ کر بلاد التبت آیا، یہاں کا بادشاہ تسلیم و اطاعت کے لئے اس کی جانب بڑھا، اور اس سے کہا: اے بادشاہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو اپنے دشمنوں پر فتح پاکر عدل و ایفاء عہد سے پیش آتا ہے! میں نے جان لیا ہے کہ تیرے کل امور اللہ کی طرف سے ہیں، اس لئے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اپنا ہاتھ تیرے ہاتھ میں دیدوں تو جو کچھ چاہتا ہے میں اس میں تیری مخالفت کرنے اور تجھ سے جنگ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ تجھ سے جو بھی جنگ کرنے اور تجھ پر غالب ہونے کی کوشش کرے گا، وہ امر الٰہی سے مقابلہ کرنے والا ہے؛ اور جو امر الٰہی پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ مغلوب ہوتا ہے۔ میں، اور میری قوم، اور وہ ملک جو میرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہے؛ تو اس میں جو چاہے حکم فرما"۔ اسکندر نے اس کا اچھا جواب دیا، اور کہا، "جو اللہ کا حق پہچاننے ہمپر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کا حق پہچانیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ تم ہمارے پاس وہ عدل و وفا پاؤ گے جس سے تم راضی ہوگے" اسکندر نے صحرائی ترکوں کی طرف جانے کے لئے اس سے رہنمائی چاہی، کیونکہ شہری ترک اس کی اطاعت میں داخل ہو چکے تھے، اس نے اس کی رہنمائی کی، اور اس کے سامنے ہدایا پیش کئے؛ اس نے لینے سے انکار کیا، مگر وہ اصرار کرتا رہا حتیٰ کہ اس نے وہ ہدایا قبول کر لئے۔ یہ ہدایا چار ہزار خرِ وار (اَوقار حمار) سونے، اور اتنی ہی مشک پر مشتمل تھے۔ اسکندر نے مشک کا دسواں حصہ اپنی بیوی روشنک — دختر دارا شاہ ایران کو دیا، اور

باقی اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا؛ اور سونا اپنے بیت المال میں داخل کیا۔ ملک التّبّت نے اس سے درخواست کی کہ وہ الصِّین جانے والی فوج میں اس کو بھیجدے (اسکندر نے اس کی درخواست منظور کی) اور اس کو حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے کو اپنی مملکت پر اپنا جانشیں کر جائے؛ چنانچہ اس نے اپنے بیٹے مَدابیک کو اپنے ملک میں اپنا جانشیں کیا، اور اسکندر نے اس کو اپنے ایک آدمی کے ساتھ اپنی فوج کے مقدمہ میں، جو دس ہزار تھی، الصِّین بھیجدیا، اور خود لشکر کے بڑے حصہ (۲۶۴) کے ساتھ اس کے پیچھے روانہ ہوا۔ صاحب الصِّین بھی اس کی جانب نکلا، اس کے ساتھ دس لشکر تھے اور ہر لشکر میں ایک لاکھ فوج تھی؛ اس نے اسکندر کو کہلا بھیجا" (اور اس میں ان خبروں کا ذکر کیا جو اس کی وفاء و کرم کے متعلق اس تک پہنچی تھیں، ۳۶) کہ ان حالات میں میں تم سے جنگ نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر تم جنگ کا ارادہ ہی رکھتے ہو تو میں اس سے عاجز بھی نہیں ہوں۔" پھر اس نے اسکندر سے دریافت کیا کہ "تم جو کچھ چاہتے ہو مجھے بتاؤ تاکہ میں امتثال کروں" اسکندر نے اس کا جواب دیا، اور اسے حکم دیا، کہ اپنی زمین کا عُشر میرے پاس بھیجو، جیسا کہ دوسرے ملکوں نے کیا ہے؛ اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو میں اللہ سے تمہارے خلاف مدد چاہوں گا۔ مجھے لشکر کی کثرت تعداد سے کوئی خوف نہیں ہے، کیونکہ اللہ کثیر کے مقابلہ میں قلیل کی نصرت پر قادر ہے۔" اسکندر نے اس جواب کے ساتھ اہل فارس و اہل الہند میں سے ایک جماعت اسکے پاس بھیجی، اور اسے حکم دیا کہ وہ ملک الصِّین کو اس عدل اور سلوکِ جمیل و حسن صَنِیعَہ سے آگاہ کریں جو میں نے ان کے ملکوں میں کیا ہے۔ ملک الصِّین نے اس کا جواب اطاعت سے دیا، اور درخواست کی کہ وہ صلح میں عُشر کے بدلے ریشم و فِرِنْد وغیرہ جو کچھ بھیجتا ہے، قبول کر لے؛ اسکندر اس پر راضی ہو گیا اور یہ چیزیں اس سے

محفوظ ہو جائیں گے، اور زمین سے ان کا فساد زائل ہو جائے گا۔ صاحب الصّین کی اس رائے میں جو وجہ صواب تھی اسکندر اسے سمجھ گیا، اور اس نے اس وادی کو بند کر دیا۔ یہ وہی سُدّ (= بند) ہے جس کا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا ہے، اور اس کا قصہ بیان کیا ہے۔

پھر اسکندر شہری اور بت پرست ترکوں کی طرف واپس ہوا، اور ارض السُّغد جا پہنچا، جہاں اس نے سمرقند و الدُّبُوسِیہ اور الاسکندریۃ القصوی (یعنی الاسکندریۂ بعید) تعمیر کرائے۔ پھر ارض بُخارا کیطرف گیا اور وہاں بُخارا کی بنیاد ڈالی۔ پھر ارض مَرو پہنچا، اور ایک مدینہ تعمیر کیا۔ اور مدائن ہَراۃ و زَرَنج بسائے۔ اور جُرجان کی طرف نکل کر اس نے اِصبہان، اور ہَمذان کی تعمیر کا حکم دیا۔ اس کے بعد ارض بابل کی طرف واپس ہو گیا اور وہاں کئی برس مقیم رہا۔

جنوبی سرحد

جب کہ ہم ثُغورِ مشرق کا ذکر کر چکے تو اب جنوب کی سمت رُخ کرتے ہیں۔ ادھر البُجَہ و النُّوبَہ کی سرحد ہے جن سے ایک ضَرِیبَہ (= ٹیکس) پر جس کو البقط کہتے ہیں، صلح ہے۔ ان سے اور مسلمانوں سے کوئی جنگ نہیں ہے۔ ان کے معاملۂ صلح کا استقصاء ساتویں منزل میں ہو گا، جو اس باب سے متصل ہے۔ انشاء اللہ۔

مغربی سرحدیں

اب اس کے بعد ہم مغربی سرحدوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اسکا پہلا علاقہ اِفرِیقِیَہ ہے، جو القَیرَوان کے نام سے موسوم ہے۔ یہ علاقہ بنی مروان کے حکمراں ہونے کے بعد جب سے فتح ہوا تھا، ملک العرق کے زیر حکومت رہا۔ لیکن اب صاحب مغرب نے اس پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ اس پر دست درازی کر کے بَرقَہ تک کے علاقہ پر متولی ہو گیا ہے۔

اِفرِیقیہ کے ماوراء بلاد تاہرت ہیں، جو اِفرِیقیہ سے تیس دن کی مسافت پر واقع ہیں، اور ان پر الاِباضیہ کے سردار کی حکومت ہے، یہ لوگ خوارج میں سے ہیں۔ تاہرت کے پیچھے ۲۴ دن کی مسافت پر بلد المُعتزلہ ہے، اور اس پر ایک رئیس عادل فرماں فرما ہے۔ ان کا عدل جبائیص اور ان کی سیرت نیک ہے، ان کا علاقہ طَنجہ اور اس کی نواحی پر مشتمل ہے؛ اور آجکل اس پر محمدؒ بن ادریس بن عبداللہ بن حسن بن حسین علیہ السلام کی (۹۶ اولاد حکمراں ہے۔ محمدؒ وَلِیلَہ میں رہتے تھے، جو مدائن طَنجہ میں آخری مدینہ ہے؛ جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کی اولاد فاس کی طرف منتقل ہو گئی، جہاں یہ لوگ اب تک آباد ہیں۔ اس کے پیچھے بلاد الاندلس ہیں، جن پر الاُموی مسلط ہیں، اور وہاں ان کا مسکن قُرطُبہ ہے۔ الاَندُلس مغرب کی انتہا میں ہے، اور وہاں دو سمندروں کے ملنے کی جگہ ہے جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔

کتاب الخراج وصنعۃ الکتابۃ کی چھٹی منزل ختم ہوئی

والحمد للہ

اشاریہ

اسماء رجال و قبائل

(یہاں جن صفحات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ پیشانی کے صفحات نہیں متن کے صفحات ہیں)

اشاریہ

اسماء اماکن و امم

(یہاں جن صفحات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ پیشانی کے صفحات نہیں حاشیہ کے صفحات ہیں)

الف

ب

ح

د

ز

ش

غ

مخالف بنی عامر ۲۲۹

مخالف شریر بن سعد بن مذحج ۹۲

[illegible]

المنبر ٢٢١

ن